ردقادیانیت پرلاجواب

مجموعہ رسائل

www.KitaboSunnat.com

ابن سرور
ابوالشھید
حافظ عبدالرحمن
شاہ عالمی
مظفرگڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینیؒ شاہ صاحب و سید محمد امینؒ شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر

اِدارہ نفیس الحُسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ردقادیانیت پرلاجواب

مجموعۂ رسائل

ابن سرور
ابوالشہید
حافظ عبدالرحمن
شاہ عالمی
مظفرگڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینیؒ شاہ صاحب و سید محمد امین شاہؒ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

سابق طالب علم دارالعلوم دیوبند (انڈیا)
چاہ شاہ عالم والا قصبہ شاہ جمال ضلع مظفرگڑھ
حافظ منزل ابوبکر صدیق سٹریٹ 6/A لاجپت نگر شاہدرہ لاہور
حال مقیم مدرسہ مخزن العلوم
1-B-9 ٹاؤن شپ لاہور

ناشر

اِدارۂ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم

مختصر تعارف

حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب

مولانا عبدالرحمٰن صاحب چاہ شاہ عالم والا قصبہ شاہ جمال ضلع مظفر گڑھ میں حا
غلام سرور خان کے گھر میں پیدا ہوئے جو اپنے علاقہ کے نامی گرامی زمیندار تھے۔ آپ ۔
والد حاجی غلام سرور خان زمیندار ہونے کیساتھ ساتھ سکول ماسٹر بھی تھے دوران ملازم
علماء اکرام کی صحبت میں اٹھتے بیٹھتے آپ کو بھی دینی کتابیں پڑھنے کا شوق ہوا۔ ابتدا
کتابیں اپنے علاقہ کے ایک عالم دین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سے پڑھیں پھر ا
علمی پیاس بجھانے کیلئے اپنا تبادلہ ملتان کرایا۔ دوران ملازمت مولانا عبدالتواب صاحب
اور مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ سے تعلیم حاصل کرتے رہے 1943ء میں ملازمت
سے استعفیٰ دے کر اپنے دو بیٹے مولانا فتح محمد خان اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب کو لیکر
دارالعلوم دیوبند (انڈیا) تشریف لے گئے۔ آپ نے دورہ حدیث دیوبند میں ہی پڑھا
مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے کلام پاک وہیں دیوبند میں حفظ کیا تقسیم ہند کے وقت واپس
اپنے علاقہ مظفر گڑھ تشریف لے آئے۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے درس نظامی کی
ابتدائی کتابیں اپنے والد مولانا غلام سرور خان صاحب اور مولانا مشتاق احمد صاحب
چرتھاولی سے پڑھیں۔ 1960ء میں آپ ضلع اوکاڑہ کے ایک گاؤں 40/3/R میں بطو
امام مسجد مقرر ہوئے۔ اسی دوران آپ نے حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب (صدر مفتی
جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور) سے کتابیں پڑھیں۔ ان دنوں گاؤں کے ایک دو گھر قادیانی
ہوگئے۔ تو آپ کو فکر لاحق ہوئی تو آپ نے مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ سے
مشورہ کرنے کے بعد ردمرزائیت پر کام شروع کیا۔ الحمدللہ آپ کی محنت اور اللہ کے فضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرم سے اوکاڑہ کے کئی قادیانی خاندان مسلمان ہوئے

1975ء میں آپ نے جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں باقاعدہ داخلہ لے کر دورہ حدیث حضرت مولانا حامد میاںؒ صاحب سے پڑھا۔ 1980ء میں سیالکوٹ کے ایک گاؤں بھڈال میں بھی چند خاندان مرزائی ہو گئے۔ تو حضرت کو وہاں امامت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ حضرت نے وہاں بھی مرزائیت کو ناکوں چنے چبوائے اور تقریباً 30 افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے (الحمدللہ) اسی گاؤں میں مرزائیوں کے خلیفہ وقت مرزا طاہر احمد نے لندن سے حضرت کو مباہلے کا چیلنج کیا جس کو حضرت نے منظور کرتے ہوئے مقررہ تاریخ پر مقررہ جگہ پر بمع اپنے اہل عیال تشریف لے گئے۔ مگر مرزا طاہر یا اس کی جماعت کا کوئی مربی مقابلہ پر نہ آیا اور راہ فرار اختیار کر گئے۔ 1993ء میں حضرت مدرسہ مخزن العلوم ٹاؤن شپ تشریف لے آئے اور تا حال مسجد توحید مدرسہ مخزن العلوم کے امام و خطیب کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

پیر طریقت سید انور حسین نفیس شاہ صاحبؒ اور ولی کامل سید محمد امین شاہ صاحب (مخدوم پور پہوڑاں) نے حضرت کو خلافتیں عطا کیں۔ تحفظ ختم نبوت اور مرزائیت پر حضرت کی گراں قدر خدمات ہیں جنہیں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

حافظ عتیق الرحمان

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے الفت میں مزا ہوتا ہے
(مرزا داغ)

ہم انتظار وصل میں وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

آسمانی دلہن

جس کی رخصتی روز نکاح سے آجتک نہ ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی

ابن سرور ابوالشہید
حافظ عبدالرحمن
شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر
اِدارہ نفیس الحسینیہ
مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے الفت میں مزا ہوتا ہے
(مرزا جی)

ہم انتظار وصل میں وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

آسمانی دلہن

جس کی رخصتی روز نکاح سے آجتک نہ ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی

ابن سرور
ابو الشہید
حافظ عبد الرحمن
شاہ عالمی
مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر
ادارہ نفیس الحسینیہ
مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

مرزا صاحب کے رشتہ داروں میں سے ایک شخص احمد بیگ تھے انہیں ایک دفعہ کسی ضروری کام کے لئے مرزا صاحب کے ہاں جانا پڑا۔ وہ کام احسان اور ایثار پر مبنی تھا۔ اس سلوک و مروت کے عوض جناب مرزا صاحب نے اس کی دختر کلاں محمدی بیگم کا رشتہ اپنے لئے مانگا۔ اس غیور انسان نے مرزا جی کی اس بات کو غیر شریفانہ سمجھتے ہوئے ٹھکرا دیا۔ اور بقول مرزا صاحب وہ تیوری چڑھا کر چلا گیا۔ تو مرزا صاحب نے کیسے خاک اڑائی۔ کیا کیا گیدڑ بھبکیاں دیں۔ مغلوب الغضب ہو کر کس طرح آسمانی نکاح کی پیشگوئی۔ اور بیس برس تک سلسلہ الہام باقی جاری رکھا۔ اپنے آسمانی خسر کو کس طرح للکارا۔ اپنے کامیاب ارضی رقیب کو کیونکر للکارا۔ اپنے گھر کو کیسے اجاڑا۔ اپنی بیوی کو چھوڑا۔ اور اپنے بیٹے کی اہلیہ یعنی بہو کو کس طرح طلاق دلوائی۔ اپنے بیٹوں سلطان احمد اور فضل احمد کو کیسے عاق کیا۔ اور تمام عزیز و اقارب سے قطع رحمی کی۔ اور اشتہار تک شائع کئے۔ یہ آسمانی منکوحہ کس طرح آغوش غیر کی زینت بنی رہی۔ اور مرزا صاحب کس کف افسوس ملتے اور ایڑیاں رگڑتے رہے آخر بے بسی کے عالم میں مایوس ہو کر کس طرح رخصتی سے پہلے نکاح کے فسخ ہونے کا اعلان کر دیا۔

یہ تمام کہانی آپ زیر نظر رسالہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعلقات اراکین خاندان

1- مرزا غلام احمد صاحب۔ محمدی بیگم کے خواستگار۔

2- محمدی بیگم ایک نوعمر لڑکی۔

3- مرزا احمد بیگ محمدی بیگم کے والد اور مرزا غلام احمد صاحب کے ماموں زاد بھائی۔

4- عمر النساء والدہ محمدی بیگم جو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی چچا زاد بہن اور مرزا امام الدین کی حقیقی ہمشیرہ۔

5- مرزا امام الدین صاحب مرزا غلام احمد صاحب کے چچا زاد بھائی اور محمدی بیگم کے حقیقی ماموں۔

6- فضل احمد اور سلطان احمد، مرزا غلام احمد صاحب کے لڑکے۔

7- عزت بی بی فضل احمد کی اہلیہ اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی۔

8- مرزا علی شیر بیگ عزت بی بی کے والد مرزا غلام احمد صاحب کے سمدھی

9- والدہ عزت بی بی مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ۔ مرزا غلام احمد صاحب کی سمدھن

10- مرزا سلطان محمد، محمدی بیگم کا شوہر اور مرزا غلام احمد صاحب کا کامیاب رقیب

11- پھجے دی ماں سلطان احمد، فضل احمد کی والدہ مرزا غلام احمد صاحب کی پہلی بیوی۔

12- نصرت جہاں بیگم، مرزا غلام احمد صاحب کی دوسری بیوی۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام۔جیسا کہ تعلقات اراکین سے ظاہر ہے کہ محمدی بیگم کے والد ماجد (احمد بیگ) مرزا جی کے ماموں زاد اور اس کی والدہ ماجدہ مرزا جی کی چچازاد بہن تھی۔ یہ ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ محمدی بیگم اکثر اپنے ماموں مرزا امام الدین کے ہاں قادیاں رہتی تھی، جس کا گھر مرزا جی کے گھر کے عین سامنے تھا۔ مرزا جی کی آنکھیں دوچار ہوئیں تو دل ہار بیٹھے اور اس محبت کو چھپائے رکھا۔ آخر محمدی بیگم کے والد ماجد کسی کام کے سلسلہ میں قادیاں مرزا جی کی خدمت میں حاضر ہوئے چونکہ یہ کام ایثار و احسان پر مبنی تھا مرزا جی کے قبضہ دست میں تھا مرزے جی کے دل میں پرانی محبت نے پھر انگڑائی لی اور دل اتنا بے قابو ہوا کہ اس کام کے عوض محمدی بیگم کا رشتہ طلب کیا۔ احمد بیگ اس سٹے بازی پر بڑا سٹ پٹایا۔ بغیر کام کرائے مرزا جی کے چہرہ پر تھوک کر چلا گیا۔ اس قصہ کی خبر جوں جوں مشہور ہوئی ہر طرف سے مرزا جی کی اس حرکت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ مرزا جی کو پتہ چلا تو اپنی اس خفت کو مٹانے کیلئے ایک اشتہار دیا جسے میں خداداد موقع عنوان سے درج ذیل کرتا ہوں۔

خداداد موقع

مرزا جی فرماتے ہیں محمدی بیگم کے رشتہ دار مجھ سے کوئی نشان آسمانی (یعنی میرے نبی ہونے کا معجزہ) مانگتے ہیں، اس وجہ سے کئی مرتبہ دعا کی گئی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ اس لڑکی کا والد (مرزا احمد بیگ) ایک ضروری کام کیلئے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نام بردہ (مرزا احمد بیگ) کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین کو بیاہی گئی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین جس کا حق ہمیں بھی پہنچتا ہے۔ نام بردہ (احمد بیگ) کی ہمشیرہ کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے نام بردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ (احمد بیگ) نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار پانچ ہزار روپے قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ ہماری مرضی کے بغیر بیکار تھا اس لئے مکتوب الیہ (احمد بیگ (نے تمام ترعجز وانکسار ہماری طرف رجوع کیا تاکہ ہم راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کردیں اور قریب تھا کہ دستخط کردیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر امرار سے استخارہ کیا گیا۔ گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کردیا۔

اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کیلئے سلسلہ میں جنبائی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک ومروت تم سے اسی پر کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار 20 فروری 1886ء میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاش سے اڑھائی سال کے اندر اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائے گا اور ان کے گھر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے مرزا غلام احمد صاحب کا اشتہار مورخہ 10 جولائی 1888ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 112 مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 157۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لالچ اور دھمکی

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کیلئے درخواست کرا اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہدے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش بند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات بھی تم پر کیے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے تم مان لو گے تو میں بھی تسلی کر لوں گا اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار رہو مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کیلئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے، جس کا نتیجہ موت ہوگا پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا ہی اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ حکم اللہ کا ہے پس جو کرنا ہے کرلو۔ میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے پس وہ (مرزا احمد بیگ) تیوری چڑھا کر چلا گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام تصنیف جناب مرزا صاحب صفحہ 576)

مرزا احمد بیگ کا بڑا لڑکا محمدی بیگم کا حقیقی بھائی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خاص دوست حکیم نور الدین کے پاس زیر علاج تھا۔ اس کے کئی خط مرزا صاحب کے نام آئے تھے جن میں اس نے درخواست کی کہ آپ (یعنی مرزا صاحب) جناب حکیم نوالدین صاحب کو لکھیں کہ وہ محکمہ پولیس میں مجھے نوکر کرا دیں۔ اس پر مرزا صاحب نے حکیم نوالدین صاحب کو حسب ذیل خط بھیجا۔ (از مؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نور الدین کے نام خط

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ، اللہ تعالیٰ اسلام علیکم ،

مہربانی نامہ آں مکرم پہنچ کر بموده افاقہ از مرض بہت خوشی ہوئی۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک۔۔۔ محمد بیگ لڑکا جو آپ کے پاس زیر علاج ہے۔ آں مکرم کو معلوم ہوگا۔ کہ اس کا والد بوجہ اپنی ناسمجھی اور حجاب کے اس عاجز سے سخت عداوت وکینہ رکھتا ہے اور ایسا ہی اس کی والدہ بھی، چونکہ خدا تعالیٰ نے بوجہ اپنے بعض مصالح کے اس لڑکے کی ہمشیرہ (محمدی بیگم) کی نسبت وہ الہام ظاہر فرمایا تھا۔ کہ جو بذریعہ اشتہارات شائع ہو چکا ہے، اس وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں حد سے زیادہ جوش مخالفت ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ کہ وہ امر جس کی نسبت مجھے اس شخص کی ہمشیرہ کی نسبت اطلاع دی گئی ہے کیونکر اور کس راہ سے وقوع میں آئے گا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نرمی کارگر نہ ہوگی۔ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ۔ کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے۔۔۔ لیکن تاہم کچھ مضائقہ نہیں کہ ان لوگوں کی سختی کے عوض میں نرمی اختیار کر کے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کا ثواب حاصل کیا جائے۔ اس لڑکے محمد بیگ کے کتنے خطوط اس مضمون کے پہنچے۔ کہ مولوی نورالدین صاحب پولیس کے محکمہ میں مجھ کو نوکر کرا دیں۔ آپ برائے مہربانی اس کو بلا بلا کر نرمی سے سمجھائیں۔ کہ تیری نسبت انہوں نے (یعنی مرزا صاحب نے) بہت کچھ سفارش لکھی ہے اور تیرے لئے جہاں تک گنجائش اور مناسب وقت ہو کچھ فرق نہ ہوگا۔ غرض آں مکرم میری طرف سے ذہن نشین کرا دیویں۔ اگر محمد بیگ آپ کے ساتھ آنا چاہے تو ساتھ لے آویں۔ زیادہ خیریت والسلام خاکسار غلام احمد لدھیانہ محلہ اقبال گنج ۲۱۰ ۔ ج ۱۸۸۱ء مکتوبات احمدیہ مکتوب نمبر ۶۰ اور ۷۳ (اس مکتوب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذہنیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ محمد بیگم کے بھائی کو ملازمت کا لالچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر ہموار کیا جائے کہ تمہارا بہت خیال ہے مناسب وقت یعنی محمدی بیگم کی مرزا صاحب سے شادی ہو جائے تو ضرور کوشش کی جائے گی اس لئے واجب ہے کہ مرزا صاحب کے واسطے تم اپنی ہمشیرہ کے معاملہ میں پوری کوشش کرو۔ (مؤلف عبدالرحمٰن)

خدا کی طرف سے حکم

مکرمی مخدومی اخویم مرزا احمد بیگ سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی مراقبہ سے فارغ ہی ہوا تھا۔ تو کچھ غنودگی سی ہوئی۔ اور خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کر دے۔ کہ وہ بڑی لڑکی کا رشتہ منظور کرے یہ اس کے حق میں ہماری جانب سے خیر و برکت ہوگا اور ہمارے انعام و اکرام بارش کی طرح اس پر نازل ہوں گے اور تنگی اور سختی اس سے دور کر دی جائیگی اور اگر انحراف کیا۔ تو مورد عتاب ہوگا اور ہمارے قہر سے بچ نہ سکے گا اور میں نے اس کا حکم پہنچا دیا تا کہ اس کے رحم و کرم سے حصہ پاؤ اور اس کی بے بہا نعمتوں کے خزانے تم پر کھولے جائیں اور میں اپنی طرف سے تو صرف یہی عرض کرتا ہوں۔ کہ میں آپ کا ہمیشہ ادب و لحاظ ہی ملحوظ رکھتا ہوں اور آپ کو ایک دیندار ایماندار بزرگ تصور کرتا ہوں اور آپ کے حکم کو اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں اور ہبہ نامہ پر جب لکھو۔ حاضر ہو کر دستخط کر جاؤں اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے۔ عزیز محمد بیگ کیلئے پولیس میں بھرتی کرنے اور عہدہ دلانے کی خاص کوشش و سفارش کی لی ہے تا کہ وہ کام میں لگ جاوے اور اس کا رشتہ ایک بہت امیر آدمی جو میرے عقیدہ تمندوں میں ہے۔ تقریباً کر دیا ہے اور اللہ کا فضل شامل حال ہو۔ فقط خاکسار غلام احمد عفی عنہ لدھیانہ۔ اقبال گنج مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء منقول از رسالہ نوشتہ غیب صفحہ ۱۰۰ از خالد وزیر آبادی (مذکورہ بالا خط کا جواب نہ ملنے پر جناب مرزا صاحب نے حسب ذیل دوسرا خط روانہ فرمایا۔ مؤلف عبدالرحمٰن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پروردیگار کے حکم سے

اے عزیز سنئے ۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ میری سنجیدہ بات لغو سمجھتے ہیں اور میرے کھرے کو کھوٹا خیال کرتے ہیں ۔ بخدا میرا ارادہ نہیں کہ میں آپ کو تکلیف دوں ۔ انشاءاللہ آپ مجھے احسان کرنے والوں میں سے پائیں گے اور میں یہ عہد استویٰ کے ساتھ لکھ رہا ہوں ۔ کہ اگر آپ نے میرے خاندان کی مرضی کے خلاف میری بات کو مان لیا تو میں اپنی زمین اور باغ میں سے آپ کو حصہ دوں گا اور اس رشتہ کی وجہ سے آپ کی نزاع اور اختلاف رفع ہو جائے گا اور خدا میرے کنبہ اور خاندان کے قلوب کی اصلاح کر دیگا ۔ اگر آپ نے میرا قول اور بیان مان لیا تو مجھ پر مہربانی کی اور احسان کیا ۔ اور میرے ساتھ نیکی کی ہوگی ۔ میں آپ کا شکر گذار ہوں ۔ اور آپ کی درازی عمر کیلئے ارحم الراحمین کے جناب میں دعا کروں گا ۔ اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین کا اور دیگر مملوکات کا ایک تہائی حصہ دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا ۔ صلہ رحم ۔ عزیزوں سے محبت اور رشتہ کے حقوق کے بارے میں آپ کو مجھ جیسا کوئی شخص نہیں ملے گا ۔ آپ مجھے مصیبتوں میں اپنا دستگیر اور بار اٹھانے والا پائیں گے اس لئے انکار میں اپنا وقت ضائع نہ کیجئے اور شک وشبہ میں نہ پڑیئے ۔ میں اپنا یہ خط پروردگار کے حکم سے لکھ رہا ہوں ۔ اپنی رائے سے نہیں ۔ آپ میرے اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھیئے ۔ یہ خط بڑے سچے اور امین کی جانب سے ہے ۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ۔ کہ میں اسمیں سچا ہوں اور جو کچھ میں نے وعدہ کیا ہے وہ اللہ عالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے جو کچھ کہا ہے وہ میں نے نہیں کہا ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اپنے الہام سے کہلوایا ہے اور یہ مجھے پروردگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وصیت تھی۔ اس لئے میں نے اسے پورا کیا۔ ورنہ مجھے آپ کی یا آپ کی لڑکی کی کچھ حاجت نہیں تھی۔۔۔۔ اگر میعاد گذر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو۔ تو میرے گلے رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا۔ کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو آئینہ کمالات اسلام تصنیف جناب مرزا غلام احمد صاحب صفحہ ۵۷۳۔

(اس خط کا جواب بھی نہیں ملتا۔ ادھر مکتوب الیہ احمد بیگ والد محمدی بیگم کا چھوٹا لڑکا فوت ہو جاتا ہے تو جناب مرزا صاحب تعزیتی خط روانہ فرماتے ہیں۔ مؤلف عبدالرحمٰن عبدہ، خط حسب ذیل ہے۔

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

قادیاں میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند آں مرکم کی خبر سنی تھی۔ تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمۂ وات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں کوئی اور صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرماوے اور عزیزی محمد بیگ کو عمر دراز بخشے۔ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند کریم جانتا ہیکہ آپ کیلئے دعا خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں۔ تا میرے دل کی محبت اور خلوص، ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے، آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو ہمیں خدا تعالیٰ قادر و قیوم کی قسم ہے میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ الہام ہوا تھا۔ کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اگر دوسری جگہ ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی۔ اور آخر اسی جگہ ہوگا کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتے کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ اس رشتے سے آپ انحراف نہ فرمائیں۔ کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ مؤجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھولے گا۔ جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی۔ جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی کنجی ہے۔ تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔ اور آپ کو شاید معلوم ہوگا۔ یا نہیں۔ کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہو گا۔ جو کہ اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں۔ بلکہ حماقت سے منتظر ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے۔ تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا۔ اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جا کر دیکھا۔ کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کیلئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمان کا تقاضا ہے اور یہ عاجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ہیں ایمان لایا ہے آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کیلئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہو وہ زمین پر ہرگز نہیں بدل سکتا۔ خدا تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے آپ کے سب غم دور ہوں اور دین دنیا دونوں خدا تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی ناملائم لفظ ہو تو معاف فرمادیں والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۷ جولائی ۱۹۸۶ء روز جمعہ منقول از رسالہ کلمہ فضل رحمانی صفحہ ۱۲۳ تالیف قاضی فضل احمد (مذکورہ بالا خط کا جواب بھی نہیں ملتا۔

از مؤلف عبدالرحمٰن

محمدی بیگم کی حقیقی پھوپھی اور جناب مرزا صاحب کے صاحبزادے فضل احمد کی ساس کے نام خط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو۔ کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز میں محمدی بیگم مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں۔ اس نکاح سے رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ لکھتا ہوں۔ کہ اپنے بھائی احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کرادو۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو۔ اس کو سمجھاؤ۔ اور اگر ایسا نہ ہوگا تو آج میں نے مولوی نور الدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے۔ کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ۔ تو فضل احمد عزت بی بی کیلئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے۔ اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں۔ کہ شرعی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائے گا۔ جس کا یہ مضمون ہوگا۔ کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی بیگم کا نکاح غیر کیساتھ کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی بیگم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی اور سے نکاح ہو جاوے۔عزت بی بی کو تین طلاق ہیں سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمد بیگم کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائیگی سو یہ شرعی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نہ مانا۔تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو۔تو آپ کے واسطے بہتر ہوگا مجھے افسوس ہے کہ میں عزت بی بی کیلئے بہتری کی ہر طرح سے کوشش کرنا چاہتا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی۔مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے یاد رہے کہ میں نے کوئی بات کچی نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی۔کہ میں ایسا ہی کروں گا۔اور خدائے تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔جس دن نکاح ہوگا۔اسی دن عزت بی بی کو طلاق ہوگی اور نکاح باقی نہیں رہے گا۔ راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ۔اقبال گنج

مذکورہ بالا خط کا تتمہ

از طرف عزت بی بی ((مرزا غلام احمد صاحب کے چھوٹے فرزند مرزا فضل احمد کی اہلیہ) بطرف والدہ ماجدہ۔سلام مسنون کے بعد اس وقت میری تباہی و بربادی کا خیال کرو۔مرزا صاحب مجھ سے کسی قسم کا فرق نہیں کرتے۔اگر تم اپنے بھائی میرے ماموں (یعنی محمدی بیگم کے والد) کو سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح رسوائی ہوگی اگر منظور نہیں تو پھر مجھے اس جگہ سے لے جاؤ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔

عزت بی بی از قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خط پر مرزا صاحب کی طرف سے یہ ریمارک ہے۔ جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر (مرزا سلطان محمد سے محمدی بیگم کا) نکاح رک نہیں سکتا۔ تو پھر بلاتوقف عزت بی بی کیلئے کوئی قادیاں میں آدمی بھیج دو تا کہ ان کو لے جاوے۔

(اللہ رے زور ظلم مؤلف)

عزت بی بی بذریعہ غلام احمد رئیس قادیاں۔ منقول از نوشتہ غیب۔

تالیف خالد وزیر آبادی

مذکورہ بالا خط کا جواب بھی نہیں ملتا۔ تو مرزا صاحب عزت بی بی کے والد اپنے بیٹے فضل احمد کے سسر محمدی بیگم کے حقیقی پھپھڑ جناب مرزا علی شیر بیگ کو خط روانہ کرتے ہیں

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا۔ اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں۔ آپ کو اس سے بہت رنج گزرے گا۔ میں واللہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں۔ اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اب آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ اور رسولؐ کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے یہ پختہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار و ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں تو ضرور بچائے گا اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے ہیں تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوڑھا یا چمار تھا۔ جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ اب تک ہاں میں ہاں ملاتے اور اپنے بھائی کیلئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کیلئے سب ایک ہو گئے یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا۔ کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا۔ اور جن کی لڑکی کیلئے چاہتا تھا۔ وہی میری عزت کے پیاسے ہیں۔ کہ چاہتے ہیں۔ کہ خوار ہو۔ اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے۔ مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پرانہ رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آ کر کہا۔ کہ کاہے کا رشتہ ہے۔ صرف عزت بی بی کے نام کیلئے ہے۔ جو فضل احمد کے گھر میں ہے بے شک وہ طلاق دے دے۔ ہم راضی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہ کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا۔ مگر جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا باقی کیا رہ گیا ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ ہم اس کیلئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا۔ کہیں مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی کی مجھے پہنچی ہیں بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں، خوار ہوں، مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں۔ تو میرے بیٹے کے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہٰذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں۔ پھر جیسا کہ آپ کی اپنی منشاء ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف سے جب محمدی بیگم کا نکاح کسی شخص سے ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپکی لڑکی کو طلاق دے دیگا۔ اگر نہیں دے گا۔ تو میں اس کو عاق اور لاوارث کروں گا۔ اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے۔ اور یہ ارادہ اس کا بند کرادو گے۔ تو میں بدل وجان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے۔ ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کروں گا۔ اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہٰذا آپ کو بھی لکھتا ہوں۔ کہ اس وقت کو سنبھال لیں ۔اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کے باز آجائے، اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں۔ کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے۔ کہ اب ہمیشہ کیلئے یہ رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے۔ تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ جب کہ آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا۔ ایسا ہی سب رشتے ناطے ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم

راقم خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا خط کا جواب

اخویم مرزا غلام احمد صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ پہنچا۔ غریب طبع یا نیک جو کچھ بھی آپ خیال کریں۔ آپ کی مہربانی ہے۔ ہاں مسلمان ضرور ہوں۔ مگر آپ کی خوساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے سلف صالحین کے طریقے پر ہی رکھے اور اسی پر ہی میرا خاتمہ بالخیر کرے۔۔۔۔۔ باقی رہا تعلق چھوڑنے کا مسئلہ۔ تو بہترین تعلق خدا کا ہے۔ وہ نہ چھوٹے۔ باقی اس عاجز مخلوق کا تعلق ہوا۔ تو پھر کیا اور نہ ہوا تو پھر کیا۔ اور احمد بیگ کے متعلق میں کر ہی کیا سکتا ہوں۔ وہ ایک سیدھا سادہ مسلمان آدمی ہے جو کچھ ہوا۔ آپ کی طرف سے ہی ہوا۔ نہ آپ فضول ایمان گنواتے اور الہام بافی کرتے اور نہ وہ کنارہ کش ہوتا۔۔۔۔۔ یہ ٹھیک ہے کہ خویش ہونے کی حیثیت سے آپ نے رشتہ طلب کیا۔ مگر آپ خیال فرمائیں۔ کہ اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہو۔ اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں۔ تو خدا لگتی کہنا۔ کہ تم کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے۔ اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع الرائض ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ عمر کا ہوتا اور اس پر وہ مسیلمہ کذاب کے کان بھی کتر چکا ہوتا۔ (یعنی مسیلمہ کذاب کی طرف نبوت کا جھوٹا مدعی ہوتا۔ مؤلف) تو آپ رشتہ دیتے (انصاف تو یہ ہے کہ مرزا شیر علی بیگ کی حجت کا جواب مرزا صاحب نہ دے سکے۔ للمؤلف) یوں آپ کو خط لکھتے وقت آپ سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔ لڑکیاں سبھی کے گھروں میں ہیں۔ اور نظام عالم بھی انہیں باتوں سے قائم ہے۔ کچھ حرج نہیں۔ اگر آپ طلاق دلوائیں گے۔ تو یہ بھی ایک پیغمبری کی نئی سنت قائم کر کے بدزبانی کا سیاہ داغ مول لیں گے۔ باقی روٹی تو خدا اس کو بھی کہیں سے دے ہی دے گا۔ تر نہ سہی خشک۔ مگر وہ خشک بہتر ہے جو پسینہ کی کمائی سے پیدا کی جاتی ہے (بڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیف طنز ہے للمؤلف)۔۔۔۔۔ میں بھائی احمد بیگ کو لکھ رہا ہوں۔ بلکہ آپ کا خط بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ مگر اس میں اس کی موجودگی میں کچھ نہیں کر سکتا اور میری بیوی کا کیا حق ہے۔ کہ وہ اپنی بیٹی کیلئے بھائی کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی کو جو مراق سے خدائی تک پہنچ چکا ہو۔ دینے کیلئے کسطرح لڑے۔۔۔۔۔ ہاں اگر وہ خود مان لیں۔ تو میں اور میری بیوی خارج نہ ہوں گے۔ آپ خود ان کو لکھیں۔ مگر درشت اور سخت الفاظ آپ کا قلم گرانے کا عادی ہو چکا ہے۔ اس سے جہاں تک ہو سکے اعراض کریں۔ اور منت سماجت سے کام لیں۔ خاکسار علی شیر بیگ از قادیاں۔ منقول از نوشتہ غیب خالد وزیر آبادی

ماموں کی خط وکتابت

ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ لیکھرام کے قتل کے واقعہ پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی تلاشی ہوئی۔ تو پولیس کے افسر بعض کاغذات اپنے خیال میں مشتبہ سمجھ کر ساتھ لے گئے اور چند دن کے بعد ان کاغذات کو واپس لے کر پھر بعض افسر قادیاں آئے اور چند خطوط کی بابت جن میں کسی ایک خاص امر کا کنایۃً ذکر تھا۔ حضرت مرزا صاحب سے سوال کیا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے؟۔۔۔

حضرت صاحب نے فوراً بتا دیا۔ کہ یہ خطوط محمدی بیگم کے رشتہ کے متعلق اور امر معلومہ سے مراد یہی امر ہے۔ اور یہ خط مرزا امام الدین نے میرے نام بھیجے تھے۔ جو میرا چچازاد بھائی ہے اور محمدی بیگم کا حقیقی ماموں ہے۔

سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۴۷ تالیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد بی،اے قادیانی

اس معاملہ میں لڑکی کے ماموں (مرزا امام الدین صاحب) لیڈر تھے اور مرزا احمد بیگ (لڑکی کا والد) ان کا تابع تھا اور بالکل ان ہی کے زیر اثر ہو کر ان کے اشارے پر چلتا تھا۔

(بحوالہ مذکورہ صفحہ ۱۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام کا وعدہ

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں (مرزا امام الدین صاحب) نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ۔۔۔۔۔ ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان احمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکہ میں آ جایا کرتا تھا۔ اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا۔ اور حضرت صاحب سے کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہنے کے موجب ہوئے۔ مگر مجھے والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے بھی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض حکیمانہ احطیاطین ملحوظ رکھی ہوئی تھی۔ (ان ہی احتیاطوں نے غالباً کام بگاڑ دیا۔ للمؤلف)

بحوالہ مذکورہ ۱۴۷ ج ۱

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر خبر

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ: میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کی نسبت جو آپ نے خبر دی تھی۔ کہ بیس روز تک نکاح ہو گیا ہے۔ قادیاں میں اس خبر کی کچھ اصلیت معلوم نہیں ہوتی۔ یعنی نکاح ہو جانا کوئی شخص بیان نہیں کرتا۔ لہٰذا مکلف ہوں۔ کہ دوبارہ اس امر نسبت اچھی طرح تحقیقات کر کے تحریر فرماویں۔ کہ نکاح اب تک ہوا یا نہیں۔ اگر نہیں ہوا، تو کیا وجہ ہے۔ مگر بہت جلد جواب ارسال فرماویں۔ اور نیز سلطان احمد کے بارے میں ارقام فرماویں۔ کہ اس نے جواب دیا ہے۔ والسلام خاکسار غلام احمد (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ۵ نمبر ۳)

خانہ بربادی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصوصیت کے پیش آ جانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبے کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مقدر اور قرار یافتہ ہے۔ کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں جائے۔ یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آئے۔ چنانچہ تفصیل ان امور کو مذکورہ بالا اشتہار میں درج ہے۔

اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے۔ وہی اس مخالفت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امادہ ہو گئے ہیں اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں۔ کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جاوے اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کاروائی ہوتی۔ تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ بن گئے۔ جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی۔ اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا۔ ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر ان کی طرف سے ایک تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا۔ تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزاد دے کر مجھے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا۔ کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور عمداً چاہا۔ کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اول۔ یہ کہ اس نے رسولؐ کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائینگے اور دین کی ہتک ہو گی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا۔

دوئم: سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں۔ سخت ناچیز قرار دیا۔ اور میری مخالفت پر کمر باندھی۔ اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی۔ اور اس کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ چوں کہ اس نے دوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا۔ اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی والدہ نے کیا۔ سو جب کہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لئے میں نہیں چاہتا۔ کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے۔ اور ڈرتا ہوں۔ کہ ایسے دینی دشمنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ۔ کہ دوسی مائی ۱۸۹۱ء ہے عام و خاص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے تو وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کیلئے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا۔ بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا۔ تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہو گا۔ اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے۔ اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو۔ طلاق نہ دیوے۔ تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہو گا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی قرابت اور ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی، بدی رنج وراحت، ماتم اور شادی میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے اب تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی رہے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام ہے۔ اور ایمانی غیوری کے خلاف۔ اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مؤمن دیوث نہیں ہوتا۔

اشتہار مرزا غلام احمد صاحب مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۱۹

ترکی تمام شد

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہو گئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے۔ اور اسب نے احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرادی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ خط لکھا۔ کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے اب ان کے ساتھ ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں لہٰذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا۔ کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ میں ان سے قطع تعلق نہیں کرسکتا۔ مگر مرزا افضل احمد نے لکھا۔ کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے۔ ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا۔ کہ اگر یہ بات ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر بیگ کو جو سخت مخالف تھی۔ اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی۔ طلاق دیدو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھا کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہے کہ پھر فضل احمد باہر سے آ کر ہمارے پاس ہی ٹھہرتا تھا۔ مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ ادھر جاملا۔۔۔۔۔

سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۹ تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد بی، اے

بیٹے کا جنازہ نہیں پڑھا

مرزا فضل احمد کے جنازے کے ساتھ سید ولایت شاہ صاحب موصوف بھی قادیاں میں تھے۔ یہ معلوم نہیں کہ ساتھ گئے تھے یا پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ مرزا فضل احمد صاحب کے دفن کرنے اور جنازہ پڑھنے سے قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب۔۔۔۔۔ نہایت کرب واضطراب کے ساتھ باہر ٹہل رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ کو اس کی وفات سے حد درجہ تکلیف ہوئی ہے۔ اسی امر سے جرأت پکڑ کر میں خود حضور کے پاس گیا۔ اور عرض کیا کہ حضور وہ آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکا تھا۔ بے شک اس نے حضور کو خوش نہیں کیا۔ لیکن آخر کار آپ کا لڑکا تھا۔ آپ اسے معاف فرمائیں اور اس کا جنازہ پڑھیں ــــــ۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا نہیں شاہ صاحب وہ میرا فرماں بردار تھا۔ اس نے مجھے کبھی ناراض نہیں کیا۔ لیکن اس نے اپنے اللہ کو راضی نہیں کیا۔ اس لئے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔ آپ جائیں اور پڑھیں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس پر میں واپس آ گیا اور جنازہ میں شرک ہوا۔

صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان

جلد ۲۹ نمبر ۹۸ مورخہ ۲ مئی ۱۹۴۱ء

پھجے دی ماں

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل ہی سے مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی۔ اور اس کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگی تھیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔ ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انہیں کہلا بھیجا۔ کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا۔ ہوتا رہا۔ اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے اس لئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گناہ گار ہوں گا۔ اس لئے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو۔ اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔ میں تم کو خرچ دیئے جاؤں گا۔ انہوں نے کہلا بھیجا۔ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی۔ بس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ پھر محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگم کا سوال اٹھا۔ اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا۔ اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا۔ بلکہ ان کے ساتھ ہی رہی تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دے دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق دینا آپ کے اشتہار کے مطابق ہے۔ جو آپ نے دو مئی ۱۸۹۱ء کو شائع کیا تھا۔ اور جس کی سرخی تھی۔ اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین۔

سیرۃ المہدی حصہ اول ۱۳۳ تصنیف مرزا بشیر احمد قادیانی

چہ میگوئیاں

یہ کہنا کہ پیش گوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کیلئے کوشش کی گئی۔ اور طمع دی گئی اور خط لکھے گئے۔ یہ عجیب اعتراض ہیں۔ سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (شدت غرض میں بھی یہی حال ہو جاتا ہے۔ للمؤلف) کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہ ہوگا۔ کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیشگوئی ظاہر فرماوے اور ممکن ہو۔ کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق کے اس کو پورا کرا سکے۔ تو اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کو پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔ حقیقۃ الوحی ۱۹۸ مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔

(دونوں بیٹوں کو عاق کرنا بیوی کو طلاق دینا۔ رشتہ داروں سے قطع رحمی کرنا۔ خصوصاً بہو کو طلاق دلوانا یہ سب کچھ جائز طریقہ ہوگا۔ مگر شومی قسمت پیشگوئی پوری پھر بھی نہ ہوئی۔ (للمؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائی چیلنج

لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی۔اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود جلد اول ۱۵۷

مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح کیا تو نہ اس لڑکی کیلئے یہ نکاح مبارک ہوگا۔اور نہ تمہارے لئے۔ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے۔جن کا نتیجہ موت ہوگا۔پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے۔بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا ہی اس لڑکی کا شوہر اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔یہ حکم اللہ ہے پس جو کرنا ہے کرلو۔میں نے تم کو نصیحت کردی ہے۔۔۔۔۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۵ تصنیف جناب مرزا صاحب

خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیش گوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے ایک شخص احمد بیگ نام ہے اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ بلکہ اس کے قریب فوت ہو جائیگا۔اور جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵۲

ویستنبئونک احق ہو[ع] قل ای وربی انہ لحق وما انتم بمعجزین

زوجنا کہا لا مبدل لکلماتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء آسمانی فیصلہ صفحہ ۶۸ تصنیف مرزا صاحب

اطمینان قلب کے واسطے

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا۔ اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا وے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔

كذبوابا يتنا فكانو بِا يستِزئون فيسكفيكم الله ويردها اليك لا تبديل لكلمات الله ع ان ربك فعال لما يريد ع انت معي وانا معك ع

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا۔ اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ نے ان سب کے تدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوں گا۔ اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لئیگا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اشتہار مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء تبلیغ رسالت جلد اول ۱۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کی یاد میں

خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا۔ کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں لائے گا۔ اور وہ لوگ بہت مانع آئیں گے۔ اور بہت عداوت کریں گے اور بہت کوشش کریں گے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔ اور ہر ایک روک کو درمیان اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔۔۔۔۔۔ اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی۔ اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی۔ یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی۔ بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آ گئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا۔ کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا۔ الحق من ربك فلا تكونن من الممترين ، یعنی بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ تو کیوں شک کرتا ہے۔ ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۸/ ۳۸۶

بارگاہ خداوندی میں التجا

میں نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی۔ تو اس نے مجھے الہام کیا۔ کہ میں ان تیرے خاندان کے لوگوں کو ان میں سے ایک نشان دکھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے ایک لڑکی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام لے کر فرمایا۔ کہ وہ بیوہ کی جاوے گی۔ اور اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ اور پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔ کرامات الصادقین سرورق آخر

۴ جنوری ۱۸۹۳ مولانا محمد حسین بٹالوی کے خط کا جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین مصطفیٰ اما بعد

آپ کا خط رجسٹری شدہ ۴ جنوری ۱۸۹۳ء کو مجھ کو ملا۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے اپنے خط کے صفحہ دو اور تین میں اس عاجز کی تین پیشگوئیوں کا ذکر کر کے بالآخر اس تیسری پیشگوئی پر حصر ہے جو۔۔۔ میرے اشتہار۔۔۔ دس جولائی ۱۸۸۸ء میں درج ہے۔ اور آپ نے قرار کیا ہے کہ اگر اس الہام کا سچا ہونا ثابت ہو جائے۔ تو آپ کو ملہم مان لوں گا۔ اور یہ سمجھوں گا کہ میں نے آپ کے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپ کو بد اخلاق اور گمراہ سمجھنے میں غلطی کی۔۔۔۔ میں نے جو ایک پیشگوئی جس پر آپ نے میرے صادق اور کذب ہونے کا حصر کر دیا۔ آپ کی خدمت میں پیش کی ہے یہی میرے صدق و کذب کی شناخت کیلئے کافی شہادت ہے کیونکہ ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کذاب اور مفتری کی مدد کرے لیکن ساتھ اس کے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور ہیں۔ جنہیں میں اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس عورت کو بیوہ کر کے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھیں۔ کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ فلاں وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک زندہ رہے گا یا فلاں وقت تک مرجائے گا۔ مگر میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھے ۶ دعوے ہیں۔

۱۔اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

۲۔دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔

۳۔سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا

۴۔چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا۔

۵۔پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں۔ اس لڑکی کا زندہ رہنا۔

۶۔ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

اب ایماناً آپ کہیں۔ کہ کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے۔ اور ذرا اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں۔ کہ کیا ایسی پیشگوئی پر جو لڑکی کے باپ کے متعلق ہے جو ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو پوری ہوگئی۔ آپ کا دل نہیں ٹھہرتا۔ تو آپ اشاعۃ السنہ میں ایک اشتہار حسب اپنے اقرار کے دے دیں۔ کہ اگر یہ دوسری پیشگوئیاں بھی پوری ہوگئیں۔ تو اپنے ظنون باطلہ سے توبہ کروں گا۔ اور دعوے میں سچا سمجھ لوں گا۔ اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے ڈر کر یہ بھی اقرار کریں۔ کہ ایک تو ان میں سے پوری ہوگئی۔ اور اگر اس پیشگوئی کے پورا ہو جانے کا آپ کے دل میں زیادہ اثر نہ ہو۔ تو اس قدر تو ضرور چاہئے۔ کہ جب تک آخر ظاہر نہ ہو۔ لف لسانی اختیار کریں۔ جب ایک پیشگوئی پوری ہوگئی تو اس کی کچھ تو ہیبت آپ کے دل پر چاہئے۔۔۔۔ مکتوبات احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۴۳ تا ۴۸۔

نوٹ: سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ مرحوم کی موت مرزا جی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشگوئی کے مطابق ہرگز نہیں ہوئی۔ اگر کوئی مرزائی کھلی مجلس میں یہ ثابت کر دے کہ لڑکی کے والد کی موت مرزا جی کی پیشگوئی کے مطابق ہوئی ہے۔ تو میں تین ہزار روپے انعام دوں گا۔

ھل من مبارز؟ (از مؤلف)

۳۱ ستمبر ۱۹۸۳ء پیشگوئی۔۔۔۔ بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اجزاء یہ ہیں۔۔۔

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو

۳۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی فوت نہ ہو

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۶۔ شہادۃ القرآن صفحہ ۳۷۶ تصنیف جناب مرزا جی۔)

۶ ستمبر ۱۸۹۴ء احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی۔ اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا۔ یعنی وہ آخر تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھاوے گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد ۲ صفحہ ۴۱ تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۱۳ اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء)

یاد رکھو۔ کہ عورت مذکورہ کے نکاح کی پیشگوئی اس قادر مطلق کی طرف سے ہے جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔۔۔۔۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا۔ اور تجھے دوں گا۔ اور میری تقدیر نہیں بدلے گی۔ اور میرے آگے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دونگا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔

(بحوالہ مذکور صفحہ ۴۳)

۲۶ دن بعد ۱۲ اکتوبر ۱۸۹ء اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں۔ کہ اے خدائے علیم و حکیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما۔ جو خلق اللہ پر حجت ہو۔ اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جاوے اور اگر اے خداوند یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں۔ تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے

تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۸۶ مجموعہ اشتہارات مسیح موعود صفحہ ۱۱۶ ج ۲

رعایتی توسیع

لیکن بہتیرے جاہل میعاد گزرنے کے بعد ہنسی کریں گے۔ اور اپنی بدنصیبی سے صادق کا نام کاذب رکھیں گے لیکن وہ دن جلد آتے جاتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہوگا اور سچائی کا نور چمکے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبدل وعدے پورے ہوں گے کیا کوئی زمین پر ہے جو ان کو روک سکے۔۔۔۔ اے بدفطرتو: تم اپنی فطرتیں دکھلاؤ۔ لعنتیں بھیجو۔ ٹھٹھے کرو۔ اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغگو رکھو۔ لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ عذاب کی میعاد ایک معلق ہوتی ہے جو خوف اور رجوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے جیسا کہ تمام قرآن مجید اس پر شاہد ہے لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کیلئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۱۶/ ۱۱۵ مجموعہ اشتہارات مسیح موعود صفحہ ۴۴/۴۳ جلد ۲)

۱۹۰۱ میں

اور ایک حصہ پیشگوئی کا یعنی احمد بیگ کا میعاد کے اندر فوت ہونا حسب منشائے پیشگوئی صفائی سے پورا ہو گیا۔ اور دوسرے کی انتظار ہے میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرے گا اجام آتھم صفحہ ۳۱ در حاشیہ تصنیف مرزا جی لیکن مرزا جی مر گئے۔

اور یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ مؤلف۔

دنیا باامید قائم

پھر میں تم سے یہ نہیں کہتا۔ کہ یہ معاملہ اتنے پر ہی ختم ہو گیا اور جو ظہور میں آیا۔ یہی نتیجہ آخری ہے اور پیشگوئی کی حقیقت اس پر ختم ہو گئی۔ بلکہ اصل معاملہ ابھی اسی طرح باقی ہے۔ اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ عنقریب اس کا وقت آئیگا۔ قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور خیر الرسل اور خیر الوریٰ بنایا۔ کہ یہ بالکل سچ ہے۔ تم جلدی ہی دیکھ لوگے۔ اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں۔ اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتھم صفحہ ۲۲۳ تصنیف مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كذبو بايتي وكانو بِا يستِزئون فيسكفيكِم الله ويردها اليك امرمن لدنا انا كنا فاعلين زوجنكِا الحق من ربك فلاتكو نن من الممترين لاتبديل لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد انا راد وها اليك

انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کیلئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا یہ ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنیوالے ہیں۔ بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنیوالوں سے مت ہو۔ خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے۔ تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اس کو کر دیتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ حوالہ مذکور صفحہ ۲۱/۲۰

ناکامی کی تلخی

چاہیئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیشگوئی کے) انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوئی ظاہر نہ کرتے بھلا جس دن یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے۔ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بے وقوفوں کو کہیں بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی۔ اور نہایت ہی صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دینگے۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷ انجام آتھم درضمیمہ صفحہ ۵۳ تصنیف مرزا جی

خاص تزوج

اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشگوئی فرمائی تھی۔کہ یتزوج ویولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا۔اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔اس میں کچھ خوبی نہیں۔بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج جو بطور نشان ہوگا۔اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی ہے۔گویا اس جگہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔اور فرمارہے ہیں۔کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔بحوالہ مذکورہ درحاشیہ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔کہ یتزوج ویولد لہ یعنی عیسیٰ ابن مریم جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو شادی بھی کریں گے اور صاحب اولاد بھی ہوں گے۔مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۰ نہ کہ غلام احمد بن چراغ بی بی۔لہٰذا اسی حدیث نے مرزے جی کے جھوٹے ہونے پر مہر ثبت کردی ہے اگر مرزا جی سچے ہوتے۔تو یہ پیشگوئی ضرور پوری ہوجاتی لیکن نہیں ہوئی۔

(از مؤلف حافظ عبدالرحمٰن)

بد سے بدتر ٹھہروں گا

یاد رکھو اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی۔تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔اے احمقو: یہ انسان کا افترا نہیں ہے نہ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار ہے۔یقیناً سمجھو۔کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔اس کی سنتوں اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا۔اس لئے تمہیں یہ ابتلاء پیش آیا۔براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے۔جو براہین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے۔

یا دم اسکن انت وزوجك الجنة یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة یا احمد اسکن انت وزوجك الجنة

اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھ گئے۔ پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت مریم نام رکھا۔ کیونکہ اسوقت مبارک اولاد دی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔۔ اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے جس کا سر اس وقت خدائے تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے۔ وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔ (بحوالہ مذکورہ صفحہ ۳۲۸)

۱۹۰۵ میں

وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی۔ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ (الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

یاس میں آس

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیشگوئی ہے جو اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے وہ میرا ہے (یہ خط صفحہ ۹ تا ۱۲ پر گزر چکا ہے) اور سچ ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔۔۔ عورت اب تک زندہ ہے میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی؟ یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ ٹلتی نہیں۔ ہو کر رہیں گی۔

مندرجہ بالا بیان دے چکنے کے بعد جب آپ کمرۂ عدالت سے باہر تشریف لائے تو فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آ گیا• اگر ہم ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے اور آرزو رکھتے کہ یہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو جاوے اور اس طرح پر تین ڈپٹی گواہ ہو جاویں تو کبھی بھی نہ ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں اب عدالت کے کاغذات سے کون اس کو مٹا سکے گا۔ جب یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کیا ان ڈپٹیوں پر اس کا اثر نہ پڑیگا۔ ضرور ہی پڑیگا۔ یہ بہت ہی اچھا ہوا۔ کہ عدالت کے کاغذات میں درج ہوگئی۔ (مرزا غلام احمد کا حلفیہ بیان۔ عدالت گورداس پور میں)

کتاب منظور الٰہی صفحہ ۲۴۴ تصنیف بابو منظور الٰہی قادیانی

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے — مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا — ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے

اشعار مرزا جی مندرجہ سیرۃ المہدی حصہ اول روایت ۲۲۸ تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم، اے مطبوعہ قادیان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر منڈی ہونے کی تعبیر

آج خواب میں میں نے دیکھا کہ محمدی بیگم جس کی نسبت پیشگوئی ہے باہر کسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید منڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے میں نے اسے تین مرتبہ کہا ہے کہ سر منڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے۔ کہ تیرا خاوند مر جائیگا۔ اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں اور پھر خواب میں میں نے یہی تعبیر کی ہے اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا۔ کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہو گیا اوز ایک کاغذ مہران کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور پھر میرے پاس خواب میں وہ کھڑی ہے۔ (یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوا۔ مؤلف)

(تذکرہ مجموعہ الہامات کشوف ورؤیا حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۹)

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت — تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
میری دل سوزیوں سے بے خبر ہو — میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں — کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

اشعار مرزا جی مندرجہ سیرۃ المہدی حصہ اول روایت ۲۲۸ تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد ایم اے مطبوعہ قادیاں۔

بلی کے خواب میں چھیچڑے

۲۵ جولائی ۱۸۹۲ جولائی بروز دوشنبہ، آج میں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایا ہوں ۔ اور وہ پانی لا کر ایک گھڑے میں ڈال دیا ہے ۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا۔ کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی ۔ یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے پیروں سے سر تک سرخ رنگ لباس پہنے ہوئے ہے شاید جالی کا کپڑا ہے میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت جس کیلئے اشتہار دیئے تھے ۔ لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا۔ کہ میں آ گئی ہوں میں نے کہا یا اللہ آ جاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی ۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

(فالحمدلله على ذالك تذکرہ مجموعہ الہامات وکشوف ورؤیا حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۹۷)

سبب کوئی خداوند بنا دے　　کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی　　بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے۔

اشعار مرزاجی مندرجہ سیرۃ المہدی حصہ اول روایت ۲۲۸ تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے مطبوع قادیاں

آخری مایوسی

اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ۔ اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا ہے۔ خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اس وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ

ایتھا المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبک

پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۷۰ تصنیف جناب مرزاجی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اسکی دوا　　ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل: ابھی کچھ پاؤ گے　　تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

اشعار مرزا جی مندرجہ سیرۃ المہدی حصہ اول روایت ۲۲۸
تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے مطبوعہ قادیان

از مؤلف

جب ۱۸۸۸ء کی پیش گوئی تقریباً بیس برس تک پوری نہ ہوئی اور جناب مرزا جی پوری طرح مایوس ہو گئے تو آپ نے ۱۹۰۷ء میں لکھا۔ خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتها المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك (اے عورت توبہ کر توبہ کر کہ مصائب تیرا پیچھا کر رہے ہیں) بس ان لوگوں نے جب اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۰ پیشگوئی کو بار بار غور سے پڑھیئے۔ یہ نئی شرط وہاں نہیں ملے گی۔ اچھا مان لیا کہ تھی۔ مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جناب مرزا جی فرماتے ہیں۔ احمد بیگ کے داماد (مرزا سلطان محمد) کا یہ قصور تھا۔ کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بھیجے گئے۔ ان سے کچھ نہ ڈرا۔ پیغام بھیج کر سمجھایا گیا۔ کسی نے ذرا التفات نہ کی۔ اور احمد بیگ (والد محمدی بیگم) نے ترک تعلق نہ چاہا۔ بلکہ وہ سب گستاخی اور استہزا میں شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تھا۔ کہ پیشگوئی سن کر پھر ناطہ کرنے پر راضی ہو گئے۔ جناب مرزا صاحب کی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ قصور یا تو محمدی بیگم کے والد کا تھا۔ جس نے بجائے مرزا صاحب کے محمدی بیگم کا نکاح مرزا سلطان محمد سے کر دیا۔ یا قصور ہے۔ تو مرزا سلطان محمد کو جو محمدی بیگم سے شادی کرنے پر راضی ہو گیا۔ اور مرزا صاحب کے خطوط اور سمجھانے کی ذرا پرواہ نہ کی۔ یا قصور ہے تو مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خاندان کا جنہوں نے مخالفت پر کمر باندھ رکھی تھی۔ اور چاہتے تھے۔ کہ محمدی بیگم کی شادی مرزا صاحب سے نہ ہو۔ یا پھر قصور تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کا (نعوذ باللہ من ذالک) کہ جس نے محمدی بیگم کا نکاح تو مرزا جی کے ساتھ آسمان پر کر دیا۔ اور رخصتی کے اسباب زمین پر پیدا نہ کر سکا۔ اور توبہ کرے محمدی بیگم کیوں کس بات پر پھر یہ بھی سمجھ نہیں آتا توبہ کرنے سے نکاح کیوں فسخ ہو جاتا ہے۔ اور وہ شوہر پر کیوں حرام ہو گئی۔ کھولئے فقہ کی کوئی کتاب اور پڑھئے باب النکاح، کیا وہاں کوئی ایسی دفعہ موجود ہے۔ کہ اگر بیوی گناہوں سے تائب ہو جائے تو وہ شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ پھر یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ ایتها المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك (اے عورت توبہ کر توبہ کر کہ مصائب تیرا پیچھا کر رہے ہیں) جب تائب ہوئی تو مصائب سے نجات ملی مگر کس صورت میں: نکاح کے فسخ ہو جانے میں۔ اگر وہ توبہ نہ کرتی۔ تو جناب مرزا صاحب کی زوجیت میں رہتی اور ام المؤمنین کا لقب پاتی۔ تو کیا یہ بات اس کے واسطے باعث فخر اور رحمت تھی۔ یا مصیبت: اے عورت توبہ کر۔ مصیبت تیرا پیچھا کئے ہوئے ہے۔ وہ مصیبت اور بلا کیا تھی: ظاہر ہے کہ وہ خود جناب مرزا جی ہی تھے۔ جو تقریباً بیس برس سے بیچاری کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ تشہیر دعویٰ نکاح اور الہام بافی میں لگے رہے تھے اور اس میں کیا شک ہے کہ ایک نوجوان اور خوب رو لڑکی کا پچاس سالہ بوڑھے اور مجمع الامراض کے نکاح میں آنا یہ اس کے واسطے سب سے بڑی مصیبت اور بلا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ خیر اللہ نے توبہ کی توفیق دی تو بیچاری کی جان چھوٹی۔ فالحمد للہ علی ذالک

غیر مرزائی حضرات کی خدمت میں عموماً اور مرزائی حضرات کی خدمت میں خصوصاً عرض ہے۔ کہ آدمی چھ آنے کی مٹی سے بنی ہوئی ہانڈی خریدتا ہے تو بار بار اسے دیکھتا ہے اور انگلی سے بجا کر معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ کہیں یہ کچی اور ٹوٹی ہوئی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔اور اگر خود سمجھ نہیں رکھتا۔تو کسی سمجھ دار کو دکھا کے مشورہ ضرور کر لیتا ہے تو کیا یہ انصاف ہے کہ جب ایمان کی باری ہو۔تو اندھا دھند آنکھیں بند کر کے سودا بازی شروع کر دے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزيز ذوانتقام

ترجمہ: ہرگز ہرگز گمان نہ کر کے خدا اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدہ کا خلاف کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور منتقم ہے۔

کسی انسان کو ذاتی طور پر علم غیب حاصل نہیں۔ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی بشر کو کسی پوشیدہ بات پر مطلع کر دے۔پس جو شخص کسی آئندہ بات کی قبل از وقوع خبر دے۔ اس کے متعلق دو ہی خیال ہو سکتے ہیں۔ایک یہ کہ اس نے رفتار حالات کو ملحوظ رکھ کر نیچر کے استمراری واقعات کی بنا پر قیاس آرائی کی ہے۔دوسرا یہ کہ اسے براہ راست یا بالواسطہ کسی مخبر صادق نے اطلاع دی ہے۔یہ ہو سکتا ہے کہ کسی انسان کی قیاس وغیرہ سے دی ہوئی خبر ٹھیک نکل آئے جیسا کہ بعض منجموں، راولوں کی پیشگوئیاں صحیح ثابت ہو جاتی ہیں۔مگر یہ ان کے صادق اور منجانب اللہ ہونے پر دال نہیں ہوتیں اور یہ امر جناب مرزا صاحب کو بھی مسلم ہے چنانچہ مرزا جی فرماتے ہیں کسی شخص کا محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر اس کے کمال پر دلیل نہیں ہے۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲ تصنیف مرزا جی)

پھر مرزا جی: اسی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔

بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں آتی ہیں اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی جوہڑی۔یعنی بھنگن تھیں۔جن کا پیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا م تھا۔انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کی اور وہ سچی نکلیں اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا زنا کاری کام تھا۔ ان کو دیکھا گیا۔ کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کی اور وہ پوری ہو گئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا۔ کہ نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا گیا۔ظہور میں آ گئیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵ تصنیف مرزا جی

جو کچھ مرزا جی نے فرمایا ہے یہ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ خدائے عالم الغیب کی بتلائی ہوئی بات غلط ہو جائے۔جیسا کہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله ؑ ان الله عزیز ذوانتقام

ترجمہ: ہرگز ہرگز گمان نہ کر کے خدا اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدہ کا خلاف کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور منتقم ہے۔

اور یہ مرزا جی بھی مانتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔روحانی خزائن جلد ۲۳۔ چشمہ معرفت صفحہ ۹۱/۸۳ تصنیف مرزا جی

لہٰذا ہم بلکہ ہر دانا انسان یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ جس مدعی الہام کی کوئی پیشگوئی غلط ثابت ہو جائے تو وہ خدا کا ملہم اور مخاطب نہیں بلکہ مفتری علی اللہ ہے۔ کیونکہ خود مرزا جی کو بھی یہ مسلم ہے فرماتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ نبیوں کی کی ہوئی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ (رسالہ کشتی نوح صفحہ ۵ روحانی خزائن صفحہ ۱۹/ ۵ تصنیف مرزا جی)

امام الزماں میں ہوں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳ ضرورۃ الامام صفحہ ۴۹۵/ ۲۵ تصنیف مرزا جی)

امام الزماں کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا درجہ رکھتی ہیں۔یعنی غیب کو ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ ضرورۃ الامام صفحہ ۴۸۳/۱۳ تصنیف مرزا جی

میں اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۹۳ تصنیف مرزا جی بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا کذب وصدق جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک (کسوٹی) امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۸ تصنیف مرزا جی)

پس ہم سب سے پہلے مرزا جی کی پیشگوئیاں دیکھتے ہیں۔ اگر ان میں بعض سچی ہیں۔ تو یہ ہوسکتا ہے کہ وہ قیاس وغیرہ سے کی گئی ہوں۔ لیکن اگر ان میں ایک بھی جھوٹی ہے تو یقیناً وہ مرزا جی کے مفتری علی اللہ ہونے کی قطعی دلیل ہے۔ چنانچہ مرزا جی راقم ہیں۔ کسی انسان (خاص کر مدعی الہام) کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۵، تریاق القلوب صفحہ ۳۸۲/۱۰۷ تصنیف مرزا جی)

مرزا جی یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں کاذب ہوں۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۵ درحاشیہ تصنیف مرزا جی)

میں بھی دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی سو تحدی آمیز پیشگوئیوں میں سے اگر ایک بھی سچی ہو جائے تو میں مرزا جی کو سچا سمجھوں گا۔ مرزا جی نے محمدی بیگم والی پیشگوئی کو اپنے صدق وکذب کا معیار ٹھہرایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں اس خبر (محمدی بیگم والی پیشگوئی) کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں۔ اور میں نے جو کچھ کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام آتھم تصنیف جناب مرزا جی۔ مگر اسی پیشگوئی کا جو حشر ہوا ہے آپ حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ کیا اب بھی مرزا جی کے جھوٹے ہونے میں کوئی شک باقی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں

فتدبر وایا ولی الا کباب

الہام بکر و ثیب

تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے مجھے کسی تقریب سے محمد حسین بٹالوی۔۔۔ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا اس نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے۔ میں نے اس کو یہ الہام بتایا۔ جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بکر و ثیب جس کے معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا۔ پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۷/۲۰۱ تصنیف جناب مرزا جی)

مرزا جی کی کسی بیوہ سے آخر دم تک شادی نہیں ہوئی۔ الہام سراسر غلط ثابت ہوا ہے از مؤلف

تیسری شادی کی آرزو اور ربانی ادارہ میں جوش

مخدومی مکرمی: اخویم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، جو عنایات خداوند کریم جل شانہ کے اس عاجز کے شامل حال ہیں۔ ان کے بارے میں ہمیشہ یہی دل چاہتا ہے کہ اپنے دوستوں سے کچھ اس میں سے بیان کرتا رہوں اور بحکم واما منعمة ربك فحدث، تحدیث نعمت کا ثواب حاصل کروں۔ سو آپ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی جو میرے مخلص دوست ہیں۔ایک راز پیشگوئی کا بیان کرتا ہوں شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا۔کہ ایک فرزند قوی الطاقتین ۔کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔سو اس کا نام بشیر ہوگا۔اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا۔کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں۔کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔وہ صاحب اولاد ہوگی۔۔۔۔اب مخالفین آنکھوں کے اندھے اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں اب کی دفعہ لڑکا پیدا نہیں ہوا۔۔۔۔مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے۔کہ یہ تیسری شادی ہو جائے۔کیونکہ اس تیسری شادی میں اولاد ہونے کے اشارات پائے جاتے ہیں۔غالباً اس تیسری شادی کا وقت نزدیک ہے۔اب دیکھیں۔کہ کس جگہ ارادہ ازل نے اس کا ظہور مقرر کر رکھا ہے۔الہامات اس بارہ میں کثرت سے ہوئے ہیں۔اور ربانی ارادہ میں کچھ جوش سا پایا جاتا ہے۔۔۔(تذکرہ صفحہ ۱۴۲ المکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲) خاکسار غلام احمد ۸ جون ۱۸۸۶ء)

ان دنوں اتفاقاً شادی کیلئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی۔مگر جب ان کی نسبت استخارہ کیا گیا۔تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا۔کہ اس کی قسمت میں ذلت و محتاجگی اور بے عزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ بنے اور دوسری کی بابت ارشارہ ہوا۔کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ (بحوالہ مذکور)

مکرمی اخویم مولوی نور الدین صاحب۔۔۔۔۔عنایت نامہ پہنچا۔اس عاجز نے جو آپ کی طرف لکھا تھا۔وہ صرف دوستانہ طور پر اسرار الٰہیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا۔کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتادیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کیلئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں۔ مگر بالطبع قارہ ہے (خدا جانے نامرد ہو چکے ہوں گے از مؤلف) اور ہر چند اول اول یہ چاہا۔ کہ یہ امر غیبی موقوف رہے۔ لیکن متواتر الہامات وکشوف اس بات پر دلالت کررہے ہیں۔ کہ یہ تقدیر مبرم ہے والسلام

خاکسار غلام احمد۔ بیں جون ۱۸۸۶ء (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر۲)

براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پر کھولا گیا ہے اور یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے یا ادم اسکن انت وزوجك الجنة ویا مریم اسکن انت وزوجك الجنة ویا احمد اسکن انت وزوجك الجنة اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا ہے اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم یہ ابتدائی نام ہے۔ جب کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔ اور تیسری زوجہ کا انتظار ہے اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے جس کا سر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔

انجام آتھم ۳۳۸ تصنیف مرزا جی (یہ تحریر مرزا جی کی جنوری ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی)

حالانکہ تیسری شادی مرزا جی کی نہیں ہوئی اور تیسری شادی کے تمام تر الہامات سراسر غلط ثابت ہوئے ہیں اور مرزا جی کا یہ کہنا کہ ارادہ ربانی میں کچھ جوش سا پایا جاتا ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوش ایسا ٹھنڈا ہوا کہ شادی نہ ہوئی مرزا صاحب اس حسرت کو قبر میں لے گئے (از مؤلف عبدالرحمٰن)

بابرکت خواتین اور ان سے اولاد

پھر خدائے تعالیٰ کریم جلشانہ نے مجھے بشارت دیکر فرمایا۔ کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ مجموعہ اشتہارات مرزا صفحہ ۱۰۳ جلد ۱ (حالانکہ مرزا صاحب کے اس اعلان کے بعد کوئی خواتین مبارکہ تو درکنار، غیر مبارکہ بھی مرزا جی کے نصیب نہیں ہوئی ۔۔۔۔ اور نہ ہی مذکورہ خواتین مبارکہ سے مرزا جی کی نسل بہت ہوئی۔

(حافظ عبدالرحمٰن)

جناب مرزا جی کا محمدی بیگم سے شادی کا شوق اور کسی بیوہ سے شادی کی تمنا اور تیسری شادی کی خواہش، مگر شومئ قسمت نہ محمدی بیگم سے شادی ہوئی، نہ کسی بیوہ سے نکاح ہوا۔ اور نہ تیسری شادی کی حسرت پوری ہوئی۔ ناکامی پر ناکامی۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

اے میرے باغ آرزو کیسا ہے باغ بائے تو

کلیاں تو گو ہیں چار سو کوئی کلی کھلی نہیں

رسالہ ختم شدہ۔ فالحمد للہ علی ذالک

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہین حسین رضی اللہ عنہ

ابن سرور حافظ عبدالرحمن شاہ عالمی
ابوالشہید مظفرگڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر

ادارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818, Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ایک پمفلٹ میری نظر سے گزرا جس کا عنوان تھا ''امام حسین علیہ السلام کا مقام'' مسیح موعود (مرزا جی) کے اپنے الفاظ میں اس پمفلٹ کا طول وعرض تقریباً اسی سطریں ہیں جس میں گیارہ سطریں یزید سے متعلق ہیں اور انیس سطروں میں امام حسین علیہ السلام کی عام راستبازی کا تذکرہ ہے۔ اور باقی پچاس سطروں میں (مرزا جی) کی اپنی لن ترانیاں ہیں۔ اس میں قادیانی صاحبان نے یہ وجہ بیان نہیں کی کہ آخر اس پمفلٹ کے لکھنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ اصل بات یہ ہے کہ مرزا جی نے اپنی نبوت کی پڑی جمانے کیلئے جن بزرگ ہستیوں کو اپنی سخت گوئی اور توہین کا نشانہ بنایا ہے ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر نہایت نادار حملے کیے ہیں خصوصاً سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ توہین کی اور مذاق اڑایا ہے کہ جس پر نہ صرف اہل اسلام بلکہ ہر مذہب کے شریف انسان نے مرزا جی کا نوٹس لیا کہ آپ نے ان بے گناہوں کو صدیوں بعد کچھ اس قسم کے کلمات سے یاد کیا کہ یزید بھی شرما جائے۔ اس پر مرزائی احباب بہت بوکھلائے اور عوام کو اندھیرے میں رکھتے ہوئے اس قسم کا غیر متعلق پمفلٹ شائع کر دیا۔ میں دلی خیر خواہی کے ساتھ مرزا جی کا اصل مسلک ان کے اپنے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ آپ اپنے ضمیر سے خود فیصلہ طلب کریں۔

مرزا جی نے لکھا ہے، حسین ۔۔۔۔ سچ ہے کہ وہ بھی خدا کے راستباز بندوں میں سے تھے لیکن ایسے بندے تو کروڑ ہا دنیا میں گزر چکے ہیں اور خدا جانے کہ آگے کس قدر ہوں گے۔ خدا کے تمام نبیوں نے میری تعریف کی (مرزا جی کی) ہے اور مجھے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو مجھ سے کیا نسبت ہے ۔۔۔ خدا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولؐ نے مجھے فضیلت دی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام نبیوں کی گواہی سے مسیح موعود (یعنی مرزا جی) حسین سے افضل ہے۔ حسین کو یہ شرف بھی نصیب نہ ہوا کہ وہ موت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے قریب دفن کیا جاتا (شاید مرزا جی روضہ اقدس کے اندر دفن ہوئے ہوں گے۔ از مؤلف) قرآن شریف نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہونے) کا بھی نہیں دیا بلکہ نام تک بھی مذکور نہیں (مرزا جی کے نام کی کوئی مستقل سورت نازل ہوئی ہوگی۔ مؤلف)۔۔۔ امام حسین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا قرآن حدیث کی نص صریح کے برخلاف ہے۔ (پھر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نعوذ باللہ بہت بڑی غلطی ہوئی کہ آپ نے فرمایا ھذان ابنای حسنؓ اور حسینؓ میرے بیٹے ہیں۔ مؤلف) حق تو یہ ہے کہ قرآن شریف نے اس تعلق کو جو امام حسین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ پسر دختر ہونے کے تھا۔ نہایت ہی ناچیز کر دیا۔ (معاذ اللہ۔ مؤلف)

(روحانی خزائن جلد ۱۸ از نزول المسیح ۴۲۳/۴۵ تا ۴۲۸/۵۰ تصنیف مرزا)

ناظرین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا جی کے نزدیک امام حسین رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا (نعوذ باللہ) قرآن شریف کے حکم کے تو خلاف ہے حالانکہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے اور نواسہ بھی بیٹا ہی ہوتا ہے جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ھذان ابنای یہ دونوں حسنؓ اور حسینؓ میرے بیٹے ہیں مگر مرزائیوں کے نزدیک مرزا جی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا قرآن شریف کی نص صریح کے عین مطابق ہے چنانچہ مرزا جی کے فرزند بشیر احمد بی اے اپنی کتاب الکلمۃ الفصل کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اکلوتا بیٹا (یعنی مرزا غلام احمد) جس کے زمانہ پر رسولوں نے ناز کیا تھا وہ زمین پر اترا تو امت محمدیہ کی بھیڑیں اس کیلئے بھیڑیئے بن گئیں۔

کربلائیست سیر ہر آنم　　صد حسین است در گریبانم

کربلا ہر وقت میری سیر گاہ ہے　　سو حسین میری آستین میں ہے

(درثمین فارسی مجموعہ اشعار مرزا جی صفحہ ۳۳۴)

کیا تو اس (حسین) کو تمام دنیا سے زیادہ پرہیز گار سمجھتا ہے۔ تم نے امام حسینؓ کو تمام مخلوق سے افضل سمجھا ہے جو خدا نے پیدا کئے ہیں۔ گویا لوگوں میں وہی ایک آدمی تھا اور اس کو خدا نے پاک کیا اور غیر ناپاک ہیں۔ یہ تو بتلاؤ کہ اس (حسین) سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچا صفحہ ۱۸۰/۶۸ حسین کو مجھ (مرزا جی) سے کچھ زیادت نہیں۔ میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے صفحہ ۱۹۳۔

مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیوں کہ مجھے ہر ایک وقت میں خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر تم دشت کربلا کو یاد کرلو اب تک روتے ہو پس سوچ لو۔

(صفحہ ۱۸۱ روحانی خزائن جلد ۱۹ اعجاز احمدی تصنیف مرزا جی)

اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا جی) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ دافع البلاء صفحہ ۲۲۳/۱۳ تصنیف مرزا)

تم نے اس کشتہ سے مدد چاہی تو نومیدی میں مر گیا صفحہ ۱۹۳ تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا ہے اور تمہارا ورد صرف حسین ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے سامنے گوہ (پاخانہ) کا ڈھیر ہے۔ صفحہ ۱۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(روحانی خزائن جلد ۱۹ اعجاز احمدی تصنیف مرزا جی)

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک خادمہ جس نے صاحبزادہ بشیر احمد کو اٹھایا ہوا تھا۔ اس کو کسی شخص نے کوئی کام کرنے کیلئے کہا۔ اس نے جواب دیا میں ابھی یہ کام نہیں کرتی۔ اس نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ میری یہ اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اس عورت کو جس نے بچہ اٹھایا ہوا تھا جس نے مارا ہے اس نے شعائر اللہ کی ہتک کی ہے پس جو خدا تعالیٰ کے نشانات ہوں ان کی تعظیم کرنی چاہئے۔

(تقریر مفتی محمد صادق صاحب قادیانی جلسہ سالانہ مندرجہ اخبار الفضل) ۸ فروری ۱۹۲۴ء

مرزا جی کے نزدیک ان کی اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسین علیہ السلام شعائر اللہ میں داخل نہیں؟ اور اگر جس عورت نے مرزا جی کے لڑکے کو اٹھایا ہوا ہے اسے تھپڑ مارنے سے شعائر اللہ کی بے حرمتی ہوئی تو حضرت حسین علیہ السلام کی تحقیر سے شعائر اللہ کی بے حرمتی کیوں نہیں ہوئی؟

مرزا جی کا خاص الہام ہے اخرج منه اليزيد يون۔ یعنی قادیاں میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں حتیٰ کے مرزا جی کی تحقیق کے بموجب چودھویں صدی کا دمشق بھی قادیاں ہے گویا اس زمانہ کے یزید کا صدر مقام ہے۔ یزید تو اس درجہ بدنام ہے ہی لیکن اس جسارت کا کیا انجام ہے جسے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی توہین

علامہ بن حجر مکی رحمت اللہ علیہ نے اپنی کتاب صواعق محرقہ کے صفحہ ۱۸۸ پر لکھا ہے۔
کہ قیامت کے دن اعلان ہوگا۔

عضو اا یصله کم حتی تجوذ فاطمة الزهرآ

سب اپنی اپنی آنکھیں بند کریں کیونکہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی سواری گزر رہی ہے۔

خود سیدہ نے فرمایا تھا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ رات کے اندھیرے میں لے جانا نہ کہ دن کی روشنی میں۔ تا کہ کسی کی نظر میرے جنازے پر بھی نہ پڑے۔ لیکن مرزا جی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں مغرب کی نماز سے فارغ ہوا تو اس وقت نہ مجھ پر نیند طاری تھی اور نہ ہی کوئی بے ہوشی کے آثار تھے۔ بلکہ میں بیداری کے عالم میں تھا۔ اچانک سامنے ایک آواز آئی اور آواز کے ساتھ دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھتا ہوں کہ دروازہ کھٹکھٹانے والے جلدی جلدی میرے قریب آ رہے ہیں۔ یہ پنج تن پاک تھے یعنی علی ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کے اور فاطمۃ الزہرا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔۔ اور دیکھتا ہوں کہ فاطمۃ الزہرا نے میرا سر اپنی ران پر رکھ دیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ مؤلف

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۹/۵۰۰)

کیا کوئی شخص اس چیز کو برداشت کر سکتا ہے اور اس کی بیٹی، بیوی اور والدہ ان کی موجودگی میں نامحرم کا سر اپنی ران پر رکھنے کے واسطے تیار ہے۔ خواہ بیٹا سمجھ کر ہی سہی یا یہ بے غیرتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم، علی کرم اللہ وجہہ، امام حسنؓ، حسین علیہما السلام اور سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے واسطے روا تھی۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑا اور اب نئی خلافت لو۔ایک زندہ علی (مرزا جی) تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی تلاش کرتے ہو۔

(ملفوظات احمدیہ جلد دوم ۱۴۲ مطبوعہ ربوہ)

تمام اهل بیت کی توهین !

وقال علیه الصلوة و السلام انا مدینة العلم و علی

بابِا من اراد العلم نلیاته من بابه

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں جو علم حاصل کرنے کے ارادہ سے شہر میں آتا ہے اسے دروازہ سے ہی آنا پڑے گا۔

مذکورہ حدیث شریف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم پر پختہ شہادت ہے۔یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کا فقیہ ہونا اور حدیث وقرآن کے معارف جاننے میں تمام صحابہ میں آپ کا شمار صف اول میں ہے۔آپ فرمایا کرتے تھے۔

سلونی ماشئتم ------------------------------

حدیث اور قرآن سے متعلق جو سوال آپ چاہیں، مجھ سے کریں۔ میں اس کا جواب دوں گا۔لیکن مرزائیوں کی جسارت دیکھئے لکھتے ہیں۔

یہ سوال کہ حضرت علی نبی کیوں نہ ہوئے اور دیگر اہل بیت (یعنی حضرت حسن، حسین رضی اللہ عنہما اور ان کی اولاد میں سے آج تک کسی) نے یہ مرتبہ کیوں نہ پایا۔اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت علی یا دیگر اہل بیت کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اور معارف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وارث ہوتے تو ضرور وہ بھی نبوت کا درجہ پاتے (اخبار الفضل قادیان ۱۷ اپریل ۱۹۱۶ء)

ناظرین کرام! حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر اہل بیت تو نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اور معارف کے کامل وارث نہ تھے۔ ہاں مرزا غلام احمد قادیانی ضرور تھے۔ چنانچہ مرزا جی لکھتے ہیں۔

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا وارث، اس کے خلق کا وارث، اس کے علم کا وارث اور اس کی روحانیت کا وارث ہوں اور نبوت کا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲۱۴ تصنیف مرزا جی)

اب میں آپ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت کا صحیح مقام حدیث شریف کی روشنی میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ آپ کے شکستہ دل کے واسطے باعث سکون اور تازہ زخموں کے لئے مرہم ثابت ہوگا۔ (عبدالرحمٰن عفی عنہ)

نوٹ:۔ مناقب اہل بیت علیہم السلام کے متعلق جو حدیثیں لکھی گئی ہیں،

ان کا ماخذ ترمذی شریف، مشکوۃ شریف اور قطب زماں عالم ربانی محبوب سبحانی سید پیر عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب غنیۃ الطالبین اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب تاریخ الخلفاء ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے کہ طوالت کے خوف سے متن یعنی نفس حدیث اور اس کے صرف لفظی ترجمہ پر اکتفا کرتے ہوئے مزید تشریح وغیرہ کو چھوڑ دیا ہے

باقی ماندہ حصہ مناقب اہل بیت ان شاء اللہ جلدی چھپ کر شائع ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وعن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي رضي الله عنه فادخله ثم جاء الحسين فادخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يرد الله ليذهب عنكم العرجس اهل البيت ويطهر كم تطهيرا رواه مسلم

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کے وقت ایک سیاہ نقش دار کملی اوڑھے باہر تشریف لائے (غالباً صحن مکان) کہ آپ کی خدمت حسنؓ بن علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے آپ نے ان کو کملے کے اندر بٹھالیا۔ پھر حسینؓ آئے اور آپ نے ان کو بھی کملے کے اندر داخل کرلیا اور یہ آیت پڑھی۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا۔ (یعنی اے اہل بیت خداوند تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گناہوں کی ناپاکی دور کردے اور تم کو پاک وصاف کردے۔

وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايحب ليا منافق ولا يبغضه مؤمن و من سب عليا

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ سے منافق کو محبت نہ ہوگی اور مؤمن کو بغض اور جس نے علیؓ کو گالیاں دیں اس نے دراصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقد سبني

مجھے گالیاں دیں۔

وقال علیه الصلوٰة والسلام اللهم من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے اے اللہ اس شخص کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس کو دشمن جان جو علی کا دشمن ہو۔

وقال علیه الصلوٰة والسلام فاطمة بضعة مني نمنا عضبها اغضبني و في رواية ين يبني ما اراِبا ويوذ يني ما ازاها

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس شخص نے فاطمہ کو غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا اور ایک روایت میں ہے جو چیز فاطمہ کو پریشان کرتی ہے وہ چیز مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور تکلیف دیتی ہے۔

وقال علیه الصلوٰة والسلام لعلي وفاطمة والحسن والحسين انا حرب لمن حاربهم و سلم لمن سالمهم وعن جميع ابن عمر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ اور حسن حسین کی نسبت فرمایا جو شخص ان سے لڑے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس سے مصالحت رکھنے والا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال سالت عن عائشة ای الناس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت فاطمة نقیل من الرجال قالت زوجها

جمیع ابن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت کس سے تھی آپ نے فرمایا فاطمہ سے۔ میں نے پوچھا مردوں میں سے کس سے تھی؟ تو انہوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

وقال علیه والسلام ان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة وان الحسن و الحسین سید اشباب اهل الجنة

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہؓ بہشت کی عورتوں کی سردار اور حسن حسین بہشت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

عن البراء قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم والحسن ابن علی علی عاتقه یقول اللهم انی احبه ناحبه

حضرت براء فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی آپؐ کے کندھے پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن ابی بکرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن ابن علی الی جنبہ وھو یقبل عیل الناس موۃ و علیہ اخری ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بین نعتین عظیمتین من المسلمین

حضرت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر پر تھے اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے، آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور دوسری مرتبہ حضرت حسن بن علی جانب ،اور فرماتے جاتے ہیں میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ تعالیٰ کے ذریعہ مسلمانوں کے دو عظیم فرقوں کے درمیان صلح کرادے۔

(بخاری)

یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کا اعلان کردیا۔ قریب تھا کہ دونوں کے گروہوں کے درمیان خونریز لڑائی ہو۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت امیر معاویہؓ کے سپرد کردی اور خود دست بردار ہوگئے۔ آپ کے اس حسن کردار سے دو مسلمان گروہوں میں قتل و غارت بند ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اس فعل اور صلح کرنے کی تعریف فرمائی ہے۔

لیکن بشیر الدین محمود احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی کی جسارت دیکھئے کہ جب امت مرزائیہ کی بوجہ بشیر الدین کے بدکردار زانی، شرابی، لوطی ہونے کے اختلاف ہوا اور بشیر الدین سے مطالبہ ہوا کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ تو بشیر الدین نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں اتفاق کی خاطر اس خلافت سے دست بردار ہو جاتا مگر میرے سامنے حضرت امام حسن کا واقعہ ہے کہ جب انہوں نے خدا کی دی ہوئی نعمت سلطنت کو ترک کر کے امیر معاویہ کے سپرد کر دیا تو ان کی ناشکری کے طفیل خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے ان کے خاندان سے سلطنت چھین لی۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ان کے خاندان میں کوئی بھی بادشاہ نہ ہوا۔''

(المہدی صفحہ ۳۱۲/۳۴)

''ساری دنیا میری (یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کی) دشمن اور جان کی پیاسی ہو جاتی جو کہ زیادہ سے زیادہ یہی کرتی کہ میری جان نکال لیتی تو میں آخری دم تک اس بات پر قائم رہتا اور کبھی خدا کی دی ہوئی نعمت کے رد کرنے کا خیال بھی میرے دل میں نہ آتا کیونکہ یہ غلطی بڑے بڑے خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے'' (صفحہ ۲۱)

''ایک دفعہ انہوں نے (امام حسنؓ نے) خدا کی نعمت کو چھوڑا، خدا تعالیٰ نے کہا اچھا اگر تم اس نعمت کو قبول نہیں کرتے تو پھر تم میں سے کسی کو یہ نعمت نہ دی جائے گی۔ چنانچہ پھر کوئی سید بادشاہ نہیں ہوا۔۔۔ امام حسن نے خدا کی دی ہوئی نعمت واپس کر دی جس کا نتیجہ بہت تلخ نکلا، تو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو رد کرنا کوئی معمولی بات نہیں''

(انوار خلافت صفحہ ۲۲)

عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حامل الحسن ابن علی عاتقه نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے لڑکے کیسی اچھی سواری ہے جس پر تو سوار ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله عليه وسلم و نعم الراكب هو

سوار بھی تو اچھا ہے۔

وعن علي قال الحسن اشبه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الراس و الحسين اشبه النبي صلى الله عليه وسلم ما كان اسفل من ذالك

حضرت علی سے روایت ہے کہ حسنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں شکل میں سر سے لیکر سینہ تک اور حسینؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں شکل میں سینہ سے لے کر پاؤں تک۔

وعن انس قال الم احد اشبه با لنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن ابن علي وقال في الحسين ايضا كان اشبهم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت انس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ شکل وصورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔

وعن انس قال كنت عنه ابن زياد فجئ براس الحسين فجعل

حضرت انس سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا۔ ابن زیادہ آپؓ کی ناک میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يضرب بقضيب في انفه ويقول مارايت مثل هذا حسنا فقلت اما انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم	لکڑی مارتا جاتا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ اس طرح کا حسن میں نے دیکھا میں نے کہا حسینؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکل و صورت میں بہت مشابہ تھے۔
وعن اسامة بن زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم و هو مشتمل على شئ لا ادرى ماهو فلما فرغت من حاجتي قلت ماهذا الذى انت مشتمل عليه فكشفه فاذا الحسن و الحسين عليه وركيه فقال هذا ن ابناى دابنا بنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من	اور حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رات کے وقت ذاتی کام کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے آپ ایک چیز کے اندر (غالباً کپڑے میں) لپٹے ہوئے تھے پس جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا حضور یہ کیا لپٹے ہوئے ہیں ۔ آپ نے وہ چیز کھول دی (یعنی کپڑا ہٹایا) تو آپ کی دونوں بغلوں میں حسن حسین تھے۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں ۔اے اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يجهما

عن انسؓ قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى اليل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعى لى ابنى نيشهما و يضمهما اليه (ترمذی صفحہ ۵۴۰)

حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون پیارا ہے آپ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ، آپ ان دونوں کو بلاتے جب وہ آپ کے پاس آتے، آپ ان کے بدن کو سونگھتے یعنی بوسہ دیتے اور گلے لگاتے۔

وقال عليه الصلوٰة والسلام ان الحسن والحسين همار يحاناى من الدنيا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

رعن بريدة قال والسلام حسين منى الله من احب حسينا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔ جس نے حسین سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرے۔

وعن بريدة قال كان رسول الله صلى الله

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے وعظ فرما رہے تھے کہ حضرت حسن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه وسلم يخطبنا اذا
جاء الحسن والحسين
عليهما قميصان
احمران يمشيان
ويعثران فنزل رسول
الله صلی الله عليه
وسلم من المنبر
نحملهما ووضعهما بين
يديه ثم قال صدق
الله انما اموالكم واثو
لا دكم فتنة نظرت الیٰ
هذين الصبيين
يمشيان ويعثران فلم
اصبر حتى قطعت
حديثي ورنعتهما

حسین سرخ کرتے پہنے ہوئے آ گئے چلتے تھے۔اور گر پڑتے تھے حضورؐ نے دیکھا تو منبر پر اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا تمہارے مال اور اولاد فتنہ یعنی آزمائش ہیں میں نے یہ دیکھا کہ یہ دونوں بچے چلتے ہیں اور گر پڑتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو قطع کیا اور ان دونوں کو اٹھایا۔

(ترمذی ۵۴۰)

عن ام الفضل انها
دخلت على رسول الله
صلى الله عليه وسلم
فقالت یارسول الله
صلى الله عليه وسلم
اني رايت حلما منك

ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ میں حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے آج رات بہت برا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کیا ہے میں نے کہا وہ بہت ڈراؤنا خواب ہے آپ نے فرمایا بتاتو سہی۔ میں نے کہا میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الليلة قال وما هوقالت
انه شديد قال وما هو
قالت رايت كان قطعة
من جسدك قطعت و
وضعت في حجري فقال
رسول الله صلى الله
عليه وسلم رايت خير
اتلد فاطمة ان شاء الله
غلاما يكون في حجرك
فولدت فاطمة الحسين
فكان في حجري كما
قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدخلت
يوما على رسول الله
صلى الله عليه وسلم
فوضعته في حجره ثم
كانت مني التفاتة فاذا
عينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم
تهريقان الدموع قالت
فقلت يا نبي الله بابي
انت وامي مالك قال

دیکھا ہے۔ کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور میری گود میں رکھ دیا گیا ۔ آپ نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ۔ ان شاء اللہ فاطمہ ایک لڑکا جنے گی جو سب سے پہلے تیری گود میں آئے گا چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے ہاں جب حضرت حسینؓ پیدا ہوئے میں وہی تھی ۔ سب سے پہلے میں نے حضرت حسینؓ کو گود میں اٹھایا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پھر ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت حسین کو آپ کی گود میں رکھ دیا اور دوسری طرف دیکھنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ رو رہے ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے پیارے نبی یہ کیا بات ہے یعنی آپ کیوں رو رہے ہیں آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبریل میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ عنقریب تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی ۔ میں نے عرض کیا کہ اس بیٹے یعنی حسینؓ کو ۔ آپ نے فرمایا ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتاني جبريل عليه السلام فاخبرني ان امتك ستقبل ابني هذا فقلت هذا قال نعم واتاني بتربة من تربة حمراء

لائے تھے جہاں قتل کیا جائے گا اور وہ سرخ مٹی تھی۔

روى عن ام سلمة رضي الله عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزلي اذ دخل عليه الحسين رضي الله عنه فطالعت عليهما من الباب و اذا الحسين رضي الله عنه على صدر النبي صلى الله عليه وسلم قطعة من طين و دموعلى تجزى فلما خرج الحسين رضي الله عنه دخلت فقلت يا بي انت و امي يا رسول الله

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ میرے گھر تشریف فرما تھے کہ اچانک امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ میں اس وقت دیکھ رہی تھی کہ امام حسینؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر کھیل رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں تھوڑی سی مٹی ہے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اسی اثنا میں امام حسینؓ چلے گئے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ یہ کیا بات تھی جو میں نے دیکھی کہ آپ کے دست مبارک میں تھوڑی سی خاک تھی اور آپ آنسو بہا رہے تھے تو آپ نے جواب دیا کہ جب میں نے امام حسینؓ کو اپنے سینہ مبارک پر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالعت عليك وفي يدك طينة وانت تبكي فقال صلى الله عليه وسلم لي لما فرحت به وهو على صدري يلعب اتاني جبريل عليه السلام و ناولني الطينة التي يقتل عليها فلذك بكيت

کھیلتے دیکھا تو بہت خوشی ہوئی۔ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے تھوڑی سی مٹی دے کر کہا کہ یہ اس سرزمین کی مٹی ہے جہاں حضرت امام حسینؓ شہید ہوں گے تو اس خبر کو سن کر میرے آنسو بھی جاری ہو گئے۔

عن سلمى قالت دخلت على ام سلة و هي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنان و على راسه و لحيته التراب فقلت مالك يارسول الله قال شهدت قل حسين انفا

ترمذی نے سلمی سے روایت کی ہے کہ میں حضرت سلمہ کے پاس گئی تو آپ کو روتے دیکھا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر اور داڑھی مبارک خاک آلود ہو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا حضرت! کیا بات ہے آپ نے فرمایا میں شہادت حسینؓ ابھی دیکھ کر آیا ہوں۔

عن ابن عباس انه قال رايت النبي صلى الله

بیہقی نے دلائل میں ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار اشعث اغبر بيده قارورة نيه دم فقلت بابي انت وامي ما هذا قال دم الحسين و اصحابه لم ازل التقطه منه اليوم فاحصى ذالك الوقت فاجل قتل ذالك الوقت

میں دوپہر کے وقت دیکھا کہ آپ خاک آلود تشریف لئے جا رہے ہیں اور آپ کے دست مبارک میں شیشی ہے۔ جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے کہ میں آج تمام دن اسے جمع کرتا رہا ہوں۔ ہم نے وہ دن شمار کیا تو عین شہادت کا دن تھا۔

یہ دن۔۔۔۔ ماہ محرم جو کہ ہمارے سال نو کا پہلا مہینہ ہے اس کی دسویں کا دن ہے اس دن کو یوم عاشورا کہتے ہیں۔ یہ دن بڑی فضیلت کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح قلم، عرش وکرسی، زمین وآسمان، چاند سورج اور ستارے پہاڑ اور دریا اسی دن پیدا فرمائے جبرائیل اور تمام فرشتے اسی دن پیدا ہوئے۔ حضرت آدم، ابراہیم اور عیسیٰ علیہم السلام اسی دن پیدا ہوئے، آدم علیہ السلام جنت میں اسی دن داخل ہوئے اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب دشمنوں نے آگ میں ڈالا۔ یا نار کونی برداوسلاما علی ابراهیم کہہ کر جلنے سے نجات دی اور آگ کو باغ بنایا، وہ یہی دن تھا۔

فرعون ملعون کو اللہ تعالیٰ نے سمندر میں غرق کر کے بنی اسرائیل اور موسےٰ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام کو فرعون کے ظلم سے نجات اسی دن دی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ اسی دن قبول ہوئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہی اور حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا اسی دن ملی۔ سب سے پہلے زمین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آسمان سے بارش اسی دن برسی اور قیامت اسی دن قائم ہوگی۔ (غنیۃ)

یہ وہ دن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ برس روزہ رکھنے کے برابر ثواب، دس ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب، دس ہزار شہیدوں کی شہادت، دس ہزار حاجیوں کے حج کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عاشورہ کی رات عبادت میں گزار دی اسے اللہ تعالیٰ ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

اور جس نے عاشورہ کے دن کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا، سر کے بالوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی اور ہر نیکی کے بدلے میں ایک درجہ بہشت میں بلند ہوگا اور جس نے اس دن کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اسے تمام امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کو کھانا کھلانے کے برابر ثواب ملے گا۔

اور جس نے اپنے اہل وعیال کو عاشورہ کے دن پیٹ بھر کے اچھے سے اچھے کھانے کھلائے تمام سال اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ کرے گا۔

اور جو شخص اس دن غسل کرے گا تمام سال تندرست رہے گا۔ یہ وہ دن ہے جس میں امام عالی مقام جناب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں بے دردی سے شہید کر دیئے گئے۔ آپ کی شہادت کا واقعہ بہت دردناک اور طول طویل ہے کوئی انسان اس کے سننے کی طاقت نہیں رکھتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت میں سے سولہ آدمی شہید ہوئے۔اور ساتھیوں سمیت بہتر ۷۲۔

آپ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کی گئی اور اس پر بارہ گھوڑے دوڑا کر اسے روندا گیا۔

شہید کرنے سے پہلے آپ کے سامنے مستورات کے خیمے کو آگ لگا دی گئی اور آپ کے دو صاحب زادے اصغر اکبر اور تمام ساتھی شہید کر دیئے گئے۔سب کے بعد آپ کی شہادت واقع ہوئی۔جب آپ کی شہادت واقع ہوئی تو سات دن تک دنیا سیاہ رہی۔ دیواروں پر دھوپ کا رنگ زعفرانی رہا۔ستارے ایک دوسرے پر ٹوٹ کر گرتے رہے چھ مہینے تک برابر آسمان کے کنارے سرخ رہے۔

اور یہ بھی روایت ہے کہ اس دن بیت المقدس کے جس پتھر کو اٹھاتے تھے اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا تھا اور یہ بھی ہے کہ جس دن آپ کی شہادت ہوئی۔ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے جو قیامت تک آپ کی مظلومیت پر روتے رہیں گے۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفظ ختم نبوت اور انسداد قادیانیت کے لیے ہمہ وقت سرگرم عمل

ادارہ نفیس الحسینیہ

جس کے تحت قادیانیت کا رد بذریعہ

- تحریر و تقریر
- مناظرہ و مباہلہ
- افہام و تفہیم و دعوت اسلام
- تربیتی کورس
- جلسے، کانفرنس و سیمنارز کا انعقاد
- کتب و لٹریچر کی اشاعت

قادیانی ارتداد پھیلانے کے لیے اربوں روپے کی رقم خرچ کر رہے ہیں اور کفر وارتداد پر مبنی لٹریچر کثیر تعداد میں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں کو دام فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ اس خطرناک صورت حال سے نمٹنے کے لیے حضور ﷺ خاتم النبیین کے محبان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ رد قادیانیت پر مشتمل لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کے لیے ادارہ نفیس الحسینیہ سے رابطہ کریں تاکہ اُمت مسلمہ کی نئی نسل فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انمول موتی

ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالرحمن شاہ عالمی مظفر گڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر

ادارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818, Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جونہی میں اپنے ایک جان پہچان کے مرزائی دوست کی دکان کے سامنے سے گزرا۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا، حافظ صاحب! آپ کی کتاب ''چھوٹا منہ بڑی بات'' ابھی تک نہیں چھپی؟

''جی نہیں! ان شاء اللہ العزیز عنقریب چھپ جائے گی۔'' میں نے جواباً کہا۔

میرا یہ جواب سن کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک مرید نے حضرت صاحب سے کہا کہ کل ایک آدمی نے میرے سامنے آپ کو برا بھلا کہا میرے جی میں آیا کہ اسے جان سے ماردوں اور صفحۂ ہستی سے مٹادوں۔ اس پر حضرت صاحب نے اسے بازو سے پکڑا اور کمرے میں لے گئے اور الماری کا دروازہ کھول کر جو خطوط سے بھری ہوئی تھی دکھا کہ فرمایا، دیکھا یہ سارے خطوط مجھے مخالفوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں جن میں سوائے گالیوں کے اور کچھ بھی نہیں مگر میں نے جواباً گالیاں دینا تو کجا برا تک بھی نہیں مانا اور تو اس قدر بے صبر ہوا کہ اسے جان سے ہلاک کرنے پر تل آیا۔

یہ کہانی سنا کر اس نے مرزا جی کا ایک شعر پڑھا

گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹا یا ہم نے

میں نے کہا، حضور! یہ باتیں انہیں سنائیں جنھوں نے مرزا جی کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ میں ان انمول موتیوں سے خوب واقف ہوں جو مرزا کے دہن اقدس سے نکلے ہیں۔ اس پر وہ دوست جی نہیں جی نہیں کی رٹ لگانے لگا اور میں وہاں سے چلتا بنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ جب ہم مرزا جی کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کو گالیاں دینے کا خاص چسکا تھا، مشتے از خروارے مرزا جی کے منہ سے نکلے ہوئے چند انمول موتی اپنے دوست کی خدمت میں ہدیہ کرتا ہوں۔

گر قبول افتدز ہے عزو شرف

مرزا جی اپنے هم عصر علماء سے مخاطب هیں

اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہ عوام کالانعام کو بھی پلایا صفحہ ۲۱ بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔۔۔۔ دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہیں۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں اے مردار خوار مولویو! اور گندی روحو! تم پر افسوس۔۔۔۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔۔۔۔ تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عسائیوں نے کھائی ہے صفحہ ۳۰۵ اے نادانو، احمقو، آنکھوں کے اندھو، مولویت کو بدنام کرنے والو۔۔۔۔ یہودیوں کیلئے تو خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں، مگر یہ (مولوی) خالی گدھے ہیں اور اس شرف سے بھی محروم ہیں جو ان پر کوئی کتاب ہو۔ (صفحہ ۳۳۰ تا صفحہ ۳۳۱)

نالائق مولویوں کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی۔۔۔۔ نفاق زدہ۔۔۔۔ یہودی سیرت مولوی ذلیل ہو گئے قلوب ملعونہ (ٹھپکارے ہوئے دل (صفحہ ۲۴ انجام آتھم) اے بد بخت مفتریو! صفحہ ۲۴۴ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا۔۔ خدا نے مخالفت مولویوں کا منہ کالا کیا۔ (انجام آتھم صفحہ ۳۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے بے ایمانو! نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو! تمہاری۔۔۔ ایسی تیسی ہے
(مجموعہ اشتہارات مرزا جی ۲ صفحہ ۲۹/۷۰)

البعض مولوی دنیا کے کتے (استفتاء صفحہ ۱۲۸ روحانی خزائن جلد ۱۲)

کم بخت متعصب (سراج منیر ج ۱۲ صفحہ ۸ روحانی خزائن) نابکار مولوی (تحفہ گولڑویہ ج ۱۷ صفحہ ۹۴ روحانی خزائن) شریر کتوں کی طرح تریاق القلوب ص ۲۶۳، ۱۴۸، ج ۱۵ روحانی خزائن) دنیا پرست۔۔۔ فطرتی بدذات، سیاہ دل اور شریر مولوی (ضیاء الحق صفحہ ۲۵۵/۲۵۳ جلد ۹) اے شریر مولویو اور ان کے چیلو غزنی کے ناپاک سکھو! (حوالہ مذکور صفحہ ۲۹۱/۴۳) اے نادانو اور سفیہو! (نورالحق صفحہ ۲۵۵/۲۵۳ جلد ۸) بے ایمان اور اندھے مولوی صفحہ ۳۰۶ تقویٰ اور دیانت سے دور (صفحہ ۳۰۷ انجام آتھم)

مولانا ثناء اللہ مرحوم کو گالیاں

ابوجہل (تمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۵۸) کفن فروش۔۔۔ سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔۔۔ کتوں سے بدتر۔۔۔ بے وجہ بھونکتا ہے صفحہ ۱۳۲/۲۴ مچھر، بچھو غول (بھتنا) صفحہ ۱۹۵/۴۴ بکواس کرتا ہے صفحہ ۱۵۶، مولوی ثناء اللہ پر دس لعنتیں لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت تلك عشرة كاملة یہ پوری دس ہوئیں اعجاز احمد صفحہ ۱۴۹/۳۸، روحانی خزائن جلد ۱۹، کتے مردار خوار۔ (صفحہ ۲۵ ضمیمہ انجام آتھم)

مولانا سعد اللہ مرحوم کو گالیاں

لعین، فاسق، شیطان، ملعون، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، منحوس، متکبر، تیرا نفس خبیث گھوڑا ہے، زانیہ کے بیٹے، نامراد خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی (۴۴۴/۴۴۶ حقیقۃ الوحی) شیطان فطرت، نادان، عدوالدین (دین کا دشمن) صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷/۱۲۶ انوارالاسلام جلد ۹، روحانی خزائن)، ہندوزادہ، شقی، خبیث طینت، فاسد القلب فطرتی خبیث، محض جاہل، ہندوزادہ، بدفطرت، نامراد، ذلیل، رسوا مرے گا۔

(۵۹/۱۵۹ انجام آتھم)

مولانا محمد حسین بٹالوی کو گالیاں

ظالم یعنی محمد حسین اپنے ہاتھ کاٹے گا اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا، شیخ بے ادب، تیز مزاج نے سراسر ظلم اور ناحق پسندی کی خصلت ظاہر کی صفحہ ۳۲۷/۸۶ شرم، شرم، شرم۔۔۔ژاژ کا (کواس) بے ہودہ صفحہ ۳۲۰/۸۳ کینہ، شرارتی، بدزبان، منقری، جھوٹا، پلید، بے حیا، گندہ زباں، سغلہ (کمینہ)، سراسر حیا اور تہذیب کا مخالف ۴۳۸/۱۳۳ روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب، بڑے میاں بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ ،حضرت مسیح موعود کے ہم عمر مولوی محمد حسین بٹالوی بھی تھے ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا ان کو اگر حضرت اقدس مرزا جی کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز (یعنی مرزا جی) کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ابو جہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۲۲ء بیان مرزا محمود)

مولانا عبدالحق غزنوی کو گالیاں

اے بدذات یہودی صفت۔۔۔۔اے خبیث، تجھ کو لعنت کھا گئی صفحہ ۳۲۹/۴۵

جھوٹ کی جو نجاست پادریوں نے کھائی عبدالحق اور عبدالجبار غزنوی وغیرہ مخالف مولویوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی وہی نجاست کھائی صفحہ ۲۹/۴۵ اس زمانے کے ظالم مولوی خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ، ان کے منہ خدا کی لعنتوں کے لاکھ جوتے پڑیں صفحہ ۳۳۰/۴۶ اسلام کے بدنام کرنے والے غزنوی گروہ جو امرتسر میں رہتے ہیں ۔۔۔ سوچو کہ یہ سیاہ دل فرقہ غزنویوں کا کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے (صفحہ ۳۴۲/ ۵۸) نہ معلوم یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا۔ کیا اب تک عبدالحق کا منہ کالا نہیں ہوا کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق کر دیا صفحہ ۳۴۲/۵۸، اے کسی جنگل کے وحشی صفحہ ۳۳۳/ ۴۹، اے اسلام کی عار مولویو! ذرا آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم نے غلطی کی ہے جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے (۳۳۲/ ۴۸)، اے پلید دجال ۔۔۔ تعصب کے غبار نے تجھے اندھا کر دیا صفحہ ۳۳۰/ ۴۶، یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں صفحہ ۳۰۹/ ۱۲۵ اب عبدالحق سے ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلے کی برکت کا بیٹا کہاں گیا اندر ہی اندر تحلیل پا گیا (یعنی حل ہو گیا) یا پھر رجعت قہقری (واپس ہو کر) نطفہ بن گیا ۳۱۱/ ۲۷، اب تک تو اس کی بیوی ک پیٹ سے چوہا بھی پیدا نہیں ہوا۔

(۳۳/۲۱۷) انجام آتھم تصنیف مرزا جی)

اب ہم عبدالحق کی طرف رجوع کرتے ہیں صفحہ ۲۰۴/۱۶۳ یہ تیری حماقت اے کلب الغاد (ضدی کتے) اے نادان ۲۰۶/ ۱۵۶ اے شریر، اے غزنی کے بندر ۲۱۰/ ۶۹ تو کتوں کی طرح ہے صفحہ ۲۱۱/۳/۷ ان پر خدا کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ آسمانوں کے نیچے بدترین خلائق ہیں اگرچہ اپنے تیئں مولوی کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکاریں ۲۱۷/۶ ۷ اے جنگلی شیطان، اے دجال ۲۱۹/۸ ۷ اے کذاب، اے احمقوں کے فضلے (پاخانے) ۲۲۰/۹ ۷ تو نے بدکار عورتوں کی طرح اپنی زبان دراز کی، اے دیو (شیطان) ۲۳۲/۹۱ میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھا اور تو نے بدکار عورتوں کی طرح رقص (ناچ) کیا۔ تو سب سے بڑا فاسق (بدمعاش) ہے ۲۳۵/۹۵ کتا دانت پیسنے والا (۲۳۶/۹۵) اے مردار کے کتے ۲۳۸/۹۷ لئیم (کمینہ) بدگو، بدخو، ابلیس، لئیموں کا وارث، شقی، چمگادڑ کی طرح اندھا ۲۴۰/۹۹ کتوں کی طرح بھونکنے والا۔

(صفحہ ۱۰۳ روحانی خزائن جلد ۱۲ حجۃ اللہ)

پیر مہر علی شاہ صاحب کو گالیاں

"کذاب (بڑا جھوٹا) خبیث، بچھو کی طرح نیش زن (ڈنگ چلانے والا) اے گولڑہ کی سرزمین تو طعون کے سبب طعون ہوگئی۔ کمینہ، فرومایہ، گمراہی کا شیخ، سیاہ دل، دیو، بدبخت جھوٹا صفحہ ۱۸۸/۶ ۷ بکواس اس کی پلید کتاب (سیف چشتیائی) گویا پاخانہ ہے

(اعجاز احمدی ۱۹۲، جلد ۱۹)

مر گیا بدبخت اپنے وار سے   کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی   کم کرو اب ناز اس مردار سے

(روحانی خزائن ۶۰۲ جلد ۱۸)

اے نادان، ان لعنتوں کو کیوں آپ نے ہضم کیا جو درحالت سکوت ہماری طرف سے آپ کی نذر ہوئیں۔ بے حیا کا منہ ایک ہی ساعت (منٹ) میں سیاہ ہو جاتا ہے ۴۴۰/۶۲ یہ گوہ کھاتا ہے اے جاہل بے حیا ۴۴۱/۶۳ اگر مہر علی کو کچھ شرم ہوتی تو اس چوری کا راز کھلنے سے مر جاتا۔ شوخ بے حیا ۴۴۵/۶۷ تو نے کفن دزدوں کی طرح ناقابل شرم چوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نہ صرف چور بلکہ کذاب (بڑا جھوٹا) اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔ ۲/۴۴۸ (روحانی خزائم جلد ۱۸ انزول المسیح)

شعیہ عالم کو گالیاں

''جاہل تر، حسین کی عبادت کرنے والا، دیوکھوئی آنکھ والا یک چشم جلد ۱۹ روحانی خزائن اعجاز احمدی ۴/۱۸۶ تصنیف مرزا جی، خبردار شیخ ضال نجفیے تبلیغ رسالت صفحہ ۲۱

عیسائیوں کے بزرک پولس کو گالیاں

عیسائیوں کا مشرکانہ تعلیم کا تمام مدار اس شریر انسان کی باتوں پر ہے جس کا نام پولس تھا۔

(۱۵ اشتہار حیقنا لوحی اللہ العناد)

آریہ قوم کے رشی دیانند کو گالیاں

یہ شخص درحقیقت سیاہ دل جاہل ناحق شناس ظالم پنڈت، نالائق، یاوہ گو، بدزبان، پرلے درجے کا متکبر، ریاکار، خودبین، نفسانی اغراض سے بھرا ہو، خبیث مادہ، سخت کلام، خشک دماغ والا، موٹی سمجھ کا آدمی، نااہل (صفحہ ۹۰۸، ست بچن تصنیف مرزا جی)

آریوں کے پرمیشر کو گالیاں

بدنصیب پرمیشر صفحہ ۲۹ دیانند کی گواہی سے ثابت ہو گیا کہ پرمیشر کبھی رام چندر بنا کبھی کرشن کبھی مچھر، ایک مرتبہ خوک یعنی سور بن گیا (۶۹/۷۰ شحن حق تصنیف مرزا)

سوامی جی کو گالیاں

گندہ نامعقول صفحہ ۶/۷ دیانندی فریب صفحہ ۴/۷ کتاب شحن حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام آریہ کو گالیاں

کنجر ولدالزنا جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر شرم باقی نہ رہی صفحہ ۶۰ آریوں کے حق میں لعنت،لعنت ،لعنت ،لعنت ،لعنت ،لعنت ،لعنت، لعنت،لعنت۔ (صفحہ ۵۰ حوالہ مذکور بالا)

مخصوص گالیاں

جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۹ انوار اسلام صفحہ ۳۱ تصنیف مرزا جی

بے شک ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ روحانی خزائن جلد ۴ تصنیف مرزا جی)

میری کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میرے دعووں کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر بدکار عورتوں کی اولاد نہیں مانتے۔ (روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷ تصنیف مرزا جی)

مرزائی احباب اکثر کہا کرتے ہیں کہ مرزا جی نے جو کچھ گالیاں دی ہیں، جواباً دی ہیں لیکن یہ کہنا غلط ہے اور اگر بالفرض مخالفوں کی طرف سے گالیاں دی بھی گئی تھیں تو ان کا یہ دعویٰ تو نہیں تھا کہ ہم نبی یا رسولؐ ہیں یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لبوں پر رحمت جاری کر دی ہے اور ہم جو کلام کرتے ہیں وہ گویا انمول موتی ہیں یا یہ کہ ہم اپنے نفس پر قابو پا چکے ہیں اور گالیاں سن کے دعا دیتے ہیں۔ مگر مرزا جی لکھتے ہیں۔

خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا جی) کو تہذیب اور اخلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بھیجا۔ (صفحہ ۴۲۶/ ۳۶ روحانی خزائن جلد ۱۷ اربعین تصنیف مرزا۔)

خدا کی طرف سے میرے (یعنی مرزا جی کے) لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے۔

میرا قول (یعنی بولنا) اور کلمے موتیوں کی طرح میں۔

(۲۳۹/ ۹۸ حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد ۱۲ تصنیف مرزا جی۔)

میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔

ملفوظ مرزا جی مندرجہ منظور الٰہی مطبوعہ قادیاں بروایت مولوی عبدالکریم قادیانی صفحہ ۱۹۸

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(شعر مرزا جی مندرجہ درثمین اردو مطبوعہ ربوہ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۴۵)

یہ تو ابھی مرزا جی کے جوش میں رحم ہے اور غیظ گھٹا چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مرزا جی کو رسول بنا کر تہذیب اور اخلاق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور مرزا جی کے نفس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمان بنایا ہے اور مرزا جی اپنے نفس پر قابو پا چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مرزا جی کے لبوں پر رحمت جاری فرما دی ہے اور مرزا جی گالیاں سن کے دعا دیتے ہیں۔ یہ حالت ہے اگر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا۔

ناظرین کرام! اگر وہ تمام گالیاں جو مرزا جی نے بزرگان قوم اور اپنے ہم عصر علماء کو دی ہیں یک جا جمع کر دی جائیں تو یہ ایک ضخیم دفتر بن جائے طوالت کے خوف سے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں بطور نمونہ تھوڑی سی تحریر کر دی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا جی میں برداشت کا مادہ بلکل مفقود تھا اور اس نعمت سے بالکل محروم تھے ذرا سی بات سن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر مغلوب الغضب ہو جاتے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا مرزا جی کے واسطے ایک معمولی بات تھی۔

ایک دفعہ ایک آریہ نے کہا کہ مرزا جی کوڑی کوڑی کو لاچار ہے۔اس بات سے اس قدر آپے سے باہر ہوئے کہ غیظ و غضب کی حد نہ رہی اور فرمانے لگے کہ

حیرت ہے لالہ صاحب کو ہمارے قرض کی فکر کیوں پڑ گئی۔ایک قوم ہندو جاٹ ہے اکثر ان کی عادت ہے کہ جب وہ اپنی لڑکی کا ناطہ کسی جگہ کرنا چاہتے ہیں تو پہلے چپکے چپکے اس گاؤں چلے جاتے ہیں جہاں اپنی دختر کی نسبت کا ارادہ ہوتا ہے تب اس گاؤں میں پہنچ کر پٹواری کی کھیوٹ اور گرداوری اور روزنامچہ سے دریافت کر لیتے ہیں کہ اس شخص کی کتنی زمین ہے پڑتال کے بعد اپنی دختر دیتے ہیں لیکن اس جگہ تو ان امور میں سے کوئی بات نہیں (روحانی خزائن جلد ۲ شحن حق ۳۴۴/ ۱۸ تصنیف مرزا جی)

آریہ کا یہ کہنا کہ مرزا جی کوڑی کوڑی کو لاچار ہے اور مرزا جی کا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ تمہیں مرے مقروض ہونے کا کیوں فکر ہے۔ایک ہندو جاٹ قوم ہے جو اچھا کھاتا پیتا گھر تلاش کر کے اپنی دختر کا ناطہ کرتے ہیں۔یہ بالکل ایسا ہے کہ سوال از آسماں جواب از ریسماں۔۔۔بھلا کون ہیں جو اپنی دختر کے واسطے کھاتا پیتا نہیں تلاش کرتے اور چاہتے ہیں کہ اپنی لڑکی کا رشتہ ایسی جگہ کریں جن کے ہاں صبح کے وقت کھانے کو میسر ہو تو شام کو بھوکے سوئیں اور شام کے وقت کھانے کو ملے تو دن کو روزہ سے اور دوپٹہ ہو تو کرتہ نہ ہو اور اگر کرتہ ہو تو جوتا نہ دارد۔

خود مرزا جی نے اپنی صاحبزادی کا رشتہ نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ کیا تھا اور حق مہر ۵۶ ہزار روپے مقرر ہوا اور حضرت صاحب نے مہر نامہ کی باقاعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجسٹری کرواکے اس پر بہت سے لوگوں کی شہادتیں ثبت کروائی تھیں۔

(بحوالہ سیرۃ المہدی جلد۱۲ صفحہ ۳۵)

میں عرض کر رہا تھا کہ مرزا جی میں یہ کمزوری تھی کہ جب جوش میں آتے تو ہوش بالائے طاق رہ جاتا۔ اسی طرح ایک آریہ ہندو نے اسلام کے اس حکم پر کہ جب عورت کا خاوند مر جائے تو وہ عقد ثانی کرلے یہ اس کے لئے بہت ہے۔ اعتراض کیا تو جناب مرزا جی نے حسب ذیل نظم کہہ ڈالی۔

دوسرا بیاہ کیوں حرام نہ ہو جبکہ رسم نیوگ جاری ہے
چپکے چپکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پہ یہ شیدا ہیں جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ سخت جنت اور نابکاری ہے

(نقطہ ناقص ہونے کی صورت میں اپنی بیوی کو غیر مرد سے حاملہ کرانے کا نام رسم نیوگ ہے اور یہ آریہ دھرم میں صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے) (العیاذ باللہ)

غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے وہ نہ بیوی زن بازاری ہے
ہے وہ چنڈال ڈشٹ اور پاپی جفت اسکی کوئی چماری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس کو آہ زوزاری ہے
دس سے کرواچکی زنا لیکن پاکدامن ابھی بیچاری ہے
لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں انکی لالی نے قل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو ایسی جورو کی پاسداری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے یاروں کو دیکھنے کیلئے سر بازار اس کی باری ہے
جو روجی پر فدا ہیں یہ جی سے وہ نیوگی پہ اپنے واری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں خوب جورو کی حق گزاری ہے
تاکہ کروائیں پھر اسے گندی پاک ہونے کی انتظاری ہے
دس سے کرواچکی زنا لیکن پاکدامن ابھی بیچاری ہے

(روحانی خزائن جلد ۱۰ آریہ دھرم صفحہ ۷۶ تصنیف مرزاجی)

اس میں شک نہیں کہ عقد ثانی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب عورت کا خاوند مر جائے تو اس کا دوسرا نکاح کر دیا جائے بشرطیکہ عورت جوان ہو اور یہ بھی صحیح ہے کہ رسم نیوگ بہت ہی بری رسم ہے لیکن گندگی گندے اور ناپاک پانی سے نہیں دھوئی جاتی اس کے لئے پاک اور صاف پانی چاہیئے، اگر کوئی شخص پیشاب آلودہ کپڑے کو پیشاب ہی سے دھونے اور پاک کرنے لگے تو کیونکر پاک ہوگا۔

اس آریہ کو اچھے الفاظ سے بھی جواب دیا جا سکتا تھا کیونکہ مخالف کو حسن اخلاق سے مہذبانہ الفاظ کے ساتھ بہتر انداز پر جواب دے کر ہی قائل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ادع الیٰ سبیل ربك بالحکمة بلاتي هي احسن (سورۃ نحل پ ۱۴)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلایئے حکمت اور اچھی نصیحت یعنی دانائی اور سنجیدہ الفاظ سے تبلیغ کیجیئے اور اگر جھگڑے اور بحث کی نوبت پیدا ہو جائے، تو اپنے حریف اور معاند کو الزام دو تو بہترین اسلوب سے خواہ مخواہ دل آزار اور جگر خراش باتیں مت کرو۔

مگر مرزاجی کے دامن اخلاق میں ان الفاظ کے سوا اور تھا ہی کیا، کیوں کہ آخر خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نبی جو ہوا (معاذ اللہ) اور پھر لطف یہ کہ جواب بھی اشعار میں جو فی نفسہٖ شان نبوت کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وما علمنه الشعر وما ينبغي له (سورہ یٰسین)

ہم نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ شعر گوئی کا علم سکھایا اور نہ ہی آپ کے شایان شان ہے کہ شعر کہتے پھریں۔

ناظرین کرام! جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں مرزا جی نے جو گالیاں دی ہیں یہ ان کی عادت تھی نہ کہ جواباً اور اگر بقول مرزائی احباب جواباً بھی دی ہیں تو بھی مرزا جی کو زیبا نہ تھا کہ جواباً گالیاں دیں کیونکہ ان کا دعویٰ بقول ان کے بہت بلند تھا لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مرزا جی کا کیا بگاڑا تھا کہ انہیں بھی معاف نہیں کیا چنانچہ مرزا جی لکھتے ہیں۔

کربلا ئیست سیر ہر آنم !

صد حسین است درگریبانم

یعنی کربلا ہر وقت میری سیر گاہ ہے۔ سو ۱۰۰ حسین میری آستین میں پوشیدہ ہے۔

(درثمین فارسی دیوان مرزا جی)

یہ تو بتلاؤ کہ اس (امام حسین رضی اللہ عنہ) سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچا (۱۸۰/۶۸ میں) (مرزا جی) خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین (بے شک حسین رضی اللہ عنہ ہمارے ہیں) دشمنوں کا کشتہ، پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے ۱۹۳/۱۸۱ سے (یعنی حسین کو) مجھ (مرزا جی) سے کچھ زیادت (فضیلت) نہیں صفحہ ۱۹۳/۸۱ مجھ (مرزا جی) میں اور تمہارے حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے (مرزاجی) تو ہر وقت مدد رہی ہے اور خدا کی تائید مگر حسین تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک روتے ہو پس سوچ لو صفحہ ۱۸۱، تم نے اس کشتہ (یعنی حسین) سے نجات چاہی جو نا امیدی میں مر گیا صفحہ ۱۹۳، تم نے خدا کے مجد اور جلال کو بھلا دیا ہے اور تمہارا ورد صرف حسین ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے سامنے گوہ کا ڈھیر ہے صفحہ ۱۹۴ پھر عجیب تر یہ بات ہے کہ حسین کو یہ شرف بھی نصیب نہ ہوا کہ وہ موت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے قریب دفن کیا جاتا۔ (صفحہ ۴۲۵)

(شاید مرزاجی روضہ اقدس کے اندر دفن ہوئے ہوں گے؟ مؤلف)

قرآن شریف نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہونے) کا حق بھی نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں (شاید مرزاجی کے نام کی سورۃ نازل ہوئی ہوگی) ان (یعنی امام حسینؓ) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا قرآن شریف کی نص صریح کے خلاف ہے۔

(صفحہ ۴۲۳/۴۲۴ روحانی خزائن جلد ۱۸ تصنیف مرزاجی)

پھر تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت بڑی غلطی ہوئی جو یہ فرما، ھان ابنای (حسن اور حسینؓ میرے بیٹے ہیں) نعوذ باللہ من ذالک،

علامہ ابن حجر مکیؒ اپنی کتاب صواعق محرقہ کے صفحہ ۱۸۸ پر لکھتے ہیں۔

''قیامت کے دن اعلان ہوگا۔ غضوا البصارکم ہت تجوز فاطمۃ الزہراء (سب اپنی آنکھیں بند کریں کیونکہ فاطمۃ الزہراءؓ کی سواری گزر رہی ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی لکھتے ہیں

ایک دفعہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہوا تو اس وقت نہ تو مجھ پر نیند طاری تھی اور نہ ہی کوئی بے ہوشی کے آثار تھے بلکہ میں بیداری کے عالم میں تھا، اچانک سامنے آواز آئی اور آواز کے ساتھ دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھتا ہوں دروازہ کھٹکھٹانے والے جلدی جلدی میرے قریب آ رہے ہیں۔ یہ پنج تن پاک ہیں یعنی علی کرم اللہ وجہہ، ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کے اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھتا ہوں کہ فاطمۃ الزہراء نے میرا سر اپنی ران پر رکھ دیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۹/۵۵۰)

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اور اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (یعنی مرزا جی) تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

(ملفوظات احمدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۲ مطبوعہ ربوہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا بنا ہوا پنیر کھا لیا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

بیان مرزا جی بروایت مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی۔ اخبار افضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء مرزا جی لکھتے ہیں۔

شبہ پڑسکتا ہے کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جوان (عیسائیوں) کے کارخانوں میں بنے ہوئے ہیں ان میں سور کی چربی اور سور کے دودھ کی آمیزش ہو اس لئے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور دودھ اور اس قسم کے شوربے وغیرہ استعمال کرنے خلاف تقویٰ اور ناجائز ہیں

(ملفوظات احمدیہ جلد ۷/ ۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا جی نے جو موتی پرودیئے ہیں،

میرے رسالہ ''چھوٹا منہ بڑی بات'' حصہ اول، دوم میں ملاحظہ فرمائیں، یہاں میں ان عبارات کے اقتباسات درج کرتا ہوں ہوں۔ شرف مطالعہ بخشیں۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرابی تھے۔

۲۔ بدزبان تھے۔

۳۔ وہ نہایت غیر مہذبانہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔

۴۔ وہ مسمریزم جیسے قابل نفرت اور بد خاصیت عمل میں کمال رکھتے تھے۔

۵۔ روحانی تاثیروں میں ضعیف، نکمے اور قریب ناکام تھے۔

۶۔ اس درماندہ نشان کی پیشگوئیاں بے معنی تھیں۔

۷۔ اس کی نبوت کے ابطال پر کئی دلائل قائم تھے۔

۸۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔

۹۔ ان کی بغیر باپ کے معجزانہ پیدائش ایسی تھی جسے برسات میں کیڑے مکوڑے خود پیدا ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ وہ رجولیت سے محروم تھے اور ہجڑا ہونا کوئی صفت نہیں۔

۱۱۔ گندی گالیوں کی وجہ سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کر لیا تھا۔

۱۲۔ آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

۱۳۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے تھی کہ جدی مناسبت درمیان میں رہے۔

۱۴۔ آپ علمی عملی قوتوں میں بہت کچے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ آپ ایک دفعہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

۱۶۔ ایک نوجوان بے تعلق عورت آپ کی خدمت کرتی تھی۔

۱۷۔ آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار کیسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

ناظرین کرام! مرزا جی نے جو انمول موتی بکھیرے ہیں انہیں معلوم کرنے کے بعد مرزا جی کی ایک نصیحت بھی ملاحظہ فرماویں، جو اپنی ایک تقریر میں فرمائی تھی۔

ایک شخص کو کتے نے کاٹا۔ اس کی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا۔ جواب دیا، بیٹی! انسان سے کتا پن نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ جب کوئی سر پر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتا پن کی مثال صادق آئیگی۔

(تقریر مرزا جی مندرجہ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

مرزا جی کا کہنا ہے

کسی شخص کو جاہل نادان، دنیا پرست، مکار، فریبی، گنوار، متکبر، وغیرہ الفاظ کہنے والا شریفوں اور منصفوں کے اور نیک سرشت لوگوں کے نزدیک گندہ طبع اور بدزبان ہوتا ہے۔ (مفہوم اشتہار مرزا جی ۹ ستمبر ۱۸۹۵ء)

(مندرجہ مجموعہ اشتہارات مرزا جی جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

مرزا جی کی کتاب روحانی خزائن جلد ۸ نور الحق حصہ اول کے صفحہ ۱۵۸ کی آخری چار سطریں اور صفحہ ۱۵۹ سے صفحہ ۱۶۲ کے ختم تک کسی ایسے مجمع میں جہاں غیر احمدی احباب بھی موجود ہوں پڑھ کر سناویں تو میں بیس ہزار روپے نقد انعام دوں گا۔

ناظرین کرام! آپ حیران ہوں گے کہ آخران صفحات پر کیا لکھا ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو گزارش ہے کہ صرف لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت جس کا شمار ایک ہزار تک ہے، کے سوا کچھ بھی نہیں۔

میرے دوست نے مجھے مرزا جی کا ایک شعر سنایا تھا۔ میں بھی اپنے اس رسالہ "انمول موتی" کو مرزا جی کے ایک لاجواب اور انمول شعر پر ختم کرتا ہوں۔

مرزا جی اپنے مخالفوں سے مخاطب ہیں۔۔۔!

بن کے رہنے والو! تم ہرگز نہیں ہو آدمی
کوئی ہے عوبہ کوئی ہے خنزیر اور کوئی ہے مار

(درثمین اردو صفحہ ۹۷)

نوٹ

مذکورہ حوالہ جات غلط ثابت کرنے والے کو،
فی حوالہ ایک ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

حافظ عبدالرحمٰن عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحبؒ

ایک مرتبہ اوکاڑہ کے اندر ختم نبوت کانفرنس ہو رہی تھی اور مجاہد ختم نبوت فاتح مرزائیت حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ خطاب فرما رہے تھے۔ اسٹیج پر حضرت مولانا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی تشریف فرماء تھے۔ قاضی صاحب کے الفاظ یہ تھے کہ مرزا قادیانی نبی ہے اس کی شکل تو دیکھو ایک آنکھ سے کانا تھا۔ کیا نبی ایسے ہوتے ہیں۔ اسے ایک دن میں سو سو مرتبہ پیشاب آتا تھا۔ کیا نبی ایسے ہوتے ہیں۔ اسکی عقل دیکھو الٹے سیدھے کی پہچان نہیں تھی اکثر جوتی الٹی پہنتا تھا کیا نبی ایسے ہوتے ہیں گڑ کی جگہ مٹی کے ڈھیلے اور ڈھیلوں کی جگہ گڑ استعمال کرتا تھا کیا نبی ایسے ہوتے ہیں۔

اس پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب غصے میں کھڑے ہوئے قاضی صاحب کو سائڈ پر کیا اور فرمایا کہ یہ تقریر ہو رہی ہے کہ مرزا کانا تھا نبی نہیں ہو سکتا۔ مرزا بے وقوف تھا نبی نہیں ہو سکتا فرمایا کہ میں پوچھتا ہوں کہ اگر مرزا خوبصورتی میں ثانی یوسف ہوتا تو کیا اسکو نبی مان لیتے۔ اگر مرزا عقل و حکمت میں حضرت لقمان سے بہتر ہوتا تو کیا اسکو نبی مان لیتے۔ اگر صحت میں دنیاء کا سب سے تندرست آدمی ہوتا کیا اسکو نبی مان لیتے نہیں خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو ہم کسی کو کیوں نبی مان لیں۔ یہ فرماء کر اسٹیج پر بیٹھ گئے اور قاضی صاحب کو خطاب کے لیے پھر کھڑا کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس ہزار روپے کا

نقد انعام

ابن سرور — **حافظ عبدالرحمن** — شاہ عالمی

ابوالشہید — مظفر گڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر

ادارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وما قتلوہ یقینا بل رفعه الله الیه و کان الله عزیز احکیما (پ۶ ع)
اورنہیں قتل کیا انہوں (یعنی یہودیوں) نے اسے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) یقیناً بلکہ اٹھا لیا۔ اللہ نے اسے اپنی طرف اللہ ہے زبردست اور حکمت والا۔ مرزائی احباب وفات مسیح (علیہ السلام) پر بہت زور دیتے ہیں۔ کیونکہ مرزاجی کی مسیحیت کے راستے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات سد سکندری بنی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ایک فیصلہ کن بات ارشاد فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں میرے حجرے (اقدس) کے اندر بنے گی جیسا کہ احادیث ذیل سے ثابت ہے۔ ﴿۱﴾ عن عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل عیس ابن مریم الیٰ الارض یتزوج ویولد له ویمکث فی الرض خمسا واربعین سنة ثم یوت فیدن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر ﴿۲﴾ عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قلت یارسول الله تعالیٰ صلی الله علیه وسلم انی اری ان اعیش بعد ك فتأزن لی ان ادفن الیٰ جنبك فقال انی لی بذالك من موضع مافیه الا مرضع قبری وقبر ابی بکر و عمر و قبر عیسی ابن مریم ﴿۳﴾ عن عبدالله ابن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال یدفن عیسی ابن مریم مع رسول الله تعالیٰ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وصاحبیه فیکون قبره رابعا ﴿۴﴾ عن محمد ابن یوسف بن عبدالله ابن سلام رضی الله تعالیٰ عنه عن جده قال مکتوب فی التوراة صفت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعسی ابن مریم یدفن معه ﴿۵﴾ قال ابو مو دود وقد بقی فی البیت مرضع قبر ○

ترجمہ: (۱) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ نازل ہوگا عیسیٰ ابن مریم زمین پر اور کرے گا بیوی (کیونکہ وہ کنوارے آسمان پر اٹھائے گئے تھے) اور اللہ تعالیٰ اسے اولاد عطا فرمادیں گے اور رہیں گے زمین پر پنتالیس برس، پھر مریں گے اور دفن ہوں گے۔ میرے روضہ (اقدس) میں پھر قیامت کے دن اٹھوں گا میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکر اور عمر کے درمیان سے مشکوٰۃ باب نزول مسیح صفحہ ۴۸۰، (۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا خیال ہوتا ہے شاید میں آپ کے بعد تک زندہ رہوں گی تو آپ مجھ کو اس کی اجازت دیں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں۔ تو آپ نے فرمایا میں اس کی بھلا کیسے اجازت دے سکتا ہوں یہاں صرف میری قبر اور ابوبکر عمر کی قبر اور عیسیٰ ابن مریم کی قبر مقدر ہے۔ ابن عساکر کنز صفحہ ۲۶۸ جلد ۷ (۳) عبداللہ بن سلام بیان فرماتے تھے کہ عیسیٰ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو جان نثار یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس دفن ہوں گے اور اس لحاظ سے ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ درمنثور صفحہ ۲۴۵ جلد ۲، (۴) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ توراۃ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس دفن ہوں گے۔ درمنثور صفحہ ۲۴۵ جلد ۲ (۵) فرمایا ابومودود نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں ایک قبر کی جگہ بچی ہوئی ہے۔ مرقات۔

ان احادیث کی صحت پر مرزا جی نے بھی دست خط فرمادیئے ہیں نمبر ا اور اس پر چودہ سو سال سے مسلمانوں کا کلی اتفاق بھی ہے۔ کہ روضہ اقدس میں چوتھی قبر کی جگہ بچی ہوئی ہے۔ آخر وہاں کیوں کسی کو دفن نہیں کیا گیا؟ وجہ ظاہر ہے کہ وہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے چھوڑی ہوئی ہے۔ ورنہ کس کا جی نہیں چاہتا تھا کہ وہاں دفن ہو اور حضرت عائشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو اجازت بھی چاہی تھی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دفن کا عزر فرما کر جواب نفی میں دیا جیسا کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ فیصلہ یہی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ امت مسلمہ کے اجماع کے بعد انکار کی کیا گنجائش مزید براں جبکہ مرزا جی نے بھی تصدیق فرمادی لیکن بعد میں مرزا جی اپنی میسحیت کی راہ ہموار کرنے کے واسطے اس بارے میں جو گرگٹ کی طرح مختلف رنگ اور پینترے بدلے ہیں وہ بھی ملاخطہ ہوں۔ نمبرا: سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ مرزا جی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی ہے۔ نمبر۲ اور مرزا جی نے تفسیر علیؑ ملنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے اصلاح خلق کے پیش نظر باطل عقائد اور خیالات کی بیخ کنی کے سلسلہ میں ۱۸۸۴ء میں براہین احمدیہ لکھی۔ نمبر۳ اور اسی کتاب کے اندر قرآن شریف کی روشنی میں ایک آیت سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ نمبر۴ پھر اس کے بارہ سال بعد یعنی ۱۸۹۶ء تک یہی فرماتے رہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔ نمبر۵ مرزا جی کی موت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں واقع ہوئی ہے۔ حساب لگالیں بات ظاہر ہے کہ ستر سالہ زندگی کے دوران ۵۸ سال تک یہی فرماتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ تشریف لائیں گے اور صرف آخر کے بارہ سال خود عیسیٰ ابن مریم بننے کی غرض سے ۱۸۹۶ء کو اپنا عقیدہ بدلا۔ نمبر۶ اور پھر ۱۹۰۸ء۔ ۲۵ مئی تک اسی عقیدہ پر قائم رہے کہ مسیح مر چکا ہے اور پھر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو خود دست اور قے، نمبر۷ یعنی مرض ہیضہ سے بروز منگل جہاں فانی سے رخصت ہوئے نمبر۸ پھر لطف یہ کہ جب حیات عیسیٰ کا عقیدہ بدلا تو فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ نمبر۹ پھر پانچ ماہ بعد لکھا کہ ایک سو پچیس برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ نمبر۱۰ پھر چار سال بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا کہ ایک سوتر پن سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔نمبر۱۱،اسی طرح قبر کے متعلق لکھا کہ مسیح کی قبران کے اپنے وطن گلیل میں ہے۔نمبر۱۲ پھر کچھ سال بعد فرمایا کہ مسیح کی قبر بیت المقدس میں ہے۔نمبر۱۳ پھر کچھ سال بعد فرمایا کہ مسیح کی قبر کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں ہے نمبر۱۴ اگر چہ مرزا جی پر قبر مسیح کا معاملہ پھر متشبہ ہوا۔اور اپنے مرنے سے گیارہ دن پہلے لکھا کہ مسیح کی قبر مدینہ منورہ کے قریب وادی عقیق میں ہے۔نمبر۱۵ لیکن مرزائی احباب کشمیر والی قبر ہی مسیح کی قبر بتلاتے ہیں جس کا قبر مسیح ہونا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر گز ثابت نہیں۔

جس طرح میں نے ایک نہیں بلکہ پانچ روائتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے اندر بنے گی ۔اسی طرح اگر مرزائی احباب صرف اور صرف ایک حدیث ہی پیش کر دیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں ہے۔تو میں۔۔۔۔

دس هزار

روپے نقد انعام دوں گا اور اپنی تمام کتابیں جلا کر مرزائیت قبول کر لوں گا۔

فان لم تفعلو ولن تفعلوا۔(اور اگر پیش نہ کر سکو اور کر بھی ہر گز نہ سکو گے)

تو پھر میری مخلصانہ درخواست ہے کہ اپنے خیالات اور عقائد پر از سرے نو نظر ثانی کریں۔شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔(نوٹ)اگر مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے اندر چوتھی قبر بن چکی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور اگر ابھی چوتھی قبر نہیں بنی۔تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً زندہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا تھا۔ان عیسی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامة۔کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے اور وہ تمہارے پاس قیامت سے پہلے ضرور تشریف لائیں گے۔(درمنثور صفحہ ۳۶ جلد ۲)

حافظ عبدالرحمٰن

نمبر ۱:۔ روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ وہام۔۔۔۔تصنیف مرزا جی
صفحہ ۱۶ جلد ۱۹ کشتی نوح تصنیف مرزا جی

نمبر ۲:۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ صفحہ ۱۷۷ تصنیف مرزا جی

نمبر ۳:۔ تذکرہ یعنی مکاشفات مرزا جی صفحہ ۲۰

نمبر ۴:۔ آخر کتاب روحانی جلد ۲ سرمہ چشم آریہ۔تصنیف مرزا جی

نمبر ۵:۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳ اور صفحہ ۶۰۱ تصنیف مرزا جی

نمبر ۶۔۷:۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۱۳ اعجاز احمدی تصنیف مرزا جی

نمبر ۸:۔ سیرالمہدی حصہ اول روایت ۱۲ تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

نمبر ۹:۔ خودنوشت میر ناصر مرزا جی کا خسر صفحہ ۱۴

نمبر ۱۰:۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۲ تصنیف مرزا جی

نمبر ۱۱:۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب صفحہ ۴۹۹ تصنیف مرزا جی

نمبر ۱۲:۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ تذکرہ الشہادتین صفحہ ۲۹ تصنیف مرزا جی

نمبر ۱۳:۔ روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۳۵۳ تصنیف مرزا جی

نمبر ۱۴:۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ اتمام الحجہ صفحہ ۲۹۶ تصنیف مرزا جی

نمبر ۱۵:۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۱۶ تصنیف مرزا جی

نمبر ۱۶:۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ چشمہ معرفت صفحہ ۲۱۶ تصنیف مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی بیعت میں شامل نہ ہونے والے کل مسلمان مرزا صاحب
اور اکابر جماعت احمدیہ کے نزدیک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں
بحوالہ مرزا صاحب کی کتب اور لٹریچر جماعت احمدیہ

تکفیر مسلم

ابن سرور
ابوالشہید
حافظ عبدالرحمن
شاہ عالمی
مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر
ادارہ نفیس الحسینیہ
مسجد توحید 9۔ بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس مختصر سے پمفلٹ میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اکابر جماعت احمدیہ کی کتب سے وہ حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں جن سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ جس مسلمان (غیر مرزائی) نے نہ مرزائیت اختیار کی اور نہ ہی مرزا صاحب کی بیعت میں شامل ہوا۔ وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ظاہر ہے کہ مرزائی دلائل و براہین کی رو سے شکست کھا چکے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو اپنے فریب میں لانے کے واسطے یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ حج کرتے زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہی قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ جو تم پڑھتے ہو۔ اور وہی کلمہ ہمارا ہے۔ جو تم سب مسلمانوں کا ہے باوجود اس کے معلوم نہیں۔ کہ تمہارے مولوی ہمیں (مرزائیوں کو) کافر کیوں کہتے ہیں؟ چنانچہ یہ سوال اکثر مرزائی عام مسلمانوں سے اس کثرت سے کرتے ہیں ۔کہ جن مسلمانوں کا مطالعہ صرف محدود ہی نہیں ۔ بلکہ مفقود ہے اور قریب قریب اکثریت مرزائی عام مسلمانوں سے کرتا ہے وہ ہم سے آ کر کرتے ہیں۔ سو اس سوال کے دو ۲ جواب ہیں۔ ایک تحقیقی۔ دوسرا الزامی۔ تحقیقی جواب انشاء اللہ العزیز عنقریب چھپ کر آپ تک پہنچ جائے گا۔ رہا الزامی وہ یہ ہے کہ ہم بھی آخر قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہمارا بھی وہی کلمہ ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے جسے بظاہر سب مرزائی پڑھتے ہیں اور پورے ارکان اسلام پر ہم (غیر مرزائی) مرزائیوں سے پہلے ہی سے کار بند ہیں۔ تو ہم غلام احمد اور اکابر جماعت احمدیہ کے نزدیک کیوں کافر ہیں۔ آخر ہمارے کفر کی کیا وجہ ہے؟ کیا ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے؟ یا ہم اہل قبلہ نہیں ہیں کہ ہمارے ساتھ مل کر نمازیں پڑھنا ممنوع قرار دیا۔ ہماری نماز جنازہ حرام قرار دی۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں لڑکی کا رشتہ دینے والے احمدی کو جماعت سے علیحدہ کیا۔اس سوال کے جواب سے پوری امت مرزائیہ عاجز ہے۔لیکن جلد سے کہہ دیتے ہیں۔جناب ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ البتہ مرزا صاحب اور اکابر جماعت احمدیہ نے صرف ان علماء اور عوام کو جنہوں نے خود پہلے جناب مرزا صاحب کو کاذب جانا اور جماعت اور احمدیہ پر کفر کے فتوے لگائے۔کافر کہا۔نہ کہ تمام علماء اور سب مسلمانوں کو، حالانکہ یہ حقیقت کے بالکل برعکس ہے۔جھوٹ ہے جس میں سچ کا شائبہ تک نہیں۔مرزا صاحب اور اکابر جماعت احمدیہ کے نزدیک صرف وہی کافر نہیں، جس نے مرزا صاحب کو کاذب اور جماعت احمدیہ کو کافر کہا۔بلکہ وہ بھی کافر ہے جو مرزا صاحب کو دل میں بھی سچا جانتا ہے اور زبان سے بھی سچے ہونے کا اقرار کرتا ہے۔مگر بیعت میں شامل نہیں۔بلکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے نزدیک کل مسلمان جو مرزا صاحب کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔خواہ کسی نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو۔کیا جس نے مرزا صاحب کا نام تک نہیں سنا۔اس نے مرزا صاحب یا جماعت احمدیہ کو کافر کہا ہے۔کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا۔اصل بات یہ ہے کہ کوئی (غیر مرزائی) مرزا صاحب کو کافر جانے یا مسلمان جب تک بیعت میں شامل نہ ہو۔مرزائیوں کے نزدیک وہ مسلمان نہیں۔چنانچہ چند عبارتیں مرزا صاحب اور اکابر جماعت احمدیہ کی کتب سے نقل کرتا ہوں۔ملاحظہ فرمادیں۔

(عبدالرحمٰن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گالیاں

نمبر۱:۔ میری کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میرے دعوؤں کی تصدیق کرتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد نہیں مانتے۔ (آئینہ کامالات اسلام صفحہ ۵۴۸/ ۵۴۷ تصنیف جناب مرزا جی)

نمبر۲:۔ اور جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا۔ کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔ (انوار اسلام صفحہ ۳۰۔ تو حانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)

نمبر۳:۔ بلاشک ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ (نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۴ تصنیف مرزا صاحب)

فتویٰ کفر

نمبر۱:۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میر دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں۔

(بحوالہ تذکرہ مجموعہ الہامات جناب مرا صاحب صفحہ ۶۰۷ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷/ ۱۶۳)

نمبر۲:۔ مجھے الہام ہوا۔ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

(بحوالہ کلمۃ الفصل صفحہ ۳۹ تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بی اے)

نمبر۳:۔ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک ہے۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ نزول المسیح صفحہ ۳۹۲ تصنیف جناب مرزا صاحب)

نمبر۴:۔ ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانتا یا محمدؐ کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

(بحوالہ کلمۃ الفصل صفحہ ۲۰ تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد بی، اے)

نمبر ۵:۔ پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کو الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں۔ اور نہ صرف یہ اطلاع دی۔ بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔ دوسری بات یہ کہ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خاں کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا۔ کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ تیسری یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا ایک خبیث عقیدہ ہے۔ چوتھی یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔

(الکلمۃ الفصل صفحہ ۳۵ تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بی، اے)

نمبر ۵:۔ چوں دور خسروی آغاز کروند مسلماں را مسلماں باز کروند

(۱۵ انجام آتھم صفحہ ۶۲ تذکرہ صفحہ ۱۶۳/۳۳۶ تصنیف مرزا جی)

اس الہامی شعر میں (یہ شعر مرزا صاحب کا ہے) اللہ تعالیٰ نے کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے لوگوں کو پتہ نہیں چل سکتا کہ کون مراد ہے۔ مگر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔ الکلمۃ الفصل صفحہ ۵۳ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو بھی بعض وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا خیال آیا۔ کہ کہیں میری تحریروں سے غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں۔ اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے۔ نہ کہ حقیقی مسلماں۔ کلمۃ الفصل صفحہ ۳۶

پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ورنہ آپ حسب حکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ جانتے تھے۔ بحوالہ کلمۃ الفصل صفحہ ۳۷

نمبر ۷:۔ آپ (یعنی مرزا صاحب) کے مبعوث کئے جانے کی یہ غرض نہ تھی۔ کہ لوگ آپ کو مسلمان سمجھ لیں اور بس، بلکہ یہ تھی۔ کہ آپ کو قبول کریں آپ را مسلماں باز کروند کے مطابق مسلمان کہلانے والوں کو سچ اور حقیقی مسلمان بنائیں پس حضرت مرزا صاحب نے یہ کبھی نہیں کہا کہ جو مجھے مسلمان کہہ لے وہ پکا مسلمان ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہی کہا۔ کہ جو مجھے مانے گا اور قبول کرے گا وہی مسلمان ہوگا۔

(بحوالہ اخبار الفضل قادیاں جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۸ء)

نمبر ۸:۔ آپ نے یعنی مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کیلئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا، لیکن ابھی بیعت میں کچھ توقف ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ۴ اپریل ۱۹۱۱ء)

نمبر ۹:۔ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

(بحوالہ آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ تصنیف مرزا البشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیاں)

رشتہ کے متعلق

نمبر ا:۔ حضرت مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔

(برکات خلافت صفحہ ۷۵ تصنیف مرزا البشیر الدین محمود احمد)

۲:۔ ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ مگر آپ نے اسے بھی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو۔ مگر غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی۔ تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ ابھی چند ماہ ہوئے ایک شخص نے غیر احمدیوں میں اپنی لڑکی دی تھی میں نے اسے جماعت سے الگ کر دیا۔

(بحوالہ انوار خلافت صفحہ ۹۳/۹۴ تصنیف مرزا البشیر الدین محمود احمد)

نمبر ۳:۔ یہ اعلان بغرض آگاہی عام شائع کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی لڑکیوں کے نکاح غیر احمدیوں سے کرنے ناجائز ہیں۔ (بحوالہ اخبار الفصل جلد ۲۰ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۳ء) جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں کوئی شخص کسی کو غیر مسلم جانتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتوٰی دیں گے۔ جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

(بحوالہ اخبار الفضل جلد ۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء)

نمبر۴:۔ پانچویں بات جو اس زمانہ میں ہماری جماعت کیلئے نہایت ضروری ہے وہ غیر احمدی کو رشتہ نہ دینا ہے۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا۔ اور نہ یہ جانتا ہے۔ کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دیدے ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے۔ کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔

نماز کے متعلق

نمبر۱:۔ صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔

بحوالہ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء اخبار الحکم ارشاد جناب مرزا صاحب۔ لفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۲۱

نمبر۲:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے۔ اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ جائز نہیں جائز نہیں۔

(انوار خلافت صفحہ ۸۹ تصنیف مرزا بشیر الدین محمود احمد)

نمبر۳ ان لوگوں کو اپنا امام نہیں بنانا چاہئے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہیں کیا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مغضوب ٹھہر چکے ہیں اور ہمیں اس وقت تک کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ جب تک کہ وہ بیعت میں داخل نہ ہو جائے۔ اور ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل نہ ہو۔۔۔۔۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

(بحوالہ انوار خلافت صفحہ ۹۰ تصنیف مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب)

مرزا صاحب سے جب سوال ہوا۔ کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں یا نہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو۔ پھر اگر نہ تصدیق کرے نہ تکذیب وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(بحوالہ ملفوظات احمدیہ جلد چہارم)

جنازہ کے متعلق

نمبرا:۔ سوال:۔ کیا کسی کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو۔ یہ کہنا جائز ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔۔۔؟

جواب:۔ غیر احمدیوں کا کفر بالکل ثابت ہے اور کفار کیلئے دعاء مغفرت جائز نہیں۔

(بحوالہ اخبار الفضل جلد ۸ نمبر ۵۹ ماہ فروری ۱۹۲۱ء)

نمبر۲:۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کسی کافر کا جنازہ پڑھا۔ تو وہ ابتداء زمانہ اسلام کی بات تھی۔ جبکہ تبلیغ پورے طور پر پہنچ چکی تھی۔ تو بعد میں مشرکین کو حرم میں آنے کی بھی اجازت نہ رہی۔ اگر حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فعل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منکرین کے جنازہ کی اجازت دی۔ تو وہ بھی اوائل کی بات تھی۔ بعد میں اگر کسی نے اس فتویٰ کو جاری سمجھا۔ تو وہ اس کی اجتہادی غلطی ہے۔ جس کو حضرت خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب نے صاف حکم کے ساتھ رد کر دیا۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بحوالہ اخبار الفضل قادیاں جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۶ء)

آپ کا (یعنی مرزا غلام احمد صاحب کا) ایک بیٹا فوت ہو گیا۔ جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ ٹہلتے جاتے تھے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا۔ تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا۔ کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی۔ کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اسیطرح کریں لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا۔ تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

(بحوالہ انوار خلافت صفحہ ۱۹ تصنیف مرزا بشیر الدین احمد)

نمبر ۴:۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیاں میں ایک لڑکا پڑھتا ہے۔ چراغ الدین نام کا حال میں جب وہ اپنے وطن سیالکوٹ گیا تو اس کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئی۔ متوفیہ کو اپنے بچے سے بہت محبت تھی۔ مگر سلسلہ میں داخل نہ تھی اس لئے چراغ الدین نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اپنے اصول اور مذہب پر قائم رہا۔ شاباش اے تعلیم الاسلام کے غیور فرزند کہ قوم کو اس وقت تجھ سے غیور کی ضرورت ہے۔

(زندہ باش بحوالہ اخبار الفضل جلد ۲ نمبر ۱۲۹ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

نمبر ۵:۔ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ تھے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔

(ٹریکٹ نمبر ۲۲ بعنوان احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

(نوٹ) جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے دوران ایک اشتہار شائع ہوا تھا۔ جس میں بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔ کہ قائداعظم نے سر ظفر اللہ خان کو عزیز بیٹے کے نام سے نوازا تھا۔ مگر اسی بیٹے نے نہ ہی مرحوم کو مسلمان جانا اور نہ ہی نماز جنازہ میں شرکت کی (از مرتب)

نمبر ۷:۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے، مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے۔

(الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

نمبر ۸:۔ ایک اور سوال یہ رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ فوت ہو جائے۔ جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو مذہب ماں باپ کا ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا۔ اس لئے اسکا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے (انوار خلافت صفحہ ۹۳ تصنیف مرزا بشیر الدین محمود احمد)

نمبر ۹:۔ اگر یہ کہا جاوے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تک تبلیغ نہیں پہنچی کوئی مرا ہو۔ اور اس کے مر چکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے۔ تو جنازے کے متعلق کیا کرے اس کے متعلق یہ ہے کہ ہم تو ظاہر ہی نظر رکھتے ہیں۔ چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی کی پہچان اسے نصیب نہیں۔ اس لئے ہم جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

(بحوالہ اخبار الفضل جلد ۲ نمبر ۱۳۶ مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۵ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل مقاطعہ

حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ انکو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا۔ جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی، دوسرے دینوی، دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے۔ اور دینوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں۔ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود تک کو سلام کا وجواب دیا ہے۔

(بحوالہ کلمتہ الفصل صفحہ ۷۹/۸۰ تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد بی، اے)

(از مرتب) صاحب زادہ بشیر احمد بی، اے نے غیر مرزائیوں کے ثبوت کفر پر مستقل ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جس کا نام الکلمتہ الفصل ہے۔ یہ رسالہ ۹۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں مرزا البشیر الدین محمود احمد خلیفتہ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کے وہ بیانات جو اس موضوع پر وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں چھپتے رہے ہیں اگر سب کو یکجا جمع کیا جائے تو یہ ایک ضخیم دفتر بن جائے طوالت کے خوف سے بطور نمونہ چند عبارتیں نقل کر دیں ہیں۔ اب آخر میں جماعت اسلامی کے رسالہ ترجمان القرآن کی ایک عبارت نقل کر کے علامہ اقبال مرحوم کے شعر پر اپنے اس پمفلٹ کو ختم کرتا ہوں۔ ”جماعت اسلامی سے آپ لوگوں کو یہ شکایت ہے کہ وہ آپ کو ”غیر مسلم اقلیت“ قرار دینا چاہتی ہے لیکن آپ لوگ کبھی ٹھنڈے دل سے یہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچتے۔ کہ یہ آپ کے اپنے ہی مذہبی عقیدے کا لازمی نتیجہ ہے۔ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی کی نبوت کے قائل ہیں اور ہر اس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں۔ جو اس کی نبوت پر ایمان نہ لائے۔ یہ نئی نبوت ایک ایسی دیوار ہے جس نے آپ کو تمام دنیا کے ان مسلمانوں سے الگ کر دیا ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے ہر شخص کو کاذب اور اس پر ایمان لانے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ یہ دیوار آپ کے عقیدے کی بنا پر بھی اور مسلمانان عالم کے عقیدے کی بناء پر بھی ایسی نا قابل عبور ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں آپ اور ہم ایک امت میں کسی طرح جمع نہیں ہو سکتے۔ نبوت کے دعویٰ سے یہ نتیجہ آپ سے آپ نکلتا ہے کہ جو اس کو مانے۔ وہ ایک امت ہو۔ اور جو اس کو نہ مانے وہ دوسری امت۔ اس چیز کا دعویٰ لے کر جب ایک شخص اٹھ چکا ہے تو لامحالہ اسے سچا سمجھنے والوں کے نزدیک وہ سب لوگ کافر ہونے چاہئیں۔ جو اسے جھوٹا سمجھیں اور اسی طرح اسے جھوٹا سمجھنے والوں کے نزدیک بھی وہ سب لوگ کافر ہونے چاہئیں۔ جو لوگ اسے سچا سمجھیں۔ اب جبکہ یہ صورت حال ایک امر واقعی کے طور پر موجود ہے۔ تو آخر آپ لوگ اسے تسلیم کرنے سے گریز کیوں کرتے ہیں؟ آپ کو سیدھی طرح یہ مان لینا چاہئے۔ کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کے منکرین آپ کے عقیدے کی رو سے غیر مسلم اکثریت ہیں اور اس پر ایمان لانے والے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے عقیدے کی رو سے غیر مسلم اقلیت''

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مؤمن پارینہ ہے کافر

(اقبال مرحوم)

(ترجمان القرآن جلد ۴۷ عدد ۶ صفحہ ۳۲۵ اشارات)

حافظ عبدالرحمٰن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت سے اعانت ایمان کامل نہ ہونے کی علامت

سید انور حسین الحسینی مدظلہ

قطب الارشاد شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز، پیرطریقت حضرت سید انور حسین نفیس الحسینی دامت برکاتہم فرماتے ہیں، حضور خاتم النبیین ﷺ کا قرب حاصل کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے کہ آپؐ کے دشمنوں سے دلی نفرت کی جائے۔ قادیانیت، دراصل حضور ﷺ شافع محشر ﷺ سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ ایک دفعہ مظہر ملتانی قادیانی، قادیانیوں کی گڑھی شاہو لاہور میں واقع عبادت گاہ گڑھی شاہو کی پیشانی کے لئے کلمہ طیبہ لکھوانے کے لئے آیا میں نے اسے سختی سے ڈانٹ دیا کہ تمہیں یہ جرات کس طرح ہوئی کہ میں قادیانیوں کا کام کروں گا ایک دفعہ ایک پریس والے کا رقعہ لے کر ایک شخص آیا کہ یہ نظم کا کام کرانا چاہتے ہیں۔ نثر کے کام کی نسبت کاتبوں کے لئے نظم کا کام کرنا آسان ہوتا ہے۔ رقعہ میں تحریر تھا کہ جو آپ معاوضہ کہیں گے، کہ آپ کو دیں گے۔ یہ بات میرے مزاج کے خلاف تھی۔ تاہم کام کی آسانی اور پریس والوں کی شناسائی کے باعث اس آدمی کو میں نے بٹھالیا اور مسودہ دیکھا تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام "درثمین" تھا۔ نامراد مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام دیکھ کر مجھے بہت تعجب اور صدمہ ہوا۔ جس پریس والے نے رقعہ لکھا تھا، اس پر بھی افسوس ہوا۔ سوچا کے میرے اندر ضرور کوئی کمی ہوگی کہ کفر مجھ سے کافرانہ کلام لکھوانے کی امید سے میرے دروازے پر آ گیا۔ استغفار کیا اور اس آدمی کو چلتا کیا۔ میں نے زندگی بھر کسی قادیانی کا کوئی کام نہیں کیا۔ یہ واقعات اسا لیے بیان کر دیے ہیں کہ دوسرے خوشنویس حضرات خواہ وہ کمپیوٹر کتابت کرتے ہوں، ان کو نصیحت ہو کہ وہ مسلمان ہو کر قادیانیوں کا کام نہ کریں۔ یہ بھی قادیانیت سے اعانت کے زمرے میں آتا ہے شرعاً حرام اور ناقابل معافی ہے۔"

ماخذ

تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹا منہ بڑی بات

یعنی مرزا جی کی زبان سے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ السلام کے متعلق توہین آمیز کلمات

ابن سرور شاہ عالمی
ابو الشہید مظفر گڑھی
حافظ عبدالرحمن
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینیؒ شاہ صاحب و سید محمد امینؒ شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر
اِدارہ نفیس الحسینیہ
مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مقدمہ

زیرنظر رسالہ ایک تاریخی المیہ کی دردناک داستان ہے کہ مرزا جی نے جب سے اصلاح وتجدید دین کے نام پر قلم اٹھایا اپنے مخاطبین کو وہ گالیاں دیں کہ دنیا بھر کی تاریخ میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی اس دور کی مثال نہیں مل سکتی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کو گالیاں دینے کا خاص چسکا تھا، اگرچہ آپ کے قلم خونخوار سے نہ کوئی نبی بچا نہ صحابی نہ اہل بیت نہ علماء اور بزرگان امت مگر عجیب عجوبہ یہ ہے کہ آپ جس کے مثیل ہونے کے مدعی تھے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ السلام ان کو آپ نے منہ بھر کر گالیاں دیں کہ یہودی بھی کان میں انگلیاں دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس بارے میں مرزا جی کی تحریرات اس قدر متعفن تھیں کہ میں ناک پر کپڑا رکھے بغیر ان کو پڑھ نہیں سکا اور آپ بھی یقیناً تلخی اور تعفن محسوس کریں گے۔

زیرنظر رسالہ پہلا حصہ ہے جس میں مرزا جی کے گلستان نبوت سے چند گلدستے آپ کے دماغ کی عطر ریزی کے لئے جمع کر دیئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں ان عبارات کے متعلق عزر گناہ بدتر از گناہ کا مکمل پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے اور الزامی اور تحقیقی جواب سے مزین کیا ہے۔

اس رسالہ میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے صفحات میں حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ السلام کے متعلق قرآنی تعلیمات اور اسلامی نقطہ نگاہ کی وضاحت ہے اور اس کے بعد اگلے صفحات پر مرزا جی کے عقائد قرآن شریف سے انحراف اور توہین مسیح کی عبارتیں درج ہیں جو اس کی اپنی کتابوں سے بقید صفحہ ہیں۔ حوالے خود اصل کتابوں سے درج کیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں ان میں خیانت ثابت کرنے والوں کو فی حوالہ ایک ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

اب مطالعہ کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ یہ بازاری گالیاں نبی تو ایک طرف عام آدمی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ایک غیر شریف انسان کے قلم سے بھی نہیں نکل سکتیں۔

حافظ عبدالرحمٰن عفی عنہ

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ان الله اصطفیٰ آدم	بے شک اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو
ونوحا وال ابراهیم	اور ابراہیم کے گھر کو اور عمران یعنی
وال عمران علی	عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کے گھر کو سارے
العلمین ذریة بعضہا من	جان سے، جو اولاد تھے ایک دوسرے کی
بعض ط و الله سمع	اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ جب
علیم	عمران کی عورت یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی
از قالت امر اۃ عمران	نانی نے کہا کہ اے رب میں نے نذر کیا
رب انی نزرت لك ما	آپ کی جو کچھ میرے پیٹ میں ہے سب
فی بطنی محررا فتقبل	سے آزاد رکھ سو تو محبت قبول کر سو تو ہی ہے
منی انك انت السمیع	اصل سننے والا جاننے والا۔ پھر جب وہ
العلیم ○ فلما وضعتها	بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا
قالت رب انی وضعتها	اے رب میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوگئی ہے
انثی و الله اعلم بما	حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ کو اس کی
وضعت و لیس الزکر	پوری خبر تھی اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا
کا لا نثیٰ ط وانی سمیتها	خیر میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور
مریم وانی سمیتها	میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود
وانی اعیذها بك	کے فتنہ سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ آخر
وثریاتها من الشیطن	کار اس کے رب نے اس لڑکی کو بخوشی
الرجیم ○ فتقبلها ربها	قبول فرما لیا اور اسے بڑی اچھی لڑکی بنا کر
بقول حسن و انبتها	اٹھایا اور زکریا علیہ السلام کو اس کا سرپرست
نباتا حسنا و کفلهاز	کیا (مریم کے خالو لگتے تھے) زکریا علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كريا كلما دخل عليها	السلام جب کبھی اس کے پاس عبادت گاہ
زكريا كلما دخل عليه	میں جاتے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے
زكريا كلما دخل عليه	پینے کی چیزیں رکھی پاتے ازراہ تعجب پوچھا
زكريا المحراب وجد	مریم یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا وہ
عندها رزقاً قال	جواب دیتی اللہ کے پاس سے آیا ہے
يمريم انى لك هذا	اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔
قالت هو من عندالله	------------------------
ان الله يرزق من يشاء	------------------------
بغير حساب○	------------------------
واذ قالت الملئكة يا	پھر جب مریم سے فرشتوں نے کہا اے
مريم ان الله ا صطفك	مریم اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی
وطهرك واصطفك	عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پہ تجھ کو ترجیح
على نساء العلمين ○	دے کر اپنی خدمت کیلئے چن لیا۔اے مریم
يمريم قنتي لربك	اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ اس کے
واسجدى واركعي مع	آگے سربسجود ہو اور جو بندے اس کے حضور
الراكعين ○	جھکنے والے ہیں ان کے ساتھ تو بھی جھک
از قالت الملئكة يمريم	جا جب فرشتوں نے کہا اے مریم: اللہ تجھے
ان الله يبشرك بكلمة	بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ
منه ا سلمه المسيح	بن مریم ہوگا۔۔۔۔
عيسى ابن مريم ○	------------------------
و مريم بنت عمران	اور مریم عمران کی بیٹی جس نے بچائے رکھا
التي احسنت فرجها و	اپنے آپ کو بدکاری سے پھر ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقت بکلمت ربها
وکتبه وکانت من
القانتین○

پھونک دی اس میں اپنی طرف سے ایک روح اور سچا جانا مریم نے اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کو اور وہ (مریم) تھی بندگی کرنے والوں میں سے۔

قالت رب انی یکون لی
ولد و لم یمسنی بستر
قال کذالك الله یخلق
مایشاء اذا قمنی امرا
فانما یقول له
فیکون○

مریم بولی اے پروردگار: مجھے بیٹا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے چھوا بھی نہیں۔ جواب ملا ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس فرماتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔

واذکرفی الکتب مریم
از انتبذت من اھلھا
کمانا شرقیا فاتخزت
من دونھم ہجابا
فارسلنا الیھا روحنا
فتمثل لھا بشرا
سویا○ قلات انی اعوذ
بالرحمن منك ان
کنت تقیا○ قال انما
انا رسول ربك لاھب
لك غلاما ذکیا○
قالت انی یلون لی

اے محمدؐ: اس کتاب (قرآن) میں مریم کا حال بیان کرو جب کہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر شرقی جانب گوشہ نشین ہوئی اور پردہ ڈال کر ان سے چھپ کر نہانے کی غرض سے بیٹھی تھیں۔ اس حالت میں ہم نے اس کے پاس اپنی روح یعنی فرشتے کو بھیجا اور وہ اس کے سامنے پورے انسان کی شکل میں ظاہر ہوا۔ مریم یکا یک کہنے لگیں کہ اگر تو خدا سے ڈرنے والا آدمی ہے تو رحمٰن کی پناہ تجھ سے کہ مجھ سے دور رہ اس نے کہا میں تو تیرے رب کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام و لم یمسسنی
بشر و لم اك بغیا ○
قال كذالك قال ربك
هو علی هین و لنجعله
ایة للناس ورحمة منا
و كان امرا مقضیا
فحملته فانتبذت به
مكانا قصیا فاجاء ها
المخاض الی جذع
النخلة قالت یلیتنی مت
قبل هذا و كنت نسیا
منسیا ○ فنادها من
تحتها الا تحزنی قد
جعل ربك تحتك سریا
○ وهزی الیك بجذع
النخلة تساقط علیك
رطبا جنیا ○ فكلی
واشربی وقری عینا
فاما ترین من البشر
احدا فقولی انی نذرت
للرحمن صوما فلن
اكلم الیوم انسیا فاتت

رسول ہوں اور اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا مجھے کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں، فرشتے نے کہا ایسے ہی ہوگا تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے بہت آسان ہے اور ہم یہ اسلئے کریں گے کہ اس لڑکے کو لوگوں کیلئے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ہو کر رہنا ہے۔ مریم حاملہ ہوئی اور وہ اس حمل کو لئے ہوئے ایک دور کے مقام پر چلی گئی پھر دردزہ نے اسے ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا وہ کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے ہی مرجاتی اور میرا نام ونشان نہ رہتا، فرشتے نے نیچے سے اس کو پکار کر کہا غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور تو زرہ اس درخت کے تنے کو ہلا تیرے اوپر تروتازہ کھجوریں گریں گی پس تو کھا اور پانی پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کیلئے روزے کی منت مانی ہے اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

به قومها تحمله قالو
يمريم لقد جئت شيئا
فريا ○ ياكت هرون
ما كان ابوك امرأ سوء
وما كانت امك بغيا ○
فاشا رت اليه قالو
كيف نكلم من كان
في المهد مبيا ○ قال
اني عبدالله اتني
الكتب وجعلني نبيا
وجعلني مبار كا اينما
كنت واوصاني
بالصلوة والزكوة
مادمت حيا ○ وبر
ابوالدتي ولم يجعلني
جبارا شقيا ○ والسلام
علي يوم ولدت ويوم
اموت ويوم ابعث
حيا ○ از قالت الملئكة
يمريم ان الله يشرك
بكلمة منه اسلمه
المسيح عيسى ابن

آج میں کسی سے نہ بولونگی پھر وہ اپنے بچے کو لئے ہوئے اپنے لوگوں میں آئی ،لوگ کہنے لگے اے مریم: یہ تو تو نے بڑا پاپ کر ڈالا ، اے ہارن کی بہن نہ تیرا باپ برا تھا اور نہ ہی تیری ماں تھی بدکار عورت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا لوگوں نے کہا ہم اس سے کیا بات کریں جو پنگھوڑے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے۔ بچا بولا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا اور بابرکت کیا جہاں بھی میں رہوں اور نماز اور زکوۃ کی پابندی کا حکم دیا، جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنوں اور مجھ کو جبار اور بدبخت نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جبکہ میں پیدا ہوا اور جب کہ میں مروں اور جب کہ میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔۔۔۔

اور جب فرشتے نے کہا اے مریم: اللہ تعالیٰ تجھے ایک بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہو گا۔ دنیا اور آخرت میں عزت والا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے منقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا اور لوگوں سے پنگھوڑے میں بھی کلام کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم وجیھا فی الدنیا
والا خرۃ و منا لمقربین
ویکلم الناس فی المھد
و کھلا ومن
الصالحین○ ویعلمہ
الکتب والحکمۃ والتو ر
تہ والا نجیل ورسول
الی بنی اسرائیل ۵ انی
قد جئتکم بایۃمن
ربکم انی اخلق لکم
من الطین کھیئۃ
الطیرانفخ فیہ فیکون
طیرا باذن اللہ وابری
الا کمہ والابرص واحی
الموتی باذن اللہ
وانبئکم بما تا کلون
وما تدخرون فی
بیوتکم ان فی ذالک لا
یۃ لکم ان کنتم
مؤمنین○
﴿پارہ ۳﴾

اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور وہ ایک مرد صالح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دیگا اور تورات اور انجیل کا علم سکھائے گا اور بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر کرے گا اور جب وہ بحیثیت رسول بنی اسرائیل کے پاس آیا تو اس نے کہا میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس معجزات لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت کا ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادرزاداندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے زندہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کر کے رکھتے ہو اس میں تمہارے لئے کافی نشانی ہے اگر تم ہو ایمان لانے والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از قال اللله يعيسى ابن مريم از كرنعمتي عليك وعلي والدتك از ايدتك بروح القدس تكلم بروح القدوس تكلم الناس في المهدو كهلا واذ علمتك الكتب والحكمة و التورته والانجيل واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني وتبرئ الاكمه والا برص باذني واذ تخرج الموتي باذني واذكففت بني اسرائيل عنك از جعتهم بالبينت فقال الذين كفرو امنهم ان هذا الا محرمبين ○	جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میری اس نعمت کو جو میں تجھے اور تیری والدہ کو عطا فرمائی تھی، میں نے روح القدس سے تیری مدد کی تھی تو پنگھوڑے میں باتیں کرتا تھا لوگوں سے اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔ میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی، تو میرے حکم سے مٹی کا پتلا پرندے کی شکل کا بناتا اور اس میں پھونکتا تھا اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور تو مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا اور تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ کرتا تھا پھر جب تو بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزات لے کر آیا اور جو لوگ ان میں سے کافر تھے انہوں نے کہا کہ یہ معجزات جادو کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ (پ ۷)

ناظرین کرام گزشتہ صفحات میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان وشوکت کو ملاحظہ فرمایا، اب آئندہ صفحات میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مرزا جی کے ارشادات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیالات مرزا

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا اور پھر بزرگان قوم کے نہات اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا، گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیوں کر نکاح کرلیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیونکر ناحق توڑا گیا اور تعداد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار (رکھان) کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار (ترکھان) کے نکاح میں آوے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں ہیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض (روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۱۸/۱۶)

یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔

(بحوالہ مذکور۔ تصنیف مرزا)

حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح پھرنا اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتی کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہوجاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے مین بات کو ٹال دیتے ہیں۔ کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطے کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہوجاتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۴۔ ایام صلح ۳۰۰ صفحہ ۲/۷/۶۶ تصنیف مرزا جی)

ایک اور اعتراض ہے جو ہم (یعنی مرزا جی) نے کہا تھا اور وہ یہ ہے کہ یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ موروثی اور کسبی گناہ سے پاک تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔۔۔یسوع نے اپنا گوشت پوست تمام تر اپنی والدہ سے پایا تھا اور وہ گناہ سے پاک نہ تھی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳۔ کتاب البریہ صفحہ ۷۷/ ۵۹ تصنیف مرزا جی)

آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھی جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے گا۔ بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم صفحہ ۲۸۹ درحاشیہ تصنیف مرزا جی)

ہاں آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم صفحہ ۲۹۱ تصنیف مرزا جی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے نام رکھے۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰۔ چشمہ مسیحی صفحہ ۳۴۶ تصنیف مرزا جی)

یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔۔۔آپ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم صفحہ ۲۹۱)

آپ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان رہے ورنہ کوئی پرہیز گار اپنے ناپاک ہاتھ لگا وے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم صفحہ ۲۹۱ درحاشیہ تصنیف مرزا جی)

میرے نزدیک مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔

(بیان مرزا جی مندرجہ ریویو جلد ۱ صفحہ ۱۲۴۔ ۱۹۰۲ء)

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۷۱/۶۵)

ایک دفعہ ایک دوست نے مجھے صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے کہا یہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بڑی مہربانی ہے کہ ہمدردی فرمائی ہے لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) تو شرابی تھا اور دوسرا (یعنی مرزا جی) افیونی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹۔نسیم دعوت صفحہ ۴۳۴/ ۶۹ تصنیف مرزا)

یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کب تک ان کے حال پر روئیں۔کیا یہ مناسب تھا کہ وہ ایک زانیہ عورت کو یہ موقع دیتا کہ وہ عین جوانی اور حسن کی حالت میں ننگے سر اس سے مل کر بیٹھتی اور نہایت ناز ونخرہ سے اس کے پاؤں پر اپنے بال ملتی اور حرام کاری کے عطر سے اس کے سر پر مالش کرتی۔اگر یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کا دل بدخیالات سے پاک ہوتا تو وہ ایک کسبی عورت کو نزدیک آنے سے ضرور منع کرتا، مگر ایسے لوگ جن کو حرام کار عورتوں کے چھونے سے مزہ آتا ہے وہ ایسے نفسانی موقع پر کسی ناصح کی نصیحت بھی نہیں سنا کرتے دیکھو یسوع کو ایک غیرت مند بزرگ نے نصیحت کے ارادے سے روکنا چاہا، کہ ایسی حرکت کرنا مناسب نہیں مگر یسوع نے اس کے چہرہ کی ترش روئی سے سمجھ لیا کہ میری اس حرکت سے یہ شخص بیزار ہے تو رندوں کی طرح اعتراض کو باتوں میں ٹال دیا اور دعویٰ کیا کہ یہ کنجری بڑی اخلاص مند ہے۔ایسا اخلاص تو تجھ میں بھی نہیں پایا گیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ جواب ہے۔یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) ایک زنا کار عورت کی تعریف کر رہے ہیں بڑی نیک بخت ہے۔۔۔بھلا جو شخص ہر وقت شراب سے مست رہتا ہے اور کنجریوں سے میل جول رکھتا ہے اور کھانے میں ایسا اول نمبر کا جو لوگوں میں یہ اس کا نام ہی پڑ گیا ہے کہ یہ کھاؤ پیو ہے۔اس سے کس تقویٰ اور نیک بختی کی امید ہو سکتی ہے۔۔۔کون عقل مند اور پرہیزگار ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو جوان عورتوں کے چھونے سے پرہیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا۔ایک کنجری خوب صورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوش نما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشا کر رہی ہے۔یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور اگر کوئی اعتراض کرتا ہے تو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرو (یعنی کنوارے) اور ایک خوب صورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی بیوی سے صحبت کر لیتا۔کم بخت زانیہ کے چھونے سے اور نازو ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔اسی وجہ سے یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔

(روحانی خزائن جلد ۹ نور القرآن نمبر صفحہ ۴۴۹/۴۴۸۔۴۷/۷۳)

مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔۔۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔اسی وجہ سے خدا نے قرآن شریف میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ دافع البلاء صفحہ ۴/۲۲۰ تصنیف مرزا جی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے والا دلالت کرتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰۔چشمہ مسیحی صفحہ ۲۸/ ۳۵۶ تصنیف مرزا جی)

مردمی اور رجولیت انسان کے صفات محمودہ میں سے ہے ہجڑا ہونا کوئی صفت نہیں ۔۔۔حضرت مسیح مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے محروم ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۔روحانی خزائن جلد ۹۔نور القرآن صفحہ ۱۷/ ۳۹۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مہد میں بولنے لگے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ پیدا ہوتے ہی یا دو چار مہینہ کے بعد بولنے لگے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ دو چار برس کے ہوئے کیونکہ یہی وقت تو بچوں کا پنگھوڑوں میں کھیلنے کا ہوتا ہے اور ایسے بچے کیلئے باتیں کرنا کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ہماری لڑکی امتہ الحفیظ بھی بڑی باتیں کرتی ہے۔ (ملفوظات مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی۔۔۔۔۔)

عیسیٰ علیہ السلام گرفتار کیے گئے ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں۔گالیاں دی گئیں۔سر پر کانٹوں کا تاج رکھا گیا چہرے پر تھوکا گیا۔پسلی چھیدی گئی،تازیانے لگائے گئے۔منہ پر طمانچے مارے گئے،ہنسی کی گئی ٹھٹھے اڑائے گئے،ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوکی گئیں جن سے وہ غشی کی حالت میں ہو گیا جو کچھ اس کے مقدر میں تھا سب کچھ دیکھ کر آخر سولی پر لٹکائے گئے۔

(انجام آتھم صفحہ ۱۲/ ۳۰۷۔روحانی خزائن جلد ۳۔صفحہ ۳۰۲/ ۲۹۵۔ازالہ اوہام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی ہے۔ عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے شاید یہ حرکت اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بے جا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کانشینس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ملات نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی عملی قویٰ میں بہت ہی کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم صفحہ ۲۹۰ تصنیف مرزا جی)

یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے۔ اگر ایک ایک پیش گوئی بھی اس (ہماری) پیشگوئی سے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے۔ قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی۔۔۔ کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے ان معمولی باتوں کا نام پیشگوئی کیوں رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں۔ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائے گا۔ دیکھو یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرام کار بنے اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے گا۔ بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفچی کو کہنا پڑا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان جائیں۔ اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے کیسا داؤ کھیلا۔ یہی آپ کا طریق تھا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم)

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کی اولاد ٹھہرایا اور حرام کار کہا، اسی دن سے شریفوں نے آپ سے کنارا کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم صفحہ ۲۹۰)

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر سے کسی شب کوڑھی وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بدقسمتی سے اس زمانہ میں ایک تالاب بھی تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اس تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(روحانی خزائن جلد ۱۱۔انجام آتھم۔ درحاشیہ صفحہ ۲۹۱)

مسیح (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات بنا ہوا تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم اور مفلوج اور مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۳)

کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق کو دور نہیں کرتا اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس مدر حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہ نکل سکیں۔ (حوالہ مذکورہ صفحہ ۱۰۶)

غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد ہے اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں، بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح علیہ السلام ایسے کام کیلئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا۔ جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔

(روحانی خزائن جلد ۳۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۳)

کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز تو نہیں کرتا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیز ہو جاتی ہے۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں دیکھا جاتا ہے۔ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت ملتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔۔۔ ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزم طریق سے بطور لہو ولب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں۔ کیوں کہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں میں ڈال کر ان کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔۔۔ محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اہل سلوک اور اولیاء اللہ کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں۔۔۔ اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ مگر الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ بہر حال مسیح کی یہ تربی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدائے تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ابن مریم سے کم نہ رہتا۔۔۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تئیں اس مشغولی میں ڈال دے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کیلئے اپنی تمام تر دلی اور دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت نکما اور ضعیف ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے ہیں مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کو کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔

(روحانی خزائن جلد ۳، ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۸ تصنیف مرزا جی)

وہ (یعنی مسیح علیہ السلام) ایک خاص قوم کیلئے آیا اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ نہ پہنچ سکا ایک ایسی نبوت کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرور اس کے فائدے سے زیادہ ثابت ہوا۔ اس کے آنے سے ابتلاء اور فتنہ بڑھ گیا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸، تمام الحجہ صفحہ ۳۰۸/ ۲۸ تصنیف مرزا جی)

بجز اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نبی تھے۔ کیونکہ قرآن نے اس کو نبی کہا ہے اور کوئی دلیل اس کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت (یعنی اس کے جھوٹے ہونے پر کئی دلائل قائم ہیں۔)

(روحانی خزائن جلد ۱۹، اعجاز احمدی تصنیف مرزا جی)

ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹، اعجاز احمدی ۱۲۱/ ۱۵ تصنیف مرزا جی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کہتے ہو کہ مسیح علیہ السلام عالم الغیب نہیں تھا مگر یہ مانتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے پینے کی چیزوں اور تمہارے گھروں کے ذخیروں کی اطلاع دیتا تھا۔ بڑے شرم کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر ایک خدا کو تمام صفات کاملہ سے موصوف مان کر پھر اس کی صفات ایک عاجز انسان کو دو، کچھ خدا کا خوف بھی کرو۔

(مندرجہ ملفوظات مسیح موعود مرزا جی مطبوعہ ربوہ صفحہ ۴۳۲/۱۴۰)

مرزا جی فرماتے ہیں:۔ ایک شریر مکار جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں:۔ اللہ تعالیٰ نے یسوع کی روح میرے (مرزا کے) اندر رکھی تھی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲۔ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۷۲/۲۰ تصنیف مرزا)

میں (یعنی مرزا) وہ شخص ہوں جس کی روح میں یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔

(حوالہ مذکورہ)

☆☆☆☆☆

ہم مرزا جی کی تحریرات کی روشنی میں حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کے اخلاق وخواص کا جائزہ لیتے ہیں تو اقتباسات بالا کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ:۔

۱۔ عیسیٰ علیہ السلام شرابی تھے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)
۲۔ عیسیٰ علیہ السلام بدزبان تھے۔
۳۔ وہ نہات غیر مہذبانہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔
۴۔ وہ مسمریزم جیسے قابل نفرت اور بد خاصیت عمل میں کمال رکھتے تھے۔
۵۔ روحانی تاثیروں میں ضعیف نکلے اور قریب قریب ناکام تھے۔
۶۔ اس درماندہ انسان یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیاں بے معنی تھیں۔
۷۔ اس (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کی نبوت کے ابطال پر کئی دلائل قائم تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔

آپ کی معجزانہ پیدائش ایسی تھی جیسے برسات میں کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جائیں۔

وہ رجولیت سے محروم تھے اور ہجڑا ہونا کوئی صفت نہیں۔

گندی گالیوں کی وجہ سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کر لیا تھا۔

آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت تھی اسی وجہ سے تھی کہ جدی مناسبت درمیان میں رہے۔

آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔

آپ ایک دفعہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے تھے۔

ایک نوجوان بے تعلق عورت آپ کی خدمت کرتی تھی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت جو مرزا نے پیش کی ہے پیش نظر رکھ کر مرزا جی
سب ذیل ارشادات بغور مطالعہ فرماویں۔

جی فرماتے ہیں:۔ میں مثیل مسیح ہوں، یعنی حضرت مسیح کے بعض روحانی
طبع اور عادات اور اخلاق وغیرہ خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔
حانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام)

اللہ تعالیٰ نے مجھے یسوع کے رنگ میں پیدا کیا تھا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۷۲/۲۰)

مرزا جی کا مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ اور مسیح علیہ السلام کے ۱۷ خواص و عادات آپ

www.KitaboSunnat.co[redacted]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے ہیں کیا کوئی مرزائی مرزا جی کو مثیل مسیح مان کر یہ خواص و عادات مرزا جی میں ماننے کیلئے تیار ہے؟

☆☆☆☆☆

چند باتیں حسب ذیل درج ہیں۔ یاد فرمالیں انشاء اللہ العزیز کام آئیں گی۔

مرزا جی فرماتے ہیں

جن نبیوں کا اس وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا ایلیا اور ادریس بھی نام ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۳ توضیح مرام۔ ۵۲/۳ تصنیف مرزا جی)

جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار (ترکھان) سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ اور یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔

(روحانی خزائن جلد چشمہ مسیحی تصنیف مرزا جی)

حضرت یسوع مسیح کا وجود عسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترکہ جائیداد کی طرح ہے۔

(روحانی خزائن جلد۔۔۔۔۔ تحفہ قیصریہ۔۔۔۔)

نوٹ

مذکورہ بالا حوالاہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ مرزا کے نزدیک بھی یسوع اور مسیح ایک ہی ہستی کا نام ہے۔ مرزا نے کبھی یسوع کا نام لے کر آپ کی توہین کی اور کبھی عیسیٰ کا نام لے کر۔ اب اگلے صفحات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا انداز بیان تردید الوہیت مسیح اور اس کے بالمقابل مرزا قادیانی کذاب کا طرز رد الوہیت مسیح ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لن يستنكف المسيح ان يكون عبدالله	مسیح نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو۔
لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقال المسيح يبني اسرائيل اعبدوا الله ربي وربكم انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة و ماو يه النار وما للظلمين من انصار	بے شک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے حالانکہ مسیح ابن مریم نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کر جو رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر خدا نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (پ ۶)
لقد كفرالذين قالوا ان الله ثالث ثلثة وما من الاه الا اله واحد	بے شک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا اللہ تین میں کا ایک ہے حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی نہیں ہے۔
ما المسيح ابن مر الا رسول قد خلت من قبله الرسل ؕ وامه صديقة كانا ياكلان الطعام	مسیح بن مریم نہیں ہے مگر اللہ کا رسول اس سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں اس کی والدہ ایک راستبار عورت تھی اور دونوں کھانا کھاتے تھے۔ (پ ۶)
وقالت النصرى المسيح ابن الله ؕ ذالك قولهم بانو اههم يضاهئون قول الذين كفروا من قبل ؕ قاتلهم الله انى يؤ	اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ بے حقیقت باتیں ہیں اور یہ دیکھا دیکھی ان لوگوں کی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہو چکے ہیں ۔ انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکون اتخزوا احبار هم و رهبانهم اربابا من دون الله والمسیح ابن مریم وما اومروا االا لیعبدوآ الها واحدا لا اله الا هو سبحنه عما یشرکون	اوراسی طرح مسیح ابن مریم کوبھی حالانکہ ان کوایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اس کے سوا کوئی معبود نہیں پاک ہے وہ ذات ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔
لقد کفر الذین قالوآ ان الله هوالمسیح بن مریم قل فمن یملك من الله شیئا ان اراد ان یهلك المسیح ابن مریم وامه و من فی الارض جمیعا	بے شک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم خدا ہی ہے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہو کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کواور اس کی والدہ کواور تمام زمین والوں کو ہلاک کردینا چاہے تو کس کو مجال ہے کہ اس کو اس ارادے سے باز رکھے۔
یا هل الکتب لا تغلو فی دینکم فلا تقولوا علی الله الا الحق انما المسیح عیس ابن مریم رسول الله و کلمته القامه الی مریم وروح منه فامنوا بالله ورسوله ولا تقولو ثلثه انتهوا خیرلکم	اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرواور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو۔ مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھا اور ایک حکم جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی پس تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔۔۔۔ یعنی مسیح اور اس کی والدہ اور تیسرا خود خدا شرک کرنے سے باز آ جاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (پ٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واخرج ابن جریروابن
ابی خاتم عن الربیع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
النصری اتوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
فخاصمو نی عیسی ابن
مریم وذالوا لہ من ابوہ
وقالو اعلی اللہ الکذب
رانبھتان فقال لھر النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم صل اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم الستم
تعلمون انہ لا یکون
ولدالا ھو یشیہ اباء قالو
ابلی قال الستم تعلمون
ان ربنا حی لایموت و
ان عیسی یاتی علیہ
الضنا قالوا بلی قال
الستمر تعلمون ان ربنا
قیم علی کلی شئی بکلؤ
ہ ویحفظ وبرزاتہ قالو
ابلی قال فھل یملك

حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ عیسائی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کی کہنے لگے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کون ہے؟ اور جھوٹ موٹ انہیں خدا کا بیٹا بتانے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ بیٹا اپنے باپ کے مشابہ سے ہوتا ہے۔ کہنے لگے کیوں نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ ہمارا پروردیگار زندہ اور لافانی ہے اور عیسیٰ پر یقیناً ایک دن موت آئیگی کہنے لگے کیوں نہیں؟ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب ہر چیز کا بنانے والا ہے وہ سب کی نگہداشت کرتا ہے اور سب کا رازق ہے کہنے لگے کیوں نہیں؟ آپ نے دریافت کیا عیسیٰ بھی ایسے اختیارات رکھتے ہیں کہنے لگے نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا پھر تمہیں علم نہیں کہ خدا تعالیٰ پر عرش سے فرش تک کچھ پوشیدہ نہیں کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ من ذلك شیئا
قالوا لا قال افلستم
تعلمون ان الله لا یخفی
علیه شی فی الارض ولا
فی السماء قالوابلی قال
فهل تعلم عیسیٰ من
ذلك شیئا الا ما علم
قالوالا قال فان ربنا
صور عیسیٰ فی الرحم
کیف شاء الستم تعلمون
ان ربنا لا یاکل الطعام
ولا یشرب الشرب ولا
یحدث الحدث قالوا بلی
قال الستم تعلمون ان
عیسی حملته امه کما
تحمل المرأة ثم رضعته
کما تضع المرأة ولدما
ثم عذی کما تغذی
المرأة الصبی ثم کان
یاکل الطعام و یشرب
الشراب و یحدث
المحدث قالوا بلی قال

لگے درست ہے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا عیسیٰ بھی بن بتائے یہ سب کچھ جان لیتے ہیں کہنے لگے ہرگز نہیں۔ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا عیسیٰ کی تصویر شکم مادر میں بنائی۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کھانے پینے اور ٹٹی پیشاب سے پاک ہیں کہنے لگے کیوں نہیں؟ فرمایا پھر کیا تم نہیں جانتے کہ عیسیٰ شکم مادر میں اسی طرح رہے جسے دوسرے لوگ رہتے ہیں پھر سب انسانوں کی طرح پیدا ہوئے پھر بچوں کی طرح ماں کا دودھ پیتے رہے پھر کھاتے پیتے رہے اور بول و براز کرتے رہے کہنے لگے کیوں نہیں؟ فرمایا پھر تمہارا یہ خیال باطل کیا درست ہو سکتا ہے پس وہ حقیقت کو پا گئے مگر ہٹ دھرمی سے انکار کرتے رہے۔

(درمنثور ج۲ صفحہ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فكيف يكو هذا كما ---------------------

زعمتم تعرو اثم ابواه ---------------------

جحودا ---------------------

(درمنثور ج ۲ صفحہ ۴)

ناظرین کرام!

یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا انداز تردید۔ الوہیت مسیح مجال کہ اشارۃً بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا پہلو نکلے۔ اب آپ دوسرے کالم میں مرزا جی کا بھی انداز تردید ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کا چال چلن۔۔۔۔کیا تھا، ایک کھاؤ پیو شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔

(روحانی خزائن جلد ۹۔ نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۳۸۷ تصنیف مرزا جی)

اب دوسرا مذہب یعنی عیسائی باقی ہے جس کے حامی نہایت زور وشور سے اپنے خدا کو جس کا نام انہوں نے یسوع مسیح رکھا ہوا ہے بڑے مبالغہ سے سچا خدا سمجھتے ہیں اور عیسائیوں کے خدا کا حلیہ یہ ہے کہ وہ ایک اسرائیلی آدمی، مریم کا بیٹا ہے جو ۳۲ برس کی عمر پاکر اس دار الفنا سے گزر گیا۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ کیوں کر وہ گرفتار ہونے کے وقت ساری رات دعا کر کے پھر بھی اپنے مطلب سے نامراد رہا اور ذلت کے ساتھ پکڑا گیا اور۔۔۔۔سولی پر کھینچا گیا اور ایلی ایلی کرتا مر گیا تو ہمیں ایک دفعہ بدن پر لرزہ پڑتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسے انسان کو کہ جس کی دعا بھی جناب الٰہی میں قبول نہ ہوسکی اور نہایت ناکامی اور نامرادی سے ماریں کھاتا کھاتا مر گیا، قادر خدا کہہ سکتے ہیں۔

ذرا اس وقت کے نظارہ کو آنکھوں کے سامنے لاؤ جبکہ یسوع مسیح حوالات میں ہوکر پلاطوس کی عدالت سے ہردوس کی طرف بھیجا گیا۔ کیا یہ خدائی کی شان ہے کہ حوالات میں ہوکر ہتھکڑی ہاتھ میں زنجیروں میں چند سپاہیوں کی حراست میں چالان ہوکر جھڑکیاں کھاتا ہوا گلیل کی طرف روانہ ہوا اور اس حالت پر ملامت میں ایک حوالات سے دوسری حوالات میں پہنچا۔ پلاطوس نے کرامت دیکھنے پر چھوڑنا چاہا اس وقت کوئی کرامت دکھلا نہ سکا ناچار پھر حراست میں واپس کر کے یہودیوں کے حوالہ کیا گیا اور انہوں نے ایک دم میں اس کی جان کا قصہ تمام کر دیا۔

اب ناظرین خود سوچ لیں کہ کیا اصل اور حقیقی خدا کی یہی علامتیں ہوا کرتی ہیں۔ کیا کوئی پاک کانشنس اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ وہ جو زمین آسمان کا خالق اور بے انتہا قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے وہ اخیر میں ایسا بدنصیب اور کمزور اور ذلیل حالت میں ہو جائے کہ شریر انسان اس کو اپنے ہاتھوں میں مل ڈالیں۔

(روحانی خزائن جلد ۹۔ معیار المذاہب صفحہ ۴۶۸/۴۶۹)

اسلام ۔۔۔۔ نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھاتا ہے خدا (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گناہگار (جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرامکار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ابنیت (بیٹے ہونے) کا حصہ رکھتا تھا خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعبتیں ہیں جیسے خسرہ چیچک دانتوں کی تکالیف وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیفیں وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی مگر چونکہ دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں اس لئے دعویٰ کے ساتھ پکڑا گیا۔

ایسا ہی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ (اللہ تعالیٰ عیسائیوں کے خدا عیسیٰ کیطرح) کسی عورت کے رحم میں داخل ہوتا اور خون حیض کھاتا اور قریباً نو ماہ پورے کر کے سیر ڈیڑھ سیر کے وزن پر عورتوں کی پیشاب گاہ سے روتا چلاتا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر روٹی کھاتا اور پاخانہ جاتا اور پیشاب کرتا اور تمام دکھ اس فانی زندگی کے اٹھاتا ہے اور آخر چند ساعت جان کندنی کا عذاب اٹھا کر اس جہان فانی سے رخصت ہو جاتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۰۔ ست بچن ـــ تصنیف مرزا جی)

غرض وہ اپنے خدا ہونے کا نشان دکھلا نہ سکا ـــ بلکہ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر ـــ وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں جو بدقسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدرو ہے، پیدا ہو کر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا، اور بشری الودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کندہ ملوث نہ ہوا ور پھر اس نے اپنی جہالت اور بے علمی اور بے قدرتی اور نیز اپنے نیک نہ ہونے کا اپنی کتاب میں آپ ہی اقرار کر لیا اور پھر درصورتیکہ وہ عاجز بندہ کہ خواہ مخواہ خدا کا بیٹا قرار دیا گیا۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۴۰/ ۳۶۸، روحانی خزائن جلد ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ (مسیح ابن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے تولد پا کر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۴۱/۳۶۹، روحانی خزائن جلد ۱)

عیسائیو! آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کے خدا صاحب تھوڑی سی بھوک کے عذاب پر صبر نہ کر کے کیونکر انجیر کے درخت کی طرف دوڑے گئے کیا آپ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ درخت ان کا یا ان کے باپ (یعنی اللہ) کا تھا۔پس جو شخص بیگانہ درخت کو دیکھ کر اپنے نفس پر غالب نہ آ سکا اور پیٹ کو بھینٹ چڑھانے کیلئے اس کی طرف دوڑا گیا وہ خدا تو کیا بلکہ بقول آپ کے فرد اکمل بھی نہیں ہوسکتا۔

(روحانی خزائن جلد ۹ نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۴۴۶)

مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا بھی کبھی آپ نے سوچا ہے۔ہم تو سوچ کر تھک گئے اب تک کوئی عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا کیا خوب خدا ہے جس کی دادیاں، نانیاں اس کمال کی (یعنی زنا کار اور کسبی) ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۹ نور القرآن نمبر ۲)

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱، انجام آتھم صفحہ ۲۹۰)

تکبر اور خود بینی بدیوں کی جڑ ہے وہ تو یسوع صاحب کے حصہ میں آئی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس نے آپ خدا بن کر سب نبیوں کو رہزن اور بٹمار اور ناپاک حالت کے آدمی قرار دیا ہے حالانکہ یہ اقرار بھی اس کی کلام سے نکلتا ہے کہ وہ خود بھی نیک نہیں مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ تکبر کا سیلاب اس کی تمام حالت کو برباد کر گیا۔کوئی بھلا آدمی گذشتہ بزرگوں کی مذمت نہیں کرتا لیکن اس نے پاک نبیوں کو رہزن اور بٹماروں کے نام سے موسوم کیا ہے اس کی زبان پر دوسروں کیلئے ہر وقت بے ایمان حرام کار کا لفظ چڑھا ہوا ہے کسی کی نسبت ادب کا لفظ استعمال نہیں کیا کیوں نہ ہو آخر خدا کا فرزند جو ہوا۔

(روحانی خزائن جلد ۹، معیار المذاہب صفحہ ۴۸۴)

یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں لکھ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے ۔چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک نتیجہ ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۹، معیار المذاہب صفحہ ۴۸۴/۴۸۵)

ہر ایک انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور مطہر اور مقرب انسان کا شیطان ایمان لے آتا ہے مگر افسوس کہ یسوع کا شیطان ایمان نہیں لایا بلکہ الٹا اس کو گمراہ کرنے کی فکر میں ہوا اور ایک پہاڑی پر لے گیا اور دنیا کی دولتیں دکھلا کر وعدہ کیا کہ سجدہ کرنے پر یہ تمام دولتیں دے دوں گا جن کے پیشوا نے خدا بن کر پھر شیطان کی پیروی کی ۔ان کا شیطان کو سجدہ کرنا کیا بعید تھا۔ (روحانی خزائن جلد ۹، معیار المذاہب صفحہ ۴۷۵/۱۷)

دیکھو وہ (مسیح علیہ السلام) کیسے شطیان کے پیچھے پیچھے چلا گیا حالانکہ اس کو جانا مناسب نہ تھا۔اور غالباً یہی حرکت تھی جس کی وجہ سے وہ ایسا نادم ہوا کہ ایک شخص نے جب اسے نیک کہا تو اس نے روکا کہ کیوں مجھے نیک کہتا ہے۔حقیقت میں ایسا شخص جو شیطان کے پیچھے پیچھے چلا گیا کیونکر جرأت کرسکتا ہے کہ اپنے تئیں نیک کہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ یسوع نے اپنے خیال سے اور بعض اور باتوں کی وجہ سے بھی اپنے تئیں نیک کہلانے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارہ کشی ظاہر کی مگر افسوس کہ اب عیسائیوں نے نہ صرف نیک قرار دے دیا بلکہ خدا تک بنا رکھا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۰ ست بچن صفحہ ۲۹۳)

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچ دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں تو نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹۔ اعجاز احمدی صفحہ ۱۲۱/۱۴ تصنیف مرزا)

ناظرین کرام! آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی والدہ ماجدہ کا مقام معلوم کرلیا ہے اور مرزے جی نے جو آپ اور آپ کی اماں جان کی سیرت کا نقشہ کھینچا ہے وہ بھی آپ سے مخفی نہیں رہا۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کرنے والا نبی تو کجا ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

عبدالرحمٰن عفی عنہ

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلصانہ درخواست

ابن سرور حافظ عبدالرحمن شاہ عالمی
ابو الشہید مظفر گڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین حق شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر

اِدارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818, Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

گذارش ہے۔ کہ دو متضاد خیال شخص جب کسی مسئلہ پر گفتگو کریں گے تو ان دونوں میں سے حق صرف اس کا ساتھ دے گا۔ جو دلائل و براہین کی رو سے غالب اور حق پرست ہوگا۔ یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کہ ایک شخص دعویٰ اور دلیل کی رو سے بھی کمزور ہو۔ اور پھر لوگ اس کو حق پر جانیں۔

آپ کے اور ہمارے درمیان سب سے بڑا اور مرکزی اختلاف جناب مرزا صاحب کو ماننے میں ہے۔ ان کتابوں سے جو مرزا صاحب کا سوانحی خاکہ تیار ہوتا ہے۔ اور آپ کی زندگی کے علمی عملی، سیاسی اخلاقی اور معاشرتی پہلو جو ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اور آپ کی متحدیانہ پیشن گوئیوں کے جو نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ جن کو تاویل و تحریف کے نشتروں سے مجروح کر کے مزید قابل رحم بنایا گیا پڑھی لکھی دنیا کے سامنے آجائیں تو وہ

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

کا کھلا نظارہ دیکھ لیں گے۔ میری طرح اگر آپ کو بھی یقین کامل ہے۔ کہ مرزا صاحب کی زندگی کے مذکورہ پہلو اپنے اندر کوئی کشش اور جاذبیت رکھتے ہیں۔ اور آپ کو یقین ہے۔ کہ اگر مجلس عام میں آپ میرے ساتھ مرزا صاحب کی سیرت پر گفتگو کریں گے تو لوگ مرزا صاحب کی سیرت سے پروانہ وار متاثر ہوں گے۔ تو آپ کے لئے یہ تبلیغ کا سنہری موقع ہے۔ آپ مرزا صاحب ان کے خلفاء اور احباب کی کتابوں کی روشنی میں کھلی مجلس میں جہاں احمدی اور غیر احمدی سب ہوں گے۔ مذکورہ موضوع پر گفتگو کریں۔ آپ کا فریضۂ تبلیغ ادا ہو جائے گا۔ اور عوام حق و باطل میں فیصلہ کر کے راہ حق کو متعین کر سکیں گے۔ اس بنیادی گفتگو کے بعد دیگر اختلافی مسائل مثلاً وفات مسیح اجرائے نبوت۔ علامات مہدی پر بھی گفتگو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی۔اس گفتگو میں کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ (اُن کا وہ مفہوم جو جمہور اہل اسلام نے سمجھا ہے۔) بطور دلیل واستدلال ہونگے۔اور مرزا صاحب اور دیگر اکابر احمدیوں کی کتابیں آپ کے مسلمات کے طور پر پیش ہونگی۔گفتگو پوری تفصیل سے ہوگی۔تاکہ عوام کے سامنے بات کھل کر آئے اور لوگ کوئی صحیح نتیجہ نکال سکیں۔مثال کے طور پر جب وفات مسیح پر آپ گفتگو فرمائیں گے۔تو شروع سے آخر تک استدلال کی بنیاد صرف قرآن وحدیث پر ہوگی ۔یعنی مرزا صاحب کے نزدیک مسیح کی گرفتاری تک جو واقعات ہوئے ہیں ۔وہ قرآن وحدیث سے بتائے جائیں گے۔کہ کہاں لکھا ہے۔(۱) کہ مسیح کو گرفتار کرنے میں یہودی کامیاب ہو گئے تھے۔(۲) مسیح کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ کر طمانچے مارنا اور منہ پر تھوکنا اور ہنسی مذاق اڑا کر بے عزتی کرنا کس قرآن میں لکھا ہے۔(۳) پھر مسیح کو صلیب پر لٹکانا ۔تڑپانا۔پسلی چھیدنا کس آیت میں ہے۔(۴) پھر زندہ اترنا اور چوری چھپے مرہم سے علاج کرنا کس آیت میں لکھا ہے۔(۵) پھر رسولاً الی بنی اسرائیل سے بھاگ جانا اور تبلیغ کلام الٰہی اور اپنے فرض منصبی سے معزول ہو کر باقی زندگی گزارنا۔ہاں اگر آپ کشمیریوں کو اسرائیلی سمجھتے ہیں۔تو چشم ماروشن دل ماشاد آپ ان کا اسرائیلی ہونا قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔(۶) مرزا صاحب کے نزدیک مسیح کا بار بار فوت ہونا۔پہلے ۱۲۰ سال کی عمر میں۔پھر ۱۲۵ سال کی عمر میں۔پھر ۱۵۳ سال کی عمر میں اور کئی قبروں میں دفن ہونا۔پہلے گلیل میں۔پھر طرابلس میں پھر کشمیر میں۔یہ قرآن پاک کی کون سی سورت میں مذکور ہے ۔الغرض اس طرح تمام پہلوؤں پر تفصیل سے گفتگو ہوگی۔علیٰ ھذا دیگر مسائل پر بھی بالتفصیل گفتگو ہوگی۔اور انشاءاللہ حق دوپہر کے سورج کی طرح عوام پر روشن ہو جائے گا۔ دوبارہ عرض ہے۔کہ اگر آپ کو صدقی صد یقین ہے کہ آپ حق پر ہیں۔اور صدقی صد آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یقین ہے کہ دلائل و براہین کی رُو سے آپ مجھ پر غالب رہیں گے۔تو مجمع عام میں مجھ سے تبادلہ خیال کریں۔اور ضرور کریں۔یہ آپ کے واسطے سنہری موقع ہے۔اسے ہاتھ سے مت جانے دیں اپنا فریضہ تبلیغ بطریق احسن نبھائیں۔لوگ آپ کا ساتھ دیں گے۔کیونکہ اندھی تقلید کوئی کسی کی نہیں کرتا لوگ دلائل و براہین کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔مگر مجھے یقین ہے کہ دلائل و براہین کی رُو سے میں گفتگو میں غالب رہوں گا۔اور فتح انشاء اللہ میری ہوگی۔میں یقین سے کہتا ہوں کہ غیر احمدی تو کجا احمدی احباب بھی میری باتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔یقین نہ ہو تو آزمائش کرلیں۔مگر یہ سب کچھ آپ کی خوشی سے ہو گا۔اگر آپ تیار ہیں تو میں بھی بصد شوق تیار ہوں۔گفتگو کا طریق کار یہ ہوگا۔

(۱) گفتگو کے لئے مقام ۴۰/۳/۱۔آر ہے۔جس احمدی کے مکان کو تجویز کریں آپ کو اختیار ہے میں بخوشی حاضر ہو جاؤں گا۔(۲) کل وقت تین گھنٹے دس منٹ ہوگا۔(۳) پہلی تقریر کیلئے دو فریق کو آدھا آدھا گھنٹہ وقت دیا جائیگا اس کے بعد ہر تقریر دس دس منٹ ہوگی۔اور آخری تقریر میں ہر دو فریق کو صرف پانچ پانچ منٹ وقت ملے گا۔(۴) پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔لیکن آخری تقریر میں کوئی نئی دلیل پیش نہ کی جاسکے گی۔ (۵) مرزا صاحب کی سیرت کے موضوع میں مدعی میں ہوں گا۔اور وفات مسیح اور اجرائے نبوت وغیرہ میں مدعی آپ ہوں گے۔ (۶) ایک مجلس میں صرف ایک ہی عنوان پر گفتگو ہو گی۔ (۷) گفتگو کے خاتمے پر لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے اور وہ حق اور باطل کا فیصلہ خود کرلیں گے۔نوٹ: تبادلہ خیال کرنے پر اگر آپ تیار ہوں تو وقت اور تاریخ مقرر فرما کر ایک ہفتہ مجھے پہلے مطلع فرما دیں۔اطلاع تحریری ہو جو میرے چک ۴۰/۳/۱۔آر کے کسی احمدی دوست کے ذریعہ مجھ تک پہنچے۔جسے میں تین غیر احمدی احباب کی موجودگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصول کر کے دستخط کردوں گا۔تا کہ بطور سند آپ کا اطلاع نامہ میرے پاس اور میرے دستخط آپ کے پاس رہیں۔اور وقت پر وہ کام آئیں۔علاوہ ازیں اوکاڑہ کے احمدی احباب اور محترم مربی صاحب کے سوا کوئی دوسری جگہ کے احمدی دوست اور مربی صاحب مذکورہ بالا شرائط کے تحت تبادلہ خیال کرنا چاہیں تو تب بھی میں حاضر ہوں۔

☆☆☆☆☆

نماز اچھی ، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مولانا ظفر علی خان صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف ادارہ نفیس الحسینیہ

پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا سید انور حسین شاہ صاحبؒ کی یاد میں۔اور پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کی سرپرستی میں اور عالم باعمل نمونہ اسلاف حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے اس ادارہ کے اغراض ومقاصد صرف اور صرف تحفظ ختم نبوت۔ پرچار ختم نبوت اور رد قادیانیت ہے۔جس کا اظہار پورے پاکستان میں سیمینارز۔تربیتی پروگرام اجلاس، جلسے، کتب کی اشاعت و دیگر لٹریچرز کے ذریعے کیا جاتا ہے۔زیر مطالعہ کتاب مجموعہ رسائل اس ادارہ کی پہلی کاوش ہے۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں

حافظ عتیق الرحمٰن

نوٹ

ادارہ کی ہر کتاب ہر قسم کا لٹریچر بالکل مفت تقسیم کیا جاتا ہے

بذریعہ خط یا فون طلب فرما سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالرحمن شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ و سید محمد امین شاہ صاحبؒ مخدوم پور پہوڑاں

ناشر
اِدَارَہ نَفِیسُ الْحُسَیْنِیَہ
مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحمده ونصلی علیٰ رسول الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساھیوال

نمبر............ تاریخ: ۲۰ اگست ۱۹۷۱ء

مکرم محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب

چک نمبر ۴۰/۳۰R براستہ اوکاڑہ ضلع ساھیوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے تحریری چیلنج کے جواب میں بذریعہ رجسٹری خط ارسال کیا گیا تھا۔ کہ آپ گورنمنٹ سے مناظرہ کی اجازت حاصل کرلیں۔ اور اطلاع دیں۔ کیونکہ مناظرہ کا چیلنج آپ نے دیا تھا۔ لیکن آپ نے گورنمنٹ کی اجازت حاصل کرنے اور اس کی اطلاع دینے کی بجائے اپنی شہرت کے لئے پمفلٹ شائع کردیا موجودہ حالات اس بات کے متقاضی نہیں کہ گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر بحث ومباحثہ کا سلسلہ شروع کردیا جائے۔ اگر آپ کو احقاق حق مطلوب تھا تو آپ نے اجازت لینے کی بجائے پمفلٹ کیوں شائع کردیا ظاہر ہے کہ آپ کی نیت ذاتی شہرت کا حصول ہے نہ کہ احقاق حق چونکہ چیلنج آپ نے کیا ہے۔ اس لئے مارشل لاء حکام سے اجازت حاصل کرنا بھی آپکا ہی کام ہے۔

فقط والسلام: خاکسار حاکم علی امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ مذکورہ صدر خط کے جواب میں، بسم للہ الرحمن الرحیم ○ الحمد اللہ وحدہ والصلوۃ والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی من لا نبی بعدہ، مکرم ومحترم ماسٹر حاکم علی صاحب او۔ٹی۔امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ بعد احترام واجب کے غرض ہے کہ جناب کا رجسٹری لفافہ موصول ہوا۔ جواباً عرض ہے میں نے چند مسائل میں افہام وتفہیم اور تبادلہ خیال کرنے کی درخواست کی تھی آپ نے اور آپ کے مربی صاحب نے اس درخواست کو چیلنج کا نام دیا اور گفتگو کا نام مناظرہ رکھ کر مجھے مارشل لاز حکام کا دروازہ کھٹکھٹانے پر زور دیا ہے ماشاء اللہ جب جماعت احمدیہ کے امیر اور مربی صاحب بھی درخواست کو چیلنج اور تبادلہ خیال کو مناظرہ سمجھیں تو پھر کار طفلاں تمام خواہد شد جس کی بہار یہ ہو اسکی خزاں نہ پوچھ آپ مہربانی فرما کر میری اصل عبارت تحریر کریں جس میں چیلنج اور مناظرہ کے الفاظ ہوں رہا میری نیت پر حملہ کہ میں نے ذاتی شہرت کے لئے پمفلٹ شائع کیا ہے تو شاید آپ نے کہیں جناب مرزا صاحب کے اشتہارات وغیرہ شائع کرنے کو ذاتی شہرت کے لئے سمجھ کر اسی آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ لیا ہو۔

المرء لقیس علیٰ نفسه

محترم اگر آپ افہام وتفہیم اور اور تبادلہ خیال کی غرض سے میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں یا مجھے میرے گاؤں کہ کسی مرزائی دوست کے گھر حاضر ہونے کے واسطے فرمائیں تو ہم سب ایک دوسرے کے مہمان اور میزبان ہوں گے اور یہ تو ظاہر ہے کہ افہام وتفہیم تبادلہ خیال اور مہمانی ومیزبانی پر گورنمنٹ نے کبھی کوئی پابندی ہی عائد نہیں فرمائی کہ جس کی منظوری حاصل کریں ہاں بقول شخصے ''جی ہی نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ فقط عبدالرحمٰن حافظ چک نمبر R/۳/۴۰ ضلع ساہیوال،

نوٹ: جواب الجواب کا آج تک منتظر ہی رہا۔

مگر نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے، یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بعد دسمبر ۱۹۷۲ء کے اواخر میں محترم مرزا محمد یعقوب صاحب ۲/۷/۴۰۲ شا بھور کا نامہ موصول ہوا جس کا متن حسب ذیل تھا۔

مکرمی محترمی جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح ہو کہ آپ کا شائع کردہ پمفلٹ نظر سے گزرا جس میں آپ نے مربی سلسلہ احمدیہ اوکاڑہ اور دیگر تمام احمدیوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے مناظرہ کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے مفت ہی نام پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ چیلنج آپ نے دیا ہے اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ گورنمنٹ سے اجازت لے کر ہمیں ارسال کریں اس کے بعد ہم آپ کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے حاضر ہیں شرائط طے کر کے مناظرہ کی تاریخ مقرر کر لیں اور ہم تاریخ اور مقام مقررخ پر حاضر ہو جائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ مفت ہی نام پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں۔ اب راہ گریز اختیار کریں گے۔ اور بہانے بنانے کی کوشش کریں گے۔ خاکسار اروالسلام مرزا محمد یعقوب چک ۲۷/۷/۴۰ براستہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال

درج صدر خط کے جواب میں

الحمد الله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده

مکرمی ومحترم

جناب مرزا یعقوب صاحب

آپ کا رجسٹری شدہ لفافہ ملا جواباً عرض ہے کہ میرے جس پمفلٹ کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ سال سے زیادہ عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے آپ کے مربی صاحب نے بھی راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گریز کا یہی بہانہ بنایا تھا اب آپ نے بھی ان سے مشورہ کر کے وہ ہی فرسودہ نسخہ آزمانا چاہا ۔کیا آپکی تمام جماعت میں ایک بھی فرد ایسا نہیں ہے جو بغیر نقص امن کے دوستانہ گفتگو کر سکے جناب من حکومت اس وقت دخیل ہوتی ہے جب نقص امن کا خطرہ ہو ورنہ مہذبانہ تبادلہ خیال نہ شرعا ممنوع ہے نہ قانونا میرے شائع کردہ پمفلٹ میں گفتگو اور تبادلہ خیال کرنے کی جو شرطیں ہیں وہ عین تہذیب کے مطابق ہیں یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ نے آج تک مجھ سے باز پرس نہیں کی اور نہ ہی یہ کہا کہ بغیر اجازت حکومت آپنے یہ پمفلٹ کیوں شائع کیا۔ کیونکہ مطلق گفتگو اور تبادلہ خیال کرنے پر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ۔آپ کے اور آپکے مربی صاحب کے اس بات پر زور دینے سے کہ حکومت سے اجازت حاصل کرو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں ۔کہ آپ مرزا جی والی زبان استعمال کرنے پر مجبور ہیں جیسا کہ مرزا جی عبداللہ آتھم سے مباحثہ کر کے فرمایا تھا ۔جو میری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھ جائے گا کہ اسے ولدالحرم بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں اور قادیانی تہذیب چھوڑ کر گفتگو کرنے سے معذور ہیں یہی وجہ ہے کہ پر نقص امن کا خطرہ ہر وقت آپ کے پیش نظر رہتا ہے اور بار بار حکومت کی اجازت حاصل کرنے پر زور دیتے ہیں ۔ورنہ حجازی تہذیب کی رو سے گفتگو کرنے میں کیا اندیشہ ہے یا پھر ''ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا''۔ پس اگر آپ راہ گریز نہیں چاہتے تو میرے پمفلٹ کے مطابق تشریف لائیں چشم ما روشن دل ماشا دیا پھر آپ دو آدمی ہوں ہم بھی دو آدمی ہوں گے بند کمرے میں ٹیپ ریکارڈ پر گفتگو ہوگی اور پھر اسے مشترکہ خرچ پہ شائع کر دیں گے اس صورت میں اگر R ۳۰/۴۰ میں تشریف لائیں تو جس مرزائی دوست کے گھر آپ حکم دیں میں حاضر ہوں اور اگر ۲۷/۴۰ میں حاضر ہونے کے واسطے فرمائیں تب بھی حاضر ہوں لیکن یہ میری مرضی پہ ہوگا کہ گفتگو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گھر ہو یا کسی مسلمان کے گھر۔ اگر اس پر آپ کو ہمت نہ ہو اور تبادلہ خیال پر تیار نہ ہوں تو دیگر راہیں بھی تجویز کی جا سکتی ہیں بہر حال آپ کو گفتگو اور تبادلہ خیال کرنا پڑے گا اور آپ لئے کوئی جائے مفر نہیں، فقط والسلام علی من اتبع الھدی

آپ کا خیر خواہ حافظ عبدالرحمٰن عفی عنہ چک R ۳۰/۴۰ صد ہا افسوس کہ مذکورہ بالا جواب کے جواب سے بھی آج تک محروم ہی ہوں۔

نوٹ: اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔

تمت بالخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام مرزا

ابن سرور حافظ عبدالرحمن شاہ عالمی
ابوالشہید مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر
اِدارہ نفیس الحسینیہ
مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818, Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا بنی نبی بعده

اما بعد...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منکم من احد عنه حاجزین ﴿عَنِ ۲۹ سورۃ الحاقۃ﴾

ترجمہ: اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کرتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے (یعنی دائیں ہاتھ کی ہڈی توڑ دیتے) اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے، (یعنی ذلت کی موت مار دیتے) پھر کوئی تم میں سے ہم سے اسے چھڑا نہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مفہوم جو مرزائی احباب پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ آیت میں جو حکم ہے وہ عام ہے خواہ حضور ﷺ ہوں یا کوئی دوسرا جو بھی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے الہام نہیں کیا اس کی ہلاکت آیت کریمہ کے مطابق یقینی ہے۔ چونکہ مرزا صاحب نے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اگر وہ دعویٰ میں سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹنے اور ذلت آمیز موت سے یقیناً بچایا ہوگا لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب کا صاحبزادہ بشیر احمد سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۱۶ اور ص ۲۱۷ روایت نمبر ۱۸۷ میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں ہاتھ پر چوٹ آئی چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا۔ خاکسار عرض کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اترنے لگے تھے۔ سامنے سٹول رکھا ہوا تھا۔ وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور دیہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا۔ اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جاسکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اٹھا سکتے تھے

خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔ (سیرت المہدی صفحہ 216 اور 217)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمالیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''لاخذنا منہ بالیمین'' جو ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے اور درحقیقت وہ جھوٹا ہو تو ہم اُسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیں گے اور ہڈی توڑ دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کے دائیں ہاتھ سے پکڑا اور ہڈی توڑ دی، آگے فرمایا ''ثم لقطعنا منہ الوتین'' پھر ہم اس کی رگ گردن کاٹ دیں گے یعنی ذلت کی موت ماریں گے۔ قارئین کرام! بالکل ایسا ہی ہوا، جناب مرزا صاحب سخت گھبراہٹ اور تکلیف مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر دنیا سے بعد حسرت رخصت ہوئے۔ ملاحظہ ہو جناب مرزا صاحب کے فرزند بشر احمد ایم اے لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری بیماری بیمار ہوئے اور آپ کی حالت نازک ہوئی تو میں نے گھبرا کر کہا۔ اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا۔ ''یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔'' خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود 25 مئی 1908ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان میں آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آگئی۔ رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے اور ادھر ادھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی۔ تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔ اس وقت آپ کمزور ہو چکے تھے۔ اتنے میں ڈاکٹر نے نبض دیکھی تو ندا دی سب سمجھے کہ وفات پا گئے اور یکدم سب پر ایک سناٹا چھا گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد نبض میں پھر حرکت پیدا ہوئی مگر حالت بدستور نازک تھی۔ اتنے میں صبح ہو گئی اور حضرت مسیح موعود کی چارپائی کو باہر صحن سے اٹھا کر اندر کمرے میں لے آئے......

اس وقت آپ کی حالت سخت کرب اور گھبراہٹ کی تھی۔ غالباً آٹھ یا ساڑھے آٹھ بجے ڈاکٹر نے پوچھا کہ حضور کو خاص طور پر کیا تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر آپ جواب نہ دے سکتے۔ اس لیے کاغذ قلم دوات منگوانی چاہی اور آپ نے بائیں ہاتھ پر سہارا لے کر بستر سے کچھ اٹھ کر لکھنا چاہا مگر بمشکل دو چار الفاظ لکھ سکے اور پھر بوجہ ضعف کے کاغذ کے اوپر قلم گھسٹتا ہوا چلا گیا اور آپ پھر لیٹ گئے اور یہ آخری تحریر جس میں غالباً زبان کی تکلیف کا اظہار تھا اور کچھ حصہ پڑھا نہیں جاتا تھا۔ جناب والدہ صاحبہ کو دیدی گئی۔ نو بجے کے بعد حضرت صاحب کی حالت زیادہ نازک ہوگئی اور تھوڑی دیر کے بعد آپ کو غرغرہ شروع ہو گیا........سانس لمبا لمبا اور کھینچ کھینچ کر آتا تھا۔ خاکسار اس وقت آپ کے سرہانے کھڑا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر والدہ صاحبہ کو جو اس وقت ساتھ والے کمرے میں تھیں۔ اطلاع دی گئی وہ مع چند گھر کی مستورات کے آپ کی چارپائی کے پاس آ کر زمین پر بیٹھ گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب لاہوری نے آپ کی چھاتی میں پستان کے پاس انجکشن یعنی دوائی کی پچکاری کی۔ جس سے وہ جگہ کچھ ابھر آئی۔ مگر کچھ افاقہ محسوس نہ ہوا۔ بلکہ بعض لوگوں نے بُرا منایا کہ اس حالت میں آپ کو کیوں یہ تکلیف دی گئی ہے۔ تھوڑی دیر تک غرغرہ کا سلسلہ جاری رہا اور ہر آن سانسوں کے درمیان کا وقفہ لمبا ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔

خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کیلئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اسقدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے، اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔

مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔

(سیرت المہدی صفحہ ۹ سے ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ مرزا صاحب کے خسر جناب میر ناصر صاحب کا فرمودہ بھی ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں۔

ابتداء میں جب کہیں حضرت صاحب باہر تشریف لے جاتے تھے تو مجھے گھر کی حفاظت اور قادیان کی خدمت کیلئے چھوڑ جاتے تھے اور آخر زمانہ میں جب کہیں سفر کرتے تھے اور گھر کے لوگ ہمراہ ہوتے تھے تو بندہ بھی ہمرکاب ہوتا تھا چنانچہ جب آپ لاہور میں تشریف لے گئے جس سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آیا تب بھی بندہ آپ کے ہمراہ تھا اور اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا۔ جس کے دوسرے روز آپ نے قبل از دوپہر انتقال فرمایا،

انا لله وانا اليه راجعون

اب بڑی اور سکت تبدیلی میرے حال میں پیدا ہوئی اور ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی کہ جس کی تلافی بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا میری تکلیف کو کوئی نہیں جان سکتا۔ حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

(بحوالہ جناب مرزا صاحب کے خسر میر ناصر کی خودنوشت حیات ناصر مطبوعہ قادیان ص ۱۴)

قارئین کرام! قے اور دست لگے ہوئے ہیں غرغرہ شروع ہے سانس لمبا لمبا کھنچ کھنچ کے آرہا ہے زبان بند ہے ڈاکٹر صاحب اور دوسرے لوگ جان بچانے میں کوشاں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''فما منکم من احد عنہ حاجزین'' اب تم میں سے کوئی اسے ہم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھڑا نہیں سکے گا۔

اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت کی موت ہوگی عبرت کا مقام کس قدر بُرا انجام ہے۔

مرزا صاحب ساری زندگی منہ سے جھوٹا دعویٰ کرتے اور ہاتھ سے لکھتے رہے اللہ تعالیٰ نے مرتے وقت خاص کر انہیں دونوں اعضا پر اپنا قہر نازل فرما منہ بند ہے زبان بولنے اور ہاتھ لکھنے سے جواب دے چکے ہیں اور یہ سب کچھ اچانک ہوا جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ شام کی سیر بھی ہوئی اور عشاء کے بعد کھانا بھی پیٹ بھر کے کھایا (شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات)

جناب مرزا صاحب کی دوسری ذلت آمیز شکست اور نزول قہر خداوندی کا عبرت آموز واقعہ جو حسب ذیل درج ہے ملاحظہ فرماویں۔ جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمده و نصلي علي رسوله الكريم

يستنبئونك احق هو قل اى وربى انه لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اُس پرچہ میں مردود، کذاب دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دُنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے دُنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی ہی میں ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اُس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کیلئے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خُدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دُعا کے طور پر میں نے خُدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خُدا سے دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دُعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اُن کو اور اُن کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خُدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دُعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف مالیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دُنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا۔ اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دُنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم: عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! اس اشتہار کے شائع ہونے کے ایک سال ایک ماہ دس دن بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں جناب مرزا صاحب مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اور مولنا ثناء اللہ صاحب کا ۴۴ سال بعد ۱۹۵۲ء میں انتقال ہوتا ہے۔

ایک دفعہ پھر مرزا صاحب کے الفاظ دہرائیں۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر۔ آمین

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی موت سے مولنا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور اس کی جماعت ضرور خوش ہوئی ہوگی۔ جناب مرزا صاحب نے بہت عاجزی سے بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ سے فیصلہ چاہا کہ اگر میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں تو اے میرے مالک ثناء اللہ کو میری زندگی میں ہلاک کر اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے ثناء اللہ کے سامنے تباہ کر۔
اب ظاہر کہ جناب مرزا صاحب مولنا ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہلاک ہوئے۔ یہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی روز روشن کی طرح پختہ دلیل ہے۔ مرزائی احباب، لاہوری اور قادیانیوں کا طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ آئینہ احمدیت حصہ اول سید حبیب کی تحریک قادیاں پر ایک نظر دوست محمد پبلیشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور مطبوعہ کو پرٹیو سٹیم پریس لاہور ص ۱۶۲ تا ۱۷۵، اور احمدیہ پاکٹ بک حصہ دوم ص ۳۷۰ تا ۳۸۷ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں ملاحظہ فرمادیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دعوت مباہلہ تھی جو مولنا صاحب نے منظور نہیں کی۔ ناظرین کرام آپ مرزا صاحب کے مذکورہ بالا اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ کو بار بار پڑھیں کسی جگہ لفظ مباہلہ مذکور نہیں نہ ہی اسے دعوتِ مباہلہ قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ یہ یک طرفی دعا ہے جو مرزا صاحب اپنے اَشد ترین دشمن کی ہلاکت کے واسطے اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے ہیں جو بسبب مرزا صاحب کے مفتری علی اللہ ہونے کے مرزا صاحب کی اپنی تباہی کا موجب بنی۔ مولنا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ اسے منظور فرماتے یا نہ۔ یہ ایک تیر تھا جو جناب مرزا صاحب کے دست دعا سے چھوٹ چکا تھا اور حق باحل حق رسید کے مطابق جو اس کا مستحق تھا اسے جا لگا۔

جناب مرزا صاحب ایک سال ایک ماہ دس دن اشتہار شائع ہونے کے بعد تک زندہ رہے لیکن یہ ذکر کبھی نہیں کیا کہ مولنا ثناء اللہ نے چونکہ منظوری نہیں دی لہذا یہ اشتہار مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ اب منسوخ ہے۔ جناب مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ مرحوم کی موت طاعون یا ہیضہ سے اپنی زندگی میں واقع نہ ہونے اور عذاب الٰہی سے بچ جانے کی ایک ہی راہ بتلائی وہ یہ کہ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے آمین یارب العالمین۔

یہ الفاظ مرزا صاحب کے اشتہار مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ میں موجود ہیں ہم نے انہیں خط کشیدہ کر دیا ہے وہاں ملاحظہ فرماویں۔ سوال یہ ہے کہ کیا مولنا ثناء اللہ صاحب نے توبہ کی؟ قطعاً نہیں۔ جب مولنا نے توبہ نہیں کی تو ان کی موت مرزا صاحب کی دعا کے مطابق یقینی تھی بلکہ اشتہار ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء کی اشاعت کے بعد ۲۵، اپریل ۱۹۰۷ء اخبار بدر قادیاں میں مرزا صاحب کی روزانہ ڈائری یوں چھپی۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خُدا ہی کی طرف سے بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری توجہ اس کی طرف تھی ...... اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ یعنی دعا قبول ہو گئی۔ مرزا صاحب کی مراد تو یہی ہی تھی کہ مولنا ثناءاللہ ہلاک ہو جائیں گے لیکن ہوا الٹ خود مرزا جی بوجہ کاذب دجال مفتری علی اللہ ہونے کے۔ مولنا کی زندگی میں لقمۂ اجل ہو کر جناب مولنا صاحب اور ان کی جماعت کو خوش کر گئے۔ فاعتبروا یآولی الابصار

مرزا صاحب کی تیسری شکست

جناب مرزا صاحب کے ایک خاص الخواص مرید ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی جو عرصہ ۲۰ سال دام مرزائیت میں پھنسا رہا، آخر جب اس پر حقیقت آشکارا ہوئی نہ صرف یہ کہ مرزائیت سے تائب ہوا بلکہ باقی ماندہ زندگی عوام الناس کو مرزائیت سے دور رکھنے میں گزار دی۔ ایک دفعہ اس نے مرزا صاحب کے متعلق الہام شائع کیا جسے مرزا صاحب کے اپنے اشتہار (بعنوان خدا سچے کا حامی) میں درج فرمایا۔ اشتہار حسب ذیل مندرج ہے ملاحظہ اشتہار فرماویں۔

خدا سچے کا حامی   آمین ثمہ آمین

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے۔ چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائف اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے...... اور پھر ایک میاں عبدالحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیش گوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا اور اُس کی زندگی کا خاتمہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے۔ میں نے اس کی ان پیش گوئیوں پر صبر کیا مگر آج جو ۱۴، اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اُس کا ایک خط ہمارے فاضل جلیل مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا۔ اُس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ بارہ جولائی ۱۹۰۶ء کو خُدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی کہ اس تاریخ سے ۳ برس تک ہلاک ہو جائے گا جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خُدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خُدا پر افتراء کر رہا ہوں اور اُس کی عظمت اور جلال سے بے خوف ہو کر اُس پر جھوٹ باندھتا اور اُس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرام خوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خُدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے رکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تاکہ لوگ میرے فتنہ سے نجات پائیں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خاں نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خُدا مجھ کو ایسی ذِلت کی موت نہیں دے گا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خُدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون جانتا ہے مگر وہی اس لیے میں اس وقت دونوں پیش گوئیاں یعنی میاں عبد الحکیم خاں کی میری نسبت پیش گوئی اور اُس کے مقابل پر جو خُدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اُس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیش گوئی جو اخویم مولوی نورالدین کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں اُن کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف، کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اُس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔

"یہ میعاد" ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء تک بنتی ہے۔

اُس کے مقابل پر وہ پیش گوئی جو خُدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبد الحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں:

خُدا کے مقبولوں میں قبولیت اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں اُن پر کوئی غالب نہیں آسکتا، فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا اور نہ جانا۔ رب فرق بین صادق وکاذب انت تری کل مصلح وصادق

(روحانی خزائن ص ۴۰۹۔۴۲۲ حقیقۃ الوحی)

قارئین کرام! جب مرزا صاحب کا مذکورہ بالا اشتہار شائع ہوا اور ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب کی نگاہ سے گزرا تو بہت سٹ پٹایا اور کہنے لگا مرزا صاحب آپ نے میرے الہام کا مذاق اڑایا، الہام کا نہیں بلکہ میرے خُدا کا۔ میرے خُدا نے اس جرم کی پاداش میں تیری زندگی سے ۹ ماہ گیارہ دن کم کر دیئے۔ گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کے بجائے تو ۱۹۰۸ء آخر تمبر تک مر جائے گا۔

جب مرزا صاحب نے ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب کا یہ بیان پڑھا تو ایک اشتہار بعنوان تبصرہ شائع کیا جو حسب ذیل درج ہے۔

تبصرہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا، میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کیساتھ ہوں اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں رحمان ہوں۔ میری مدد کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتظر رہے اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھادوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تک تیری عمر کے دِن رہ گئے یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھادونگا تاکہ معلوم ہو کہ میں خُدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دُنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ خُدا کا ایک قہر ہی تجلی کریگا اور وہ جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دے گا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دے گا۔ سوچاہیئے میری جماعت کے لوگ اس پیش گوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ اور طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔

(تبلیغ رسالت ص ۱۰۲۔۱۳۱) (۱۹۰۸ء آخر ستمبر ۹ ماہ گیارہ دِن کم کردیئے)

جب مرزا صاحب کا مذکورہ بالا اشتہار بعنوان تبصرہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کی نگاہ سے گزرا تو سیخ پا ہوا اور کہا مرزا تو باز نہیں آتا اور ہر دفعہ میرا مذاق اڑاتا ہے۔ آخری دشمن سے آخری بات سن لے تیری زندگی سے ایک ماہ ۲۷ دن اور کم کردیئے گئے ہیں بجائے ۱۹۰۸ء آخر ستمبر کے ۴، اگست ۱۹۰۸ء تک تو یقینی مرجائے گا۔ مرزا صاحب ان دنوں کتاب چشمہ معرفت کی تصنیف فرمارہے تھے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کا مذکورہ بالا بیان سنا تو اس کی کتاب چشمہ معرفت کے ص ۳۲۱، روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۳۳۶ پر لکھا آخر دشمن اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خاں ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اُس کی زندگی میں ۴ ، اگست ۱۹۰۸ء تک مر جاؤں گا اور یہ اُس کی سچائی کیلئے نشان ہوگا یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پہلے اُس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔ اُس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ۴ ، اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خُدا نے اُس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خُدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خُدا کے ہاتھ ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خُدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے اُس کی مدد کرے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۳۳۶)

قارئین کرام! مرزا صاحب کے مذکورہ بالا بیان شائع ہونے کے گیارہ دن بعد جناب مرزا صاحب مر جاتے ہیں اور جس ذلت و نامرادی سے مرتے ہیں وہ بھی گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کی پیش گوئی کے مطابق مرزا جی کا مر جانا اس کے چہرہ پر ایسا بدنما دھبہ کہ جسے مرزائی احباب قیامت تک نہیں دھو سکتے۔ اس سے متعلق جو جواب دیا جاتا ہے اس کا وزن دروغ گورا بھانے بسیار ست سے زیادہ نہیں۔ لکھتے ہیں کہ عبدالحکیم نے تاریخ بدل دی تھی۔ یہ چاند کی طرح چمکتا ہوا جھوٹ ہے، کہیں مرزا جی نے لکھا ہے کہ عبدالحکیم نے تاریخ بدل دی اللہ تعالیٰ نے تو نہیں بدلی کیا اللہ تعالیٰ نے ضرور مرزا جی کو عبدالحکیم کے سامنے مارنا تھا۔ عبدالحکیم کو مرزا جی کے سامنے نہیں مار سکتے تھے۔ ضرور مرزا جی ہی کو مارنا تھا۔ اصل میں جھوٹے کو سچے کے سامنے مارنا تھا لہذا جو جھوٹا تھا وہ سچے کے سامنے ذلت آمیز موت سے یعنی قے اور دست کرتا ہوا ہیضہ سے مر گیا۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات موسیٰ علیہ السلام

از کتب مرزا

ابن سرور شاہ عالمی
ابوالشہید **حافظ عبدالرحمن** مظفرگڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر

ادارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد۔قادیانی دوستو! مرزاجی کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور آپ کا بھی مرزاجی کے کہنے سے یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں۔

آپ کا کہنا ہے کہ یہ قانون فطرت کے خلاف ہے کہ ایک انسان اتنا لمبا عرصہ دو ہزار سال سے زندہ رہے اور زندہ بھی آسمان پر حالانکہ انسان زمین پر رہنے کے لئے پیدا ہوا ہے نہ کہ آسمان پر بیٹھنے کے لئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اتنے لمبے عرصہ سے زندہ رہنا اور زندہ بھی آسمان پر یہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟ کیوں کہ یہ قانون فطرت کے خلاف ہے تو کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو سال پہلے پیدا ہوئے ہیں وہ آسمان پر زندہ رہنے کے واسطے پیدا ہوئے تھے وہ بھی تو زمین پر رہنے کے واسطے پیدا ہوئے تھے بقول مرزاجی وہ کیوں آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں کیا یہ قانونِ فطرت کے خلاف نہیں ہے؟

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

ان عیسی الا نبي الله کانبیاء اخرین وان هو الاخادم شریعة النبی المعصوم الذی حرم الله علیه المراضع حتی اقبل علی ندی امّه و کلمه ربّه علی طور سینین وجعله من المحبوبین هذا هو موسیٰ فتی الله الذی اشار الله فی کتابه الی حیاته وفرض علینا ان نؤمن انه حیٌّ فی السماء ولم یمُت ولیس من المیتین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دُودھ پلانیوالی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اُس کا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہم کلام ہوا اور اُس کو پیارا بنایا یہ وُہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اِس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔

(روحانی خزائن جلد۸ ص ۶۸۔۶۹)

یہی بات مرزا صاحب نے حمامۃ البشریٰ کے ص ۵۵ پر بھی لکھی ہے۔

حیاۃ کلیم الله ثابت بنص القرآن الکریم الا تقرء فی القرآن ما قال الله تعالیٰ و عزوجل ﷺ فلا تکن فی مریة من لقائه وانت تعلم ان هذه الآیة نزلت فی موسیٰ فهی دلیل صریح علی حیات موسیٰ علیه السلام لانه لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم والاموات لا یلاقون الاحیاء ولا تجد مثل هذه الآیات فی شأن عیسی علیه السلام ؑ نعم

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا قرآن شریف سے ثابت ہے کیا تو نے قرآن شریف میں نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات میں شک نہ کر اور تو جانتا ہے کہ یہ آیت فلا تکن فی مریة من لقائه

نبی کریم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آپس میں ملاقات کرنے کے حق میں نازل ہوئی ہے پس یہ صریح اور قطعی دلیل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ نہ ہوتے تو نبی کریم علیہ السلام سے ملاقات کیسے کرتے کیوں کہ مرے ہوئے زندوں سے ملاقات نہیں کرتے۔ ص ۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دوستو! جب یہ ثابت ہو گیا کہ مرے ہوئے زندوں سے نہیں ملا کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مرزا جو آج سے دو ہزار سال پہلے مر چکے ہیں اور ان کی قبر بھی کشمیر میں موجود ہے وہ مرزا صاحب سے کیوں ملے اور ملے بھی بارہا۔ مرزا صاحب سے چند پادریوں نے سوال کیا:

مسیح کو آپ نے کس طور سے دیکھا ہے۔ آیا جسمانی رنگ میں دیکھا ہے؟

جواب۔ فرمایا کہ

ہاں جسمانی رنگ میں اور عین حالت بیداری میں دیکھا ہے۔

سوال: ہم نے بھی مسیح کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہیں مگر وہ رُوحانی رنگ میں ہے۔ کیا آپ نے بھی اسی طرح دیکھا ہے جس طرح ہم دیکھتے ہیں؟

جواب: نہیں ہم نے ان کو جسمانی رنگ میں دیکھا ہے اور بیداری میں دیکھا ہے۔

ملفوظات مسیح موعود جلد ۱۰ ص ۲۲۴، دوسرا حوالہ بحوالہ تذکرہ ۱۹۰۲

قادیانی دوستو! اگر موسیٰ علیہ السلام نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملیں وہ تو زندہ ہیں حالانکہ یہ بھی پتہ نہیں کہ مثالی رنگ ملے ہیں یا رُوحانی میں یا جسمانی میں، بیداری میں ملے ہیں یا خواب میں، زمین پر ملے ہیں یا آسمان پر وہ تو زندہ ہیں مرزا صاحب اور انکی جماعت کا موسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننا فرض ہے نہ مرا ہے اور نہ مرنے والوں میں ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جو مرزا صاحب کو بارہا ملے اور مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کو بارہا دیکھا جسمانی رنگ میں دیکھا عین حالتِ بیداری میں دیکھا اور ایک دفعہ مرزا صاحب اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں نے مل کر ایک پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا وہ آج سے دو ہزار سال پہلے مر چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دوستو! حق بات وہی ہے جو مرزا جی نے براہین احمدیہ میں لکھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

بحوالہ براہین روحانی خزائن جلد اول ص ۵۹۳۔۶۰۱

احمدی دوستو! یہ عقیدہ مرزا صاحب کا پیدائشی ہے مرزا جی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی ہے۔ روحانی خزائن جلد ۱۳، ص ۱۷۷، اور براہین مرزا جی ۱۸۸۴ میں لکھی ہے۔ براہین احمدیہ پیش لفظ ص ا براہین میں یہ لکھنے کے بعد کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے بارہ سال اسی عقیدے پر جمے رہے اور بارہ سال بعد یہ عقیدہ بدلا۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۱۳، اور کہنا شروع کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں گویا کہ زندگی کے ۵۸ سال تک یہی عقیدہ رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور مرنے سے ۱۲ سال پہلے پیدا ہوتا ہے کہ آخر عقیدہ کیوں بدلا۔

جب مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو لوگوں نے کہا مہدی کے ساتھ مسیح موعود عیسیٰ علیہ السلام بھی ہوں گے وہ کہاں ہیں؟ کہنے لگا وہ مر گئے ہیں اور جس مسیح موعود نے آنا ہے وہ آنے والا مسیح موعود میں ہوں۔ لوگوں نے کہا تو نے تو براہین میں لکھا ہے وہ آسمان پر زندہ ہیں کہنے لگا وہ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی لوگوں نے کہا غلطی کیسے ہوئی تو نے تو کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرآن شریف کی دو آیتوں سے بھی ثابت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے کہنے لگا، اصل میں الہام کا مطلب میں نہیں سمجھا تھا۔ الہام کا مطلب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور آنے والا عیسیٰ مسیح موعود تو ہی ہے مگر میں اس کا الٹ سمجھ بیٹھا اور قرآن شریف کی آیتوں کا مطلب بھی میری سمجھ میں نہیں آیا۔ براہین میں یہ لکھنے کے بعد کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں بارہ سال تک میں یہی کہتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے بارش کی طرح الہام پے در پے کیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور آنے والا مسیح موعود مہدی موعود تو ہی ہے تو پھر میں نے اپنا پہلا عقیدہ بدلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کی رائے

ایک نادر کتاب

جس کے مطالعہ سے مرزائی ذہنیت اور خانہ ساز نبوت کا مکمل پتہ چلتا ہے۔مؤلف نے یہ کتاب "**آسمانی دلہن**" کے نام سے تالیف کی ہے جو اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔شاید آج تک آپ کی نظر سے ایسی کتاب نہ گزری ہو۔اس کتاب میں مرزا جی کے شانہ "نبوت" میں عشق کا ایک رومانی منظر نظر آتا ہے۔پنجابی نبوت کے ساتھ مجازی عشق کا پیوند ملاحظہ فرمائیں۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے جو لذت اور سرور آپ کو حاصل ہوگا۔شاید وہ لطف کسی اور کتاب کے پڑھنے سے حاصل نہ ہوا ہوگا۔عجب یہ ہے کہ یہ ساری داستان اور کہانی مرزا جی کی اپنی زبانی ہے۔

زبان جل جائے اگر میں نے کہا ہو کچھ سر محشر
تمہاری تیغ کے چھینٹے تمہارا نام لیتے ہیں

منظور احمد عفا عنہ

ناظم ادارہ مرکزیہ دعوت ارشاد و پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ ضلع جھنگ

"آسمانی دلہن"

مصنف: جناب حافظ عبد الرحمٰن ابن مولانا غلام سرور صاحب مرحوم

قیمت: ایک روپیہ آٹھ آنے　　　ضخامت: 50 صفحات

"مرزا" کے محمدی بیگم کے ساتھ اپنی شادی کے بارے میں الہامات اور قلابازیوں کا مجموعہ ہے۔نہایت دلچسپ اور معلومات افزاء رسالہ ہے۔کتابت و طباعت درمیانہ درجہ کی ہے۔قیمت ذرا زیادہ ہے۔یہ رسالہ بہت سستا اور بہت عام ہونا چاہئے۔

انوار مدینہ لاہور　　　29 ذی قعدہ 1393ھ

حامد میاں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی احباب اور غیر قادیانی مسلم بھائیوں اور عربی مدارس میں پڑھنے والے خوش قسمہ طالب علموں اور کالج وسکولوں کے عزیز لڑکوں سے گذارش ہے کہ مرزائیت کو سمجھنے کے وا: میرے پاس تشریف لائیں یا میرے تحریر کردہ رسائل مثلاً

ا۔	آسمانی دلہن	۱۵۔	آخری دشمن
۲۔	چھوٹا منہ بڑی بات (حصہ اول)	۱۶۔	طاعونی پیشگوئی
۳۔	چھوٹا منہ بڑی بات (حصہ دوم)	۱۷۔	عبداللہ آتھم والی پیشگوئی
۴۔	انمول موتی	۱۸۔	مرزا صاحب کی الہام فہمی
۵۔	توہین حسینؓ	۱۹۔	انجام مرزا
۶۔	تکفیر مسلم	۲۰۔	آسمانی نشان
۷۔	دس ہزار روپے کا نقد انعام	۲۱۔	خود کاشتہ پودا
۸۔	مخلصانہ درخواست	۲۲۔	عاجزانہ درخواست
۹۔	جاء الحق	۲۳۔	مرزا کے چند دعاوی
۱۰۔	آئینہ احمدیت	۲۴۔	تضادات مرزا
۱۱۔	آپ بیتی	۲۵۔	حیات عیسٰی از کتب مرزا
۱۲۔	دردمند خاتون	۲۶۔	انگریزوں کا خیر خو
۱۳۔	مرزا صاحب کا علی گڑھ میں سکوت	۲۷۔	انگریزوں کا خوشا
۱۴۔	مولانا ثناء اللہ مرحوم سے آخری فیصلہ		

ان کا مطالعہ فرمائیں

ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی رد قادیانیت پر لاجواب کتب

- حیات عیسیٰ علیہ السلام از کتب مرزا صاحب
- آئینہ احمدیت
- آپ بیتی
- مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں
- علی گڑھ میں مرزا صاحب کا سکوت
- درد مند خاتون

ناشر

اِدارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

صدیقی دار الکتابت قطب الدین ایبک روڈ انارکلی لاہور 4338820

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مؤلف کی رد قادیانیت پر لاجواب کتب

ناشر

ادارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

صدیقی دار الکتابت قطب الدین ایبک روڈ انارکلی لاہور 4338820